بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 11-12

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

10-3 رمضان 1445 ہجری قمری ● 21-14 امان 1403 ہجری شمسی ● 21-14 مارچ 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ○ (سورۃ جمعہ: 4 تا 5)

ترجمہ: اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

مسیح موعودؑ نمبر

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 مارچ 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بزرگانِ اُمت کی نظر میں

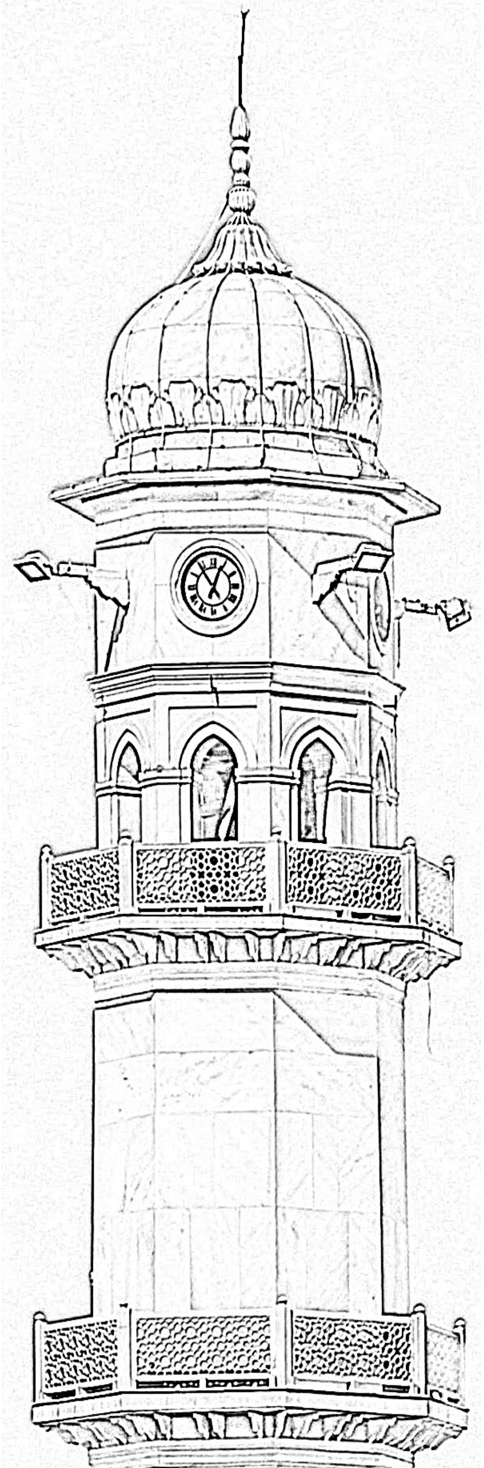

امام مہدی کا باطن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باطن ہوگا

حضرت امام محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”آخری زمانہ میں جو امام مہدی آئیں گے وہ احکامِ شریعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے اور معارف و علوم اور حقیقت میں آپ کے سوا تمام انبیاء اور اولیاء اُن کے تابع ہوں گے...... کیونکہ امام مہدی کا باطن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔“ (شرح فصوص الحکم مطبعۃ الزاہر مصریہ، صفحہ 51)

امام مہدی و مسیح موعود میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار کا انعکاس ہوگا

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اُمت محمدیہ میں آنے والے مسیح موعود کا یہ حق ہے کہ اس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار کا انعکاس ہو۔ عامۃ الناس یہ گمان کرتے ہیں کہ جب وہ موعود دُنیا میں آئے گا تو اس کی حیثیت محض ایک امتی کی ہوگی، ایسا ہرگز نہیں، بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح ہوگا اور اُسی کا دوسرا نسخہ ہوگا۔ پس اُس کے اور ایک عام اُمتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے“۔

(الخیر الکثیر از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، صفحہ 72، مدینہ پریس بجنور)

امام مہدی و مسیح موعود کا تمام ابنیاء سے تعلق

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب امام مہدی آئے گا تو یہ اعلان کرے گا کہ اَے لوگو! اگر تم میں سے کوئی ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ ہوں۔ اور اگر تم میں سے کوئی موسیٰؑ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰؑ اور یوشع ہوں اور اگر تم میں سے کوئی عیسیٰؑ اور شمعون کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ عیسیٰؑ اور شمعون میں ہی ہوں۔ اور اگر تم میں سے کوئی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امیر المؤمنین (علیؓ) کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امیر المؤمنین میں ہی ہوں“۔

(بحار الانوار، جلد نمبر 53، باب ما یکون عند ظہورہ علیہ السلام)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مسیح موعود نمبر۔ ہفت روزہ اخبار بدر

فہرست مضامین

	مضمون	صفحہ
۞	اداریہ (سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا عظیم الشان مقام و مرتبہ)	2
۞	خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ (فرمودہ 23 فروری 2024ء) مکمل متن	3
۞	سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ)	8
۞	سیرت المہدیؑ (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ)	9
۞	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عظمت قرآن کی روشنی میں (مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب، قائمقام ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند)	10
۞	جماعت احمدیہ کا روشن مستقبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں (مکرم مظفر احمد ناصر صاحب، ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)	14
۞	افضال الٰہیہ کا نزول اور سلسلہ احمدیہ کی ترقیات (مکرم عطاء المجیب لون صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)	18
۞	باشرح چندہ اور نظام وصیت کی اہمیت و برکات (مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب، مبلغ و قاضی سلسلہ احمدیہ مرکزیہ قادیان)	21
۞	ہستی باری تعالیٰ : اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کے فوائد و برکات (مکرم محمد حمید کوثر صاحب، ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند)	24
۞	سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی قصیدہ نعتیہ کے متعلق علامہ نیاز فتحپوری کا محققانہ تبصرہ	26
۞	پیغام حضور انور برموقع پہلا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ چاڈ (افریقہ) 2023ء	27
۞	اختتامی خطاب حضور انور برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، یوکے 2023ء	28
۞	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھے جانے والے اہم سوالات کے جوابات (قسط 62)	31
۞	حضور انور کے ساتھ ممبران پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یو.کے کی آن لائن ملاقات	33
۞	نماز جنازہ حاضر و غائب	35
۞	اعلان نکاح از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ	35
۞	خطبات جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بطرز سوال و جواب	36
۞	اعلان وصایا	38
۞	خلاصہ خطبہ عید الفطر 2023 حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	39

......☆......☆......☆......

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا عظیم الشان مقام و مرتبہ

قرآن مجید، احادیث، اور صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چودھویں صدی کے شروع میں جو کہ انتہائی تاریکی اور کفر وضلالت کا زمانہ تھا امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ کا عظیم الشان مشن قرآن مجید ان الفاظ میں بیان کرتا ہے :

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (سورۃ الصّف) یعنی دُنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کو غالب کرنا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؑ کا عظیم الشان مشن ان الفاظ میں بیان فرمایا :

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْرِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ

یعنی ایمان اگر زمین سے اُٹھ کر ثریّا ستارے پر بھی چلا گیا ہو تو امام مہدی دوبارہ اُسے زمین پر قائم کر دیگا۔ اُوپر کی آیت اور حدیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان منصب اور مقام پر دلالت کرتی ہے۔ ایک انسان کے خیالات کو تبدیل کرنا بھی ایک مشکل کام ہے کُجا یہ کہ پوری دُنیا کے خیالات بدل دیئے جائیں۔ لیکن اسلام کا خدا جب کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ ہو کر رہتا ہے۔ اس کے لئے کوئی بھی کام مشکل نہیں۔ جس نے اسلام کو ایک قلیل عرصہ میں پوری دُنیا میں پھیلا دیا تھا، وہ آج بھی طاقت رکھتا ہے کہ دُنیا کے خیالات کو یکسر بدل دے۔ وہ چاہے تو پوری کائنات میں، کائنات کے چپے چپے میں توحید کی ہوا چلا دے۔ وہ چاہے تو توحید کی اُس تار کو چھیڑ دے جو ہر دل میں اور ہر فطرت میں دبی ہوئی ہے اور اپنی محبت، خالق و مالک کی محبت میں بنی نوع انسان کو ایسا گرفتار کر دے کہ وہ دیوانہ وار بھاگ کر اس کے آستانہ پر گرنے لگیں۔ اسلام کے خدا میں، ہاں صرف اور صرف اسلام کے خدا میں یہ طاقت ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اور اس کے لئے یعنی پوری دُنیا میں اسلام کے غلبہ کی مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے اس کی تخم ریزی فرما دی، یہ پودا اب بڑھ رہا ہے، پھل پھول رہا ہے اور دُنیا کے دوسو سے زائد ممالک میں اس کی شاخیں پھیل گئی ہیں الحمد للہ۔ آپؑ کی بعثت اور آپؑ پر ایمان لانا کس قدر ضروری ہے اس تعلق میں چند ارشادات آپؑ کے ذیل میں پیش ہیں۔ سیّدنا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

ایسے وقت میں مَیں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا...... میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ میں اپنی حقّیت کی کوئی اَور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے۔ (ضرورۃ الامام، رُوحانی خزائن جلد 13، صفحہ 495)

آپ علیہ السلام نے فرمایا :

خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دُنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راست بازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دُنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے۔ (آئینہ کمالات اسلام، رُوحانی خزائن جلد 5، صفحہ 251)

فرمایا : مَیں تمام اُن لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں خواہ وہ ایشیا کے رہنے والے ہیں اور خواہ یورپ کے اور خواہ امریکہ کے۔ (تریاق القلوب، رُوحانی خزائن جلد 15، صفحہ 515)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں : اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جسکا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار رُوحیں اُسکے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اُسکی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اُس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اِسکو بار بار بیان کروں گا اور اِس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ (فتح اسلام، رُوحانی خزائن جلد 3، صفحہ 8)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ہمیں دعوت فکر دیتا ہے کہ ہم نے جو مسیح موعودؑ کا زمانہ پایا، ہم اس عظیم الشان مشن اور عظیم الشان سلسلہ کی ترقی اور اشاعت کیلئے بھر پور کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ یا صرف چندوں میں کچھ روپے دیکر اپنے آپ کو تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش سمجھتے ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان مقام و مرتبہ کے متعلق ذیل میں کچھ اُمور پیش ہیں۔

سورہ جمعہ میں آخرین منہم کے الفاظ میں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے وہ دراصل مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ یعنی آپؑ کی بعثت بروزی اور ظلی طور پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے۔ آپؑ کا آنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ”میں بموجب آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ ...... بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں، اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ، رُوحانی خزائن جلد 18)

پس جس کے وجود کو اللہ تعالیٰ نے ظلی و بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا یقیناً اس کا مقام و مرتبہ بہت ہی عظیم الشان ہوگا۔ یہاں پر ہم نہایت اختصار کے ساتھ عرض کر دیں کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریر میں بارہا اس امر کا اظہار فرما دیا ہے کہ آپؑ کا جو بھی مقام و مرتبہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت اور آپؐ سے کمال عشق و محبت کی وجہ سے ہے۔ آپؑ کا اپنا کچھ بھی نہیں جو کچھ بھی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپؑ کو کسی بھی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برتری یا ہمسری کا کوئی دعویٰ نہیں، مولویوں کے ایسے ناپاک الزامات سے ہمارا دل خون ہوتا ہے۔ اگر آپؑ کو دعویٰ ہے تو بس یہی کہ :

جان و دلم فدائے جمال محمد است ......☆...... خاکم نثار کوچہ آل محمد است

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہونا قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور قرآن کریم کی روشنی میں بزرگان اُمت نے بھی اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ پس یہ کوئی من گھڑت بات نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری بعثت کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دوسری بعثت امام مہدی و مسیح موعود کے وجود میں ظلی اور بروزی رنگ میں ہونا مقدر تھی۔ اب ہم اس سلسلہ میں بزرگان اُمت کے کچھ اقوال پیش کرتے ہیں۔

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

”آخری زمانہ میں جو امام مہدی آئیں گے وہ احکامِ شریعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے اور معارف و علوم اور حقیقت میں آپ کے سوا تمام انبیاء اور اولیاء اُن کے تابع ہوں گے...... کیونکہ امام مہدی کا باطن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔“ (شرح فصوص الحکم مطبعۃ الزاہر مصریہ، صفحہ 51)

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مصلح موعودؓ کی باون سالہ خلافت کے دَور کا ہر دن اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی شان کا اظہار کر رہا ہے

جہاں کہیں مسلم قوم کی بہتری اور بہبودی کا معاملہ درپیش ہوتا آپ کی قابل عمل تجاویز ہمارا حوصلہ بڑھانے کا موجب بنتیں، ایسے مواقع پر آپ کا رؤاں رؤاں قومی درد سے تڑپ اٹھتا تھا، فرقہ بازی کا تعصّب میں نے اس وجود میں نام کو نہیں دیکھا، مرزا صاحب بلا کے ذہین تھے......ہم یاس وافسردگی کی تصویر بنے ان سے ملاقات کیلئے جاتے اور جب باہر آتے تو یوں معلوم ہوتا کہ نا امیدی کے بادل چھٹ گئے ہیں اور مقصد میں کامیابی سامنے نظر آرہی ہے، وزنی دلیل دیتے اور قابل عمل بات کرتے اور پھر اسی پر بس نہیں ہر نوع کی قربانی اور تعاون کی پیشکش بھی ساتھ ہوتی جس سے ہم میں جرأت اور حوصلہ کے جذبات پیدا ہوتے (مولانا غلام رسول مہر، ایڈیٹر انقلاب)

مَیں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی مسلمان کے منہ سے نہیں سنی
معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا اسکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بڑی گہری ہے (امریکی پادری)

سیاست میں اپنی جماعتوں کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے جس اصول عمل کی ابتدا کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے، وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراج تحسین وصول کر کے رہتا ہے (اخبار سیاست، لاہور)

’’وہ وقت دُور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزعمل سواد اعظم اسلام کیلئے بالعموم اور ان اشخاص کیلئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدماتِ اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں، مشعل راہ ثابت ہوگا‘‘ (مولانا محمد علی جوہر)

’’میری رائے میں مرزا صاحب کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے، مختصراً یہ کہ ہمارے انتخاب کی موزونیت اب دنیا پر واضح ہو جائے گی‘‘ (سیّد حبیب صاحب)

’’ایسی پر از معلومات تقریر بہت عرصے کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے، خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے‘‘ (ڈاکٹر علامہ محمد اقبال)

He has a good mind and had carefully thought out his constitutional scheme
(Edwin Samuel Montagu, Secretary of State for India)

’’بہت سے علماء اور فضلاء......نے آپؓ کو نہایت عمیق ریسرچ رکھنے والا عالم اور سب مذاہب اور ان کی تاریخ وفلسفہ کا گہرا مطالعہ رکھنے والا اور شریعت الٰہیہ کی حکمت وفلسفہ کی واقفیت رکھنے والی شخصیت پایا‘‘ (اخبار العمران دمشق)

’’اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ‘‘......ایک ایسا مضمون ہے جو احمدیوں کو بھی پڑھ لینا چاہئے، ان کی بہت ساری معلومات میں اضافہ ہوگا

(حضرت مصلح موعودؓ کی) بہت سی کتب کی اشاعت انگریزی زبان میں بھی ہو چکی ہے، جن کو اردو نہیں آتی انہیں اس علمی خزانہ سے استفادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بعض پہلوؤں کے حضرت مصلح موعودؓ کی ذات بابرکات میں پورا ہونے کے تناظر میں انصاف پسند غیر از جماعت احباب کے تأثرات

پاکستان اور یمن کے احمدیوں اور فلسطینیوں نیز صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ گھانا کے کامیاب انعقاد کیلئے دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23؍فروری 2024ء بمطابق 23؍تبلیغ 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج میں پیشگوئی مصلح موعود کے بعض پہلوؤں کا ذکر کروں گا۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اور ہر سال اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ 20؍فروری 1886ء کی پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک مختلف صفات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی لیکن اس بارے میں بیان کرنے سے پہلے میں بچوں اور بعض نوجوانوں کو بھی اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں، پہلے بھی کئی دفعہ دے چکا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم سالگرہ نہیں مناتے تو حضرت مصلح موعودؓ کی سالگرہ کیوں منائی جاتی ہے؟

اس بارے میں واضح ہو جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش کی سالگرہ نہیں منائی جاتی بلکہ پیشگوئی کے پورا ہونے پر جلسے کیے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش تو 12؍جنوری 1889ء کی ہے۔ دوسرے جن گھروں میں یہ ذکر نہیں ہوتا وہاں خود والدین کو پڑھ کر بچوں کو بتانا بھی چاہئے، سمجھانا بھی چاہئے کہ پیشگوئی مصلح موعود کیا ہے۔ یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو پہلے نوشتوں کے مطابق جن کی پہلے انبیاء نے بھی خبر دی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ اعلان کرنے کا فرمایا تھا۔

یہ ایک لمبی پیشگوئی ہے اس کا شروع کا حصہ مَیں بیان کر دیتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ’’بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ

قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں‘‘ یعنی خدا کہتا ہے میں قادر ہوں۔ ’’اور جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت اور نسل ہوگا۔‘‘ اور پھر آگے اس پیشگوئی میں اس لڑکے کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں جن میں سے بعض کا، ایک دو کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔ فرمایا ’’......وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا......علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔‘‘ پھر فرمایا وہ ’’......اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 647)

یہ اس لمبی پیشگوئی کی چند باتیں ہیں اور پھر ہم نے دیکھا کہ اس مدت کے اندر جو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آپؑ نے دی تھی وہ لڑکا پیدا ہوا اور پیشگوئی کے تمام حصوں کا مصداق بنا جن کی تعداد پچاس، باون بنتی ہے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں نے تو یہ دو تین باتیں ہی اس پیشگوئی کی لی ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی باون سالہ خلافت کے دَور کا ہر دن اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی شان کا اظہار کر رہا ہے۔ اب کوئی نہ ماننے والا ہمارا مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ احمدی تو اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی دلیل دیں گے ہی، وہ تو کہتے ہی رہیں گے کہ پیشگوئی پوری ہوگئی لیکن کوئی ٹھوس دلیل پیش کرو۔ تو یہ ایسے معترضین کی ڈھٹائی ہے ورنہ حضرت مصلح موعودؓ کے دَور میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا ہر دن جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی روشن دلیل ہے۔ بہرحال جن باتوں کا پیشگوئی کے حوالے سے مَیں نے ذکر کیا ہے اس بارے میں ایسے انصاف پسند لوگوں کی گواہیاں پیش کرتا ہوں جن کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور برصغیر میں وہ جانی پہچانی شخصیتیں ہیں۔

چنانچہ مولانا غلام رسول صاحب مہر ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ آپ یعنی مولانا غلام رسول صاحب 1885ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ایک محقق، مصنف، ادیب، صحافی اور مؤرخ تھے۔ روزنامہ زمیندار سے منسلک رہے۔ بعد میں مولانا عبدالمجید سالک کے ساتھ مل کر اخبار انقلاب لاہور سے جاری کیا۔ 20 اور 25 دسمبر 1966ء کو شیخ عبدالماجد صاحب آف لاہور مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دوران گفتگو حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق مولانا غلام رسول مہر صاحب نے بتایا کہ آپ لوگوں کی کسی کتاب میں اس عظیم الشان انسان کے کارناموں کی مکمل آگاہی نہیں ملتی۔ ہم نے انہیں قریب سے دیکھا ہے۔ کئی ملاقاتیں کی ہیں۔ پرائیویٹ تبادلہ خیالات کیا ہے۔ مسلم قوم کیلئے تو ان کا وجود سراپا قربانی تھا۔ پھر کہنے لگے کہ ایک دفعہ مجھے راتوں رات قادیان جا کر حضرت صاحب سے مشورہ کرنا پڑا۔ وہ سفر اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ انسانیت کیلئے اس شخص کے دل میں بڑا درد تھا۔ یعنی حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں بڑا درد تھا۔ اور جہاں کہیں مسلم قوم کی بہتری اور بہبودی کا معاملہ درپیش ہوتا آپ کی قابل عمل تجاویز ہمارا حوصلہ بڑھانے کا موجب بنتیں۔ ایسے مواقع پر آپ کا رؤاں رؤاں قومی درد سے تڑپ اٹھتا تھا۔ فرقہ بازی کا تعصّب میں نے اس وجود میں نام کو نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب بلا کے ذہین تھے۔

پیشگوئی کے الفاظ ہیں ذہین و فہیم ہوگا۔ غیر از جماعت بھی اس کی گواہی دے رہا ہے۔

پھر سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگے کہ مَیں نے پاک و ہند میں سیاسی نہ مذہبی لیڈر ایسا دیکھا ہے جس کا دماغ پریکٹیکل پالیٹکس میں ایسا کام کرتا ہے جیسا مرزا صاحب کا دماغ کام کرتا تھا۔ بے لوث مشورہ، واضح تجویز اور پھر صحیح خطوط پر لائحہ عمل یہ ان کی خصوصیت تھی۔ مجھے ان کی وفات پر بڑا صدمہ ہوا۔ کہنے لگے مَیں نے اسماعیل صاحب پانی پتی کو تعزیت کا خط بھیجا ہے۔ اس خط میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ وہ حضرت صاحب سے متعلقہ تعزیتی فقرات کو شائع بھی کرا سکتے ہیں۔

پھر کہتے ہیں افسوس! مسلمانوں نے مرزا صاحب کی قدر نہیں کی۔ سخت مخالفت کی آندھیوں کے باوجود مَیں نے مرزا صاحب کو کبھی افسردہ اور سرد مہر نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب کے دل کی شمع ہمیشہ روشن رہی۔

ہم یاس و افسردگی کی تصویر بنے ان سے ملاقات کیلئے جاتے اور جب باہر آتے تو یوں معلوم ہوتا کہ ناامیدی کے بادل چھٹ گئے ہیں اور مقصد میں کامیابی سامنے نظر آ رہی ہے۔ وزنی دلیل دیتے اور قابل عمل بات کرتے اور پھر اسی پر بس نہیں ہر نوع کی قربانی اور تعاون کی پیشکش بھی ساتھ ہوتی جس سے ہم میں جرأت اور حوصلہ کے جذبات پیدا ہوتے۔ (ماخوذ از ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون جولائی 2008ء، صفحہ 325-326)

پھر جناب لالہ کنور سَین صاحب سابق چیف جج کشمیر آپؓ کے بارے میں ان کا ایک اظہار خیال ہے۔ لالہ کنور سین صاحب لالہ بھیم سین صاحب کے فرزند تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تقریر ’’عربی زبان کا مقام اَلْسِنَہ عَالَم میں‘‘ اور صاحب صدر کے شکریہ کے بعد خاص طور پر شکر گزاری کے جذبات سے لبریز انگریزی میں ایک مؤثر تقریر فرمائی جس کا مفہوم یہ تھا، (حضرت مصلح موعودؓ کا ایک لیکچر تھا اس کو سننے کے بعد کہا) کہ آج قابل لیکچرر نے زبانِ عربی کی فضیلت پر جو دلچسپ اور معرکۃ الآراء تقریر کی ہے، اسے سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اور اس لحاظ سے بھی مجھے خوشی ہے کہ ذاتی طور پر میرے آپ سے تعلقات ہیں۔ چنانچہ ان کے والد ماجد سے میرے والد صاحب نے عربی سیکھی تھی۔ لالہ صاحب کے والد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عربی سیکھی تھی۔ کہتے ہیں جب مَیں لیکچر سننے کیلئے آیا تو اس وقت مَیں نے خیال کیا کہ مضمون اس رنگ میں بیان کیا جائے گا جس طرح پرانی طرز کے لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہنے لگے مشہور ہے کہ کسی عرب سے ایک دفعہ زبانِ عربی کی فضیلت کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے کہا اس کی فضیلت کی تین وجہ ہیں۔ پہلی یہ کہ مَیں عرب کا رہنے والا ہوں۔ یہ عربی کی فضیلت ہے۔ دوسری یہ کہ قرآنِ مجید کی زبان ہے۔ چلو یہ ماننے والی بات ہے۔ تیسرے اس لیے کہ جنت میں بھی عربی بولی جائے گی۔ کہتے ہیں کہ مَیں سمجھتا تھا کہ شاید اس قسم کی باتیں زبانِ عربی کی فضیلت میں پیش کی جائیں گی مگر جو لیکچر دیا گیا وہ نہایت ہی عالمانہ اور فلسفیانہ شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ مَیں جناب مرزا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ مَیں نے ان کے لیکچر کے ایک ایک حرف کو پوری توجہ اور کامل غور کے ساتھ سنا ہے اور مَیں نے اس سے بہت ہی حظ اٹھایا اور فائدہ حاصل کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس لیکچر کا اثر مدتوں میرے دل پر قائم رہے گا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد 6، صفحہ 181)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے پرائمری پاس بھی نہیں تھے۔ اس علم سے اللہ تعالیٰ نے انہیں پُر کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اور غیر بھی یہ تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔

ایک امریکی پادری کے تاثرات سنیں۔ شیخ اسماعیل صاحب پانی پتی نے بیان کیا۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے ایک دفعہ ایک واقعہ سنایا۔ کہتے ہیں کہ حضور کے خلیفہ ہونے کے چند ماہ بعد یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 1914ء میں خلافت پر متمکن ہوئے تو چند ماہ بعد امریکہ کا ایک بڑا پادری قادیان آیا۔ جو بڑا عالم فاضل بھی تھا اور اپنے علم و فضل پر نازاں بھی تھا۔ قادیان پہنچ کر اس نے ہم لوگوں کے سامنے چند مذہبی سوالات پیش کیے جو نہایت وقیع اور بڑے اہم تھے اور ساتھ ہی کہا کہ مَیں امریکہ سے چل کے یہاں تک آیا ہوں اور مَیں نے مسلمانوں کی ہر مجلس میں بیٹھ کر ان سوالات کو دہرایا ہے مگر آج تک مجھے مسلمانوں کا بڑے سے بڑا عالم اور فاضل ان سوالوں کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکا۔ مَیں یہاں ان سوالوں کو آپ کے خلیفہ صاحب کے سامنے پیش کرنے کیلئے خاص طور پر آیا ہوں۔ دیکھئے خلیفہ صاحب ان سوالوں کا کیا جواب دیتے ہیں۔ یہ بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ سوالات اتنے پیچیدہ اور عجیب قسم کے تھے کہ انہیں سن کر مجھے یقین ہوگیا کہ حضرت صاحب ابھی بالکل نوجوان ہیں اور الٰہیات کی کوئی باقاعدہ تعلیم بھی انہوں نے نہیں پائی۔ عمر بھی چھوٹی ہے اور واقفیت بھی بہت تھوڑی ہے، وہ ان سوالوں کے جواب ہرگز نہیں دے سکیں گے اور اس طرح سلسلہ احمدیہ کی بڑی بدنامی اور سبکی ساری دنیا میں ہوگی کیونکہ جب حضرت صاحب ان سوالوں کے جواب نہ دے سکے تو یہ امریکن پادری واپس جا کر ساری دنیا میں اس امر کا پراپیگنڈہ کرے گا کہ احمدیوں کا خلیفہ کچھ بھی نہیں جانتا اور عیسائیت کے مقابلے میں ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ صرف نام کا خلیفہ ہے ورنہ علمیت خاک بھی نہیں رکھتا۔ کہتے ہیں اس صورت حال سے میں بہت پریشان ہوا۔ مَیں نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ امریکن پادری حضرت صاحب سے نہ ملے اور ویسے ہی واپس چلا جائے مگر مجھے اس کوشش میں کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ امریکن اس بات پر مصر رہا کہ مَیں ضرور خلیفہ صاحب سے مل کر جاؤں گا۔ ناچار مَیں گیا اور مَیں نے حضرت صاحب سے کہا کہ ایک امریکن پادری آیا ہے۔ آپؓ سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہے۔ اب کیا کریں؟ اس پر حضرت صاحب نے بغیر توقف کے اور بلا تامل فرمایا کہ بلا لو اسے۔ ناچار مَیں اسے لے کر آ گیا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں کے درمیان ترجمان کہتے ہیں مَیں ہی تھا۔ وہ انگلش میں بول رہا تھا۔ آپؓ اردو میں جواب دے رہے تھے۔ یہ ترجمانی کر رہے تھے۔ کہتے ہیں امریکن پادری نے کچھ رسمی گفتگو کے بعد اپنے سوالات حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیے جن کا ترجمہ مَیں نے آپؓ کو سنا دیا۔ حضرت صاحب نے نہایت سکون کے ساتھ ان سب سوالوں کو سنا اور پھر فوراً ان کے ایسے تسلی بخش جوابات دیے کہ مَیں سن کر حیران ہوگیا۔ مجھے ہرگز بھی یقین نہ تھا کہ ان سوالوں کے حضرت صاحب ایسے پُر معارف اور بے نظیر جواب دے سکیں گے۔ جب مَیں نے یہ جوابات انگریزی میں امریکن پادری کو سنائے تو وہ بھی حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ مَیں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلل تقریر کسی مسلمان کے منہ سے نہیں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا اسکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بڑی گہری ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بڑے ادب سے حضرت صاحب کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور واپس چلا گیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 163-164)

یہ شان ہے پیشگوئی کے پورے ہونے کی۔ ایک پادری بھی جو اپنے آپ کو علوم کا ماہر سمجھتا تھا اسلام کی برتری کا قائل ہو کر گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک کتاب ہے ’’نہرو رپورٹ اور مسلمانوں کے مصالح‘‘ اسکے متعلق ایک رائے دینے والے نے لکھا ہے کہ ’’حضور کی اس بروقت راہنمائی سے مسلمانوں کے اونچے طبقے بہت ممنون ہوئے اور مسلمانوں کے سیاسی حلقوں میں اسے نہایت پسند کیا گیا اور بڑے بڑے مسلم لیڈروں نے تعریفی الفاظ میں اسے سراہا اور شکریہ ادا کیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کی نہایت ضرورت کے وقت دستگیری کی ہے۔ چنانچہ کئی اصحاب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے کہا کہ ’’اصلی اور عملی کام تو آپ کی جماعت ہی کر رہی ہے اور جو تنظیم آپ کی جماعت میں ہے وہ اَور کہیں نہیں دیکھی جاتی‘‘ کلکتہ کے مخلص احمدی مسٹر دولت احمد خاں صاحب بی اے ایل ایل بی جائنٹ ایڈیٹر اخبار ’’سلطان‘‘ نے تبصرہ کو بنگالی میں ترجمہ کر کے اور ایک چھوٹی سی خوبصورت

کتاب کی شکل میں ترتیب دے کر شائع کیا اور اہل بنگال میں اس کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ ایک معزز تعلیم یافتہ غیر احمدی نہرو رپورٹ پر تبصرہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے سیکرٹری ترقی اسلام کے نام ایک خط میں لکھا۔ ’’میری طبیعت بہت چاہتی ہے کہ حضرت خلیفہ صاحب کو دیکھوں اور ان کی زیارت کروں کیونکہ میرے دل میں ان کی بہت وقعت ہے......آپ برائے مہربانی حضرت صاحب کی خدمت میں اس احقر کا سلام عرض کر دیجئے اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ ایک خادم کی طرف سے مبارکباد منظور فرمائیں کہ آپ نہایت خوش اسلوبی سے ایسے خطرناک حالات میں جن سے اسلام اس وقت گزر رہا ہے اس کو بچا رہے ہیں اور نہ صرف مذہبی خبر گیری کر رہے ہیں بلکہ سیاسی معاملات میں بھی مسلمانوں کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ میں نے جناب والا کے خیالات کو نہرو رپورٹ کے متعلق پڑھا جس نے آپ کی وقعت کو میری آنکھوں میں اَور بھی بڑھا دیا اور مَیں جہاں آپ کو ایک زبردست مذہبی عالم سمجھتا ہوں اس کے ساتھ ہی ایک ماہر سیاستدان بھی سمجھنے لگا ہوں۔‘‘

(تاریخ احمدیت، جلد5، صفحہ 71-72)

اخبار سیاست لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ 2/دسمبر 1930ء میں اس نے لکھا کہ ’’مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو جناب بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میدان تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت وافادہ ہر تعریف کا مستحق ہے اور سیاست میں اپنی جماعتوں کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے جس اصول عمل کی ابتدا کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراج تحسین وصول کر کے رہتا ہے۔

آپؓ کی سیاسی فراست کا ایک زمانہ قائل ہے اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نکتہ نگاہ پیش کرنے میں مسائل حاضرہ پر اسلامی نکتہ نگاہ سے مدلل بحث کرنے اور مسلمانوں کے حقوق کے استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے کی صورت میں‘‘ یعنی دلیلوں سے بھری ہوئی کتابیں شائع کرنے کی صورت میں ’’آپ نے بہت ہی قابل تعریف کام کیا ہے۔ زیر بحث کتاب سائمن رپورٹ پر آپ کی تنقید ہے جو انگریزی زبان میں لکھی گئی ہے جس کے مطالعہ سے آپ کی وسعتِ معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ کا طرز بیان سلیس اور قائل کر دینے والا ہوتا ہے۔ آپ کی زبان بہت شستہ ہے۔‘‘

(تاریخ احمدیت، جلد5، صفحہ 219)

عراق کے حالات پر آل انڈیا ریڈیو سٹیشن لاہور سے تقریر عراق کے حالات پر حضرت مصلح موعودؓ نے ایک تقریر فرمائی جو آل انڈیا ریڈیو سٹیشن لاہور سے 25/مئی 1941ء کو نشر ہوئی۔ اسکے متعلق رائے ہے۔ اس تقریر کا محرک دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی اور اٹلی کا عراق پر حملہ آور ہونا تھا۔ دہلی کے مشہور سکھ اخبار ریاست 2/جون 1941ء نے اس پر حسب ذیل تبصرہ کیا۔

کہتا ہے کہ ’’غلام اقوام اور غلام ممالک کے کیریکٹر کا سب سے کمزور پہلو یہ ہوتا ہے کہ ان کے افراد اخلاقی سچائی اور جرأت سے محروم ہو جاتے ہیں اور چاپلوسی، جھوٹ، خوشامد اور بزدلی کی سپرٹ ان میں نمایاں ہو جاتی ہے۔‘‘ پھر مثال دے رہا ہے کہ ’’عراق کا رشید علی برطانوی حکومت یا برطانوی رعایا کے نکتہ نگاہ سے غلطی پر ہو یا اس کا برطانیہ سے جنگ کرنا غیر مناسب ہو مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ شخص اپنے ملک کی سیاسی آزادی کیلئے لڑ رہا ہے اور اس کو کسی قیمت پر بھی اپنے ملک کا غدار یا ٹریٹر قرار نہیں دیا جا سکتا مگر ہمارے غلام ملک کے والیانِ ریاست اور لیڈروں کا کیریکٹر دیکھئے جو والئ ریاست عراق کے متعلق تقریر کرتا ہے۔ رشید علی کو غدار کہہ کر پکار رہا ہے۔ اور جو لیڈر جنگ کے متعلق بیان دیتا ہے سب سے پہلے وہ رشید علی کو ٹریٹر قرار دیتا ہے اور پھر اپنے بیان کی بسم اللہ کرتا ہے اور ان والیان ریاست اور لیڈروں کا کیریکٹر‘‘ یعنی یہ مسلمان یا ہندوستان سمیت بعض دوسرے بھی جو لیڈر ہیں، ان لیڈروں کا کیریکٹر ’’غلامی کے باعث اس قدر پست ہے کہ یہ غلط خوشامد اور چاپلوسی کو ہی ملک یا حکومت کی خدمت سمجھ رہے ہیں۔ ہمارے والیانِ ریاست اور لیڈروں کی اس احمقانہ خوشامد کی موجودگی میں قادیان کی احمدی جماعت کے پیشوا کی اخلاقی جرأت آپ کا بلند کیریکٹر اور آپ کی صاف بیانی دلچسپی اور مسرت کے ساتھ محسوس کی جائے گی جس کا اظہار آپ نے پچھلے ہفتہ اپنی ریڈیو کی ایک تقریر میں کیا۔‘‘ (تاریخ احمدیت، جلد8، صفحہ 239 تا 244) یہ قوم کو اسیری سے نجات دلانے کی آپؓ کی ایک کوشش ہے۔

مولانا محمد علی جوہر صاحب ہیں۔ 1878ء میں پیدا ہوئے۔ 1931ء میں ان کی وفات ہوئی۔ رام پور میں یہ پیدا ہوئے تھے۔ کلکتہ سے انہوں نے ہفتہ وار اخبار کامریڈ جاری کیا۔ دہلی میں ہمدرد کے نام سے اردو میں بھی اخبار کا اجرا کیا۔ 1923ء میں آل انڈیا کانگریس کے صدر بنائے گئے۔ گول میز کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن گئے۔ وہیں 4/جنوری 1931ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

(ماخوذ از مولانا محمد علی جوہر (حیات و خدمات) از ڈاکٹر ندیم شفیق ملک، صفحہ 15، 30 تا 33، 41 تا 45، 48)

پاکستان کے قیام، استحکام اور اس کی تعمیر و ترقی کے ہر مرحلے پر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات نمایاں تھیں۔ آج یہ کہتے ہیں ناں کہ احمدیوں نے کیا کیا؟ یہ تو خود غیر تسلیم کر رہے ہیں کہ نمایاں خدمات تھیں۔ مولانا محمد علی جوہر صاحب نے اس سلسلہ میں اپنے تاثرات اپنے اخبار ہمدرد 26/ستمبر 1927ء میں درج فرمائے۔ لکھتے ہیں کہ ’’ناشکر گزاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کیلئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔‘‘ یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی جماعت۔

’’تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم، تبلیغ و تجارت میں بھی انتہائی جدو جہد سے منہمک ہیں۔‘‘ یہ احمدیوں کا کردار ہے ’’اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل‘‘ (سنیں کہتے ہیں) وہ وقت دُور نہیں جب اسلام کے اس منظم فرقے کا طرز عمل‘‘ سواد اعظم اسلام کیلئے بالعموم اور ان اشخاص کیلئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدماتِ اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا۔‘‘

(تاریخ احمدیت، جلد4، صفحہ 622)

بڑے بڑے منبروں میں بیٹھ کے دعوے کرتے ہیں۔ ہم مذہبی لیڈر بن کے ظاہر میں بڑے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں لیکن کہتا ہے در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں۔ لیکن اندرونی طور پر یہ صرف ان کے دعوے ہیں۔ بڑے گھٹیا قسم کے دعوے ہیں۔ ان کیلئے یہ لوگ مشعل راہ ثابت ہوں گے۔ یہ دن کسی وقت آئے گا دیکھ لینا۔ یہ ہے انصاف پسند علماء کی رائے۔ آجکل کے علماء جو احمدیوں کو پاکستان اور اسلام کا دشمن کہتے ہیں انہیں اس آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنا چاہئے کہ اسلام کا درد احمدی رکھتے ہیں یا یہ نام نہاد علماء۔

سید حبیب صاحب ایک شخصیت ہیں۔ 1891ء میں پیدا ہوئے۔ اردو کے مشہور اور ممتاز اخبار نویس تھے۔ رسالہ پھول اور تہذیب نسواں کے مدیر مقرر ہوئے۔ اخبار نقاش اور پھر ’’سیاست‘‘ اور روزنامہ ’’غازی‘‘ جاری کیا۔ نہایت بے باک اور نڈر اخبار نویس تھے۔ 1951ء میں ان کی وفات ہوئی۔

(ماخوذ از یارانِ کہن از عبد المجید سالک، صفحہ 189 تا 200 زیر ’’سید حبیب‘‘)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی جس کا قیام 25/جولائی 1931ء کو عمل میں آیا تھا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے اس کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔ شروع میں جب کمیٹی بنی تھی تو حضرت مصلح موعودؓ کو سب مسلمانوں کی طرف سے متفقہ طور پہ صدر بنایا گیا تھا۔ بہرحال حضرت مصلح موعودؓ نے ایک وقت میں آکے اس کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا تو سید حبیب صاحب نے اپنے اخبار سیاست لاہور کی اشاعت 18/مئی 1933ء میں لکھا: ’’میری دانست میں اپنی اعلیٰ قابلیت کے باوجود ڈاکٹر اقبال‘‘ یعنی ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب ’’اور ملک برکت علی صاحب دونوں اس کام کو چلا نہیں سکیں گے اور یوں دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ جس زمانہ میں کشمیر کی حالت نازک تھی اس زمانہ میں جن لوگوں نے اختلافِ عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا انہوں نے کام کی کامیابی کو زیرِ نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اُس وقت اگر اختلافاتِ عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو یہ تحریک بالکل ناکام رہتی اور امتِ مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔

میری رائے میں مرزا صاحب کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے۔ مختصراً یہ کہ ہمارے انتخاب کی موزونیت اب دنیا پر واضح ہو جائے گی۔‘‘

(ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون جولائی 2008ء، صفحہ 323-324)

اب پتا لگ جائے گا کہ مرزا صاحب نے کیا کام کیا تھا اور ڈاکٹر علامہ صاحب کیا کام کرتے ہیں اور ان کی کمیٹی جو ان کے بغیر ہے کیا کام کرتی ہے۔ اور پھر دنیا نے دیکھ لیا کہ کیا ہوا۔ سب کچھ سامنے ہے۔ یہ کام آپؓ نے کیوں کیا؟ اس لیے کہ اسیروں کی رستگاری کا درد آپؓ میں تھا اور آپؓ نے اس کا موجب بننا تھا۔ آپؓ نے صدارت تو چھوڑ دی تھی اور بعد میں بھی کمیٹی کا کافی کام کیا لیکن اس درد کی وجہ سے پیچھے رہ کر ہر ممکن مدد جو آپ کر سکتے تھے کی اور اس کی تاریخ گواہ ہے۔

پھر مولانا عبد الماجد دریا آبادی صاحب ہیں۔ 1892ء میں یہ پیدا ہوئے۔ ہندوستان کے ایک اردو ادیب، قلم کار، محقق اور مفسر قرآن بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وصال پر مولانا عبد الماجد صاحب نے اپنے اخبار صدق جدید لکھنؤ کی 18/نومبر 1965ء کی اشاعت میں لکھا کہ دوسرے عقیدے ان کے جیسے بھی ہوں، قرآن و علومِ قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اس کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے۔ یہ خود مفسر قرآن ہیں اور یہ بات مصلح موعودؓ کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں۔ اور ان خدمات کے طفیل میں ان کے ساتھ عام معاملہ درگذر کا فرمائے۔ خیر آگے لکھتے ہیں کہ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین اور ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ انصار اللہ حضرت مصلح موعود نمبر مئی، جون، جولائی 2009ء، صفحہ 879)

ایک مفسر قرآن جو مسلمانوں کے ہیں خود یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح اور تبیین اور ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔ اختلافِ عقیدہ کے باوجود جس میں وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوں گے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمتِ قرآن و اسلام کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔

جب اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کرنے کا وعدہ دیا تھا تو پھر کون آپؓ جیسے علوم و معارف اپنے وقت میں بتا سکتا تھا بلکہ بعد میں آنے والے بھی آپؓ کے علوم سے ہی خوشہ چینی کریں گے تبھی صحیح رستے پر چلتے جائیں گے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال صاحب۔ ان کے حوالے سے جماعت کے خلاف بہت باتیں ہوتی ہیں لیکن ان کی یہ باتیں بھی ریکارڈ میں موجود ہیں۔ 24/مارچ 1927ء کو لاہور میں ایک جلسہ ہوا جس کی صدارت علامہ اقبال نے کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے وہاں تقریر فرمائی۔ اس کے بعد علامہ صاحب نے کہا: ’’ایسی پر از معلومات تقریر بہت عرصے کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے۔ خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط

کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے۔ میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے'' یعنی حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے ''وہ زائل نہ ہو جائے۔''
(الفضل 15 فروری 1999ء صفحہ 6)

سید عبدالقادر صاحب ایم اے تاریخ کے پروفیسر تھے۔ پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور تھے۔ 1919ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' پر لاہور میں ایک لیکچر دیا تھا۔ بڑا معرکۃ الآراء لیکچر تھا۔ یہ صدارت کر رہے تھے۔ صدارتی خطاب میں سید عبدالقادر صاحب نے بیان کیا کہ فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام نامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ تقریر نہایت عالمانہ ہے۔ مجھے بھی اسلامی تاریخ سے کوئی شدھ بدھ ہے اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مؤرخ ہیں جو حضرت عثمانؓ کے عہد کے اختلافات کی تہ تک پہنچ سکے اور اس مہلک اور پہلی خانہ جنگی کے فتنہ کے اسباب سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے فتنہ کے اسباب سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرائے میں ان واقعات کو بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے ایوان خلافت مدت تک تزلزل میں رہا۔ میرا خیال ہے ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے نہیں گزرا ہوگا۔ (ماخوذ از الفضل 15 فروری 2002ء، صفحہ 13)

وزیر ہند ایڈون سموئیل مونٹیگو (Edwin Samuel Montagu) ہندوستان کے تمام معاملات کے ذمہ دار برطانوی پارلیمان میں سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا ہوتے تھے۔ جب یہ انڈو پاکستان یا سب کانٹینینٹ (Subcontinent) برٹش گورنمنٹ کے ماتحت تھا، برطانیہ کی گورنمنٹ کے ماتحت تھا تو یہ اس وقت ہندوستان کے جو معاملات تھے اس میں برطانوی پارلیمنٹ میں سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا تھے۔ 1917ء اور 1918ء میں یہ اس عہدے پر فائز تھے۔ انہی ایام میں ہندوستان کی صورتحال کا جائزہ لینے ہندوستان کے دورے پر گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس موقع پر ہندوستان کے معاملات کو سلجھانے پر واضح اور مفصل راہنمائی ان صاحب یعنی وزیر ہند کے نام ایک ایڈریس کی شکل میں ارسال فرمائی۔ یہ وزیر ہند بھی تھے۔ یہ ایڈریس انہیں لاہور میں پیش کیا گیا جسے حضرت سر ظفر اللہ خان صاحبؓ نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے خود بھی وزیر صاحب سے ملاقات کی اور راہنمائی سے نوازا۔ مونٹیگو (Montagu) صاحب نے اس ایڈریس اور اسکا احوال اپنی ڈائری میں نوٹ کیا جو ان کی وفات کے بعد An Indian Diary کے نام سے شائع ہوئی۔ انہوں نے 15 نومبر 1917ء کی تاریخ میں درج کیا: چوتھا وفد احمدیوں کا تھا جو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہے۔ یہ مسلمان ہیں اور انسانیت کے اتحاد میں یقین رکھتے ہیں اور تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ انہوں نے ایک طویل دستاویز پڑھ کر سنائی جو ان کے حضور کے تحریر کی ہے۔ یہ دستاویز ان تمام دستاویزات سے کہیں بہتر تھی جو ہمارے سامنے پیش کی گئیں۔ اس دستاویز کی تجاویز ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کے چناؤ سے متعلق اور قانون سازی کے متعلق سب وفود سے بہتر اور بہت غور و فکر کے بعد نہایت ذہانت سے تیار کی گئی ہیں۔

ان کے اختتامی نوٹ کے اصل الفاظ یوں ہیں کہ He has a good mind and had carefully thought out his constitutional scheme. (ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 18 تا 27 فروری 2020ء، صفحہ 54 خصوصی اشاعت بر موقع یوم مصلح موعودؓ)

ان کا دماغ پائے کا ہے اور بڑی احتیاط اور گہرائی سے انہوں نے ایک آئینی سکیم دی ہے۔

یہ ایک پڑھا لکھا منجھا ہوا سیاستدان ہے جو ایک دنیاوی تعلیم نہ حاصل کرنے والے کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ یہ کیوں نہ ہو کہ یہ پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ظاہری علوم سے بھی پُر کیا ہے۔

چودھری محمد اکبر خان بھٹی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ہیں۔ کہتے ہیں: ''ایک واقعہ کا ذکر کرنا بھی شاید بے محل نہ ہوگا۔ ایک ہفتہ وار رسالہ تھا ''پارس'' اسکے ایڈیٹر' لالہ کرم چند' ایک دفعہ اخبار نویسوں کے وفد کے ساتھ قادیان کے سالانہ اجلاس میں شامل ہوئے۔ وہاں سے واپس آئے تو یکے بعد دیگرے کئی مضامین میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی قیادت، فراست اور شخصیت کا ذکر ایسے پیرائے میں کیا کہ مخالفوں میں کھلبلی مچ گئی۔ مجھے خود کہنے لگے۔ ہم تو ظفر اللہ کو بڑا آدمی سمجھتے تھے۔ (سر ظفر اللہ ان دنوں میں وائسرائے کے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر تھے) مگر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سامنے اسکی حیثیت'' یعنی ظفر اللہ خان صاحب کی حیثیت ''طفل مکتب کی ہے۔ وہ ہر معاملے میں ان سے بہتر رائے رکھتا ہے'' یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہر معاملے میں ظفر اللہ خان صاحبؓ سے بہتر رائے رکھتے ہیں ''اور بہترین دلائل پیش کرتا ہے۔ اس میں بے پناہ تنظیمی قابلیت ہے۔ ایسا آدمی بآسانی کسی ریاست کو بام عروج تک لے جا سکتا ہے۔...... تقسیم ملک کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے لاء کالج لاہور میں ملکی ترقی کے امکانات پر چند تقریریں کی تھیں۔ ان تقریروں میں انہوں نے ایک فاضل یونیورسٹی لیکچرار کی طرح نقشہ جات، بلیک بورڈ اور گراف کی امداد سے بعض نکات کی وضاحت کی تھی۔ مجھے ایک نکتہ یاد ہے'' یہ لکھنے والے کہتے ہیں'' مجھے ایک نکتہ یاد ہے اور وہ یہ کہ'' انہوں نے کہا کہ'' افسوس ہے کہ تقسیم ملک سے پہلے ان جزائر کی طرف توجہ نہ دی گئی جو ساحل ہند کے ساتھ ساتھ واقع ہیں۔ لکادیپ اور سرندیپ، بالا دیپ وغیرہ۔ ان ساحلی جزیروں کی آبادی اکثر و بیشتر مسلمانوں پر منحصر ہے اور ان کی اہمیت دفاعی نکتہ نگاہ سے بہت زیادہ ہے۔ ارشادات سن کر سامعین میں عام تاثر یہ پایا جاتا تھا کہ کاش تقسیم کی کارروائی کے وقت خلیفہ صاحب کا اشتراک عمل حاصل کر لیا جاتا۔ بے جا تعصب اور خود فریبی نے قومی سطح پر مرزا بشیر الدین محمود احمد کی خداداد صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہاتھ سے کھو دیا......ایک جج نے نجی صحبت میں اعتراف کیا کہ انہیں اپنی ساری فضیلت کے باوجود ان مافوق الفطرت مسائل کے متعلق رتی بھر واقفیت نہیں تھی۔ مرزا محمود احمد کی توضیحات کو سن کر ان کے چودہ طبق روشن ہو گئے اور پہلی بار اسلامی نظریات کا صحیح صحیح علم ہوا۔''
(الفضل انٹرنیشنل 16 تا 22 فروری 2018ء، صفحہ 3)

پس مصلح موعودؓ ہی ہیں جنہوں نے پہلے بھی اور بعد میں بھی پاکستان کے وجود کے قیام کیلئے اعلیٰ ترین رائے پیش کیں اور پڑھے لکھے لوگوں کے بھی دماغ روشن کر دیے۔ ہوش و حواس ان کو بھول گئے۔ ان کو یہ بھول ہی گیا اور وہ اپنے آپ کو بالکل ہی طفل مکتب سمجھنے لگے کہ ہمیں تو ان باتوں کا پتا ہی نہیں تھا۔

اخبار العمران دمشق جب حضرت مصلح موعودؓ نے وہاں دورہ کیا تو 10 اگست 1924ء میں بعنوان ''مہدی دمشق میں'' لکھتا ہے کہ ''ابھی آپ کے دارالخلافہ میں تشریف لانے کی خبر شائع ہوئی تھی کہ بہت سے علماء اور فضلاء'' جو وہاں شام کے تھے'' آپ کے ساتھ گفتگو کرنے اور آپ کی دعوت کے متعلق آپ سے مناظرہ و مباحثہ کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں پہنچ گئے'' اور پھر کیا ہوا، کہتا ہے لکھنے والا'' اور انہوں نے آپ کو نہایت عمیق ریسرچ رکھنے والا عالم اور سب مذاہب اور ان کی تاریخ و فلسفہ کا گہرا مطالعہ رکھنے والا اور شریعت الٰہیہ کے حکمت و فلسفہ کی واقفیت رکھنے والی شخصیت پایا۔'' (روزنامہ الفضل 17 فروری 1972ء، صفحہ 10) یہ ایک عرب اخبار کی گواہی ہے۔

اسرائیل کے قیام کی منصوبہ بندی اور پھر قیام پر جب منصوبہ بندی ہو رہی تھی اور پھر اسکے قیام کے بعد بھی آپؓ نے مذہبی اور تاریخی تناظر میں مسلمانوں کو حقائق بتا کر ہوشیار کرنے کی کوشش کی۔ بعد میں بھی کرتے رہے۔ اس ضمن میں آپؓ نے ایک مضمون ''اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ'' لکھا۔ اور اس کا عربی ترجمہ کر کے اسے عرب تک بھی پھیلایا گیا اور عربوں کو اور مسلم دنیا کو کہا کہ اب بھی ہوشیار ہو جاؤ۔ اس مضمون کو کئی عرب اخبارات نے بھی بیان کیا اور سراہا بھی۔

آپؓ نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تھا، خدشات کا بیان کیا تھا اور جن نتائج کے پیدا ہونے کا اظہار کیا تھا آج وہی نتائج ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور آج جنگ میں نظر آ رہے ہیں جو آپؓ نے بیان کیے تھے۔ کاش کہ مسلمان اس وقت بھی توجہ کرتے اور آج بھی توجہ کریں۔

اس بارے میں الشوریٰ بغداد کا ایک اخبار ہے اس نے 18 جون 1948ء کے پرچے میں تفصیل لکھی۔

اسی طرح اخبار ''الف باء'' دمشق شائع ہوتا ہے اس نے بھی اس مضمون کو خوب سراہا۔

یہ ایک ایسا مضمون ہے جو احمدیوں کو بھی پڑھ لینا چاہئے، ان کی بہت ساری معلومات میں اضافہ ہوگا۔
(ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد 12 صفحہ 393،391)

سردار شوکت حیات خان صاحب یہ جدوجہد آزادی ہندوستان کے سرکردہ رکن تھے۔ اپنی کتاب گم گشتہ قوم The Nation that lost its soul میں لکھا ہے: ایک دن مجھے قائداعظم کی طرف سے پیغام ملا۔ (قائداعظم کا پیغام یہ تھا) کہ شوکت مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بٹالے جا رہے ہو جو قادیان سے پانچ میل کے فاصلے پر ہے۔ تم وہاں جاؤ اور حضرت صاحب کو میری درخواست پہنچاؤ کہ وہ پاکستان کے حصول کیلئے اپنی نیک دعاؤں اور حمایت سے نوازیں۔ کہتے ہیں جلسہ کے اختتام کے بعد میں نصف شب کے قریب بارہ بجے رات قادیان پہنچا۔ حضرت صاحب آرام فرما رہے تھے۔ میں نے ان تک پیغام پہنچایا کہ میں قائداعظم کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں۔ وہ اسی وقت نیچے تشریف لے آئے اور استفسار کیا کہ قائداعظم کے کیا احکامات ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ آپ کی دعا اور معاونت کے طلبگار ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جواباً کہا کہ وہ شروع ہی سے ان کے مشن کیلئے دعا گو ہیں اور جہاں تک ان کے پیروکار کا تعلق ہے یعنی احمدیوں کا۔ کوئی احمدی مسلم لیگ کے خلاف انتخاب میں کھڑا نہیں ہوگا اور اگر کوئی اس سے غداری کرے گا تو وہ ان کی جماعت کی حمایت سے محروم ہوگا۔ اگر وہ کھڑا بھی ہوا تو جماعت اس کی فیور (favour) نہیں کرے گی چاہے وہ احمدی ہو۔ مسلم لیگ کے کینڈیڈیٹ کو بہر حال ہم سپورٹ کریں گے۔ اس ملاقات کے نتیجے میں ممتاز دولتانہ صاحب نے سیالکوٹ کے حلقہ میں ایک احمدی نواب محمد دین صاحب کو بھاری اکثریت سے شکست دی۔ شوکت حیات صاحب یہ لکھتے ہیں کہ قادیانی لوگوں نے اپنے امیر کے حکم کی بجا آوری میں محمد دین کی بجائے ممتاز کو ووٹ دیا اور یہ ممتاز دولتانہ صاحب وہی ہیں جنہوں نے 1953ء میں اپنی حکومت میں پھر احمدیوں کے خلاف ہی کارروائی کی۔ احمدی جتنا مرضی ان لوگوں کی حمایت کرتے رہیں لیکن یہ لوگ ڈنگ مارنے سے باز کبھی نہیں آتے۔ شوکت حیات صاحب مزید لکھتے ہیں۔ جب میں پٹھان کوٹ پہنچا تو قائداعظم نے مولانا مودودی صاحب سے بھی ملنے کیلئے حکم فرمایا۔ وہ چودھری نیاز کے گاؤں سے متصل باغ میں رہائش پذیر تھے۔ جب میں نے انہیں، مولانا مودودی صاحب کو قائداعظم کا پیغام پہنچایا کہ وہ پاکستان کیلئے دعا کریں اور ہماری حمایت کریں تو انہوں نے جواباً کہا کہ وہ کیسے ''ناپاکستان'' یعنی ناپاک جگہ کیلئے دعا کر سکتے ہیں۔ مزید برآں کہتے ہیں پاکستان کیسے وجود میں آسکتا ہے کہ جس وقت تک تمام ہندوستان کا ہر فرد مسلمان نہیں ہو جاتا۔ جماعت اسلامی کے قائد کی یہ بصیرت تھی کہ اس وقت تک پاکستان وجود میں نہیں آسکتا۔
(ماخوذ از گم گشتہ قوم از سردار شوکت حیات، صفحہ 195، جنگ پبلشرز، اشاعت اوّل دسمبر 1995ء)

اس کا مطلب ہے ان کے نظریہ کے مطابق تو آج تک نہیں آنا چاہیے تھا۔ جماعت اسلامی کے قائد کی یہ بصیرت، یہ سردار شوکت حیات لکھتے ہیں کہ جماعت اسلامی کے قائد کی یہ بصیرت اور نظریہ تھا۔ اور دوسری طرف

دیکھو مرزا بشیر الدین محمود احمد کا کیا نظریہ تھا۔ آج احمدی ان تاریخ سے نابلد سیاستدانوں اور نام نہاد علماء کی نظر میں ملک دشمن ہیں جو ملک کیلئے ہر قربانی کیلئے اس کے وجود کے وقت بھی تیار تھے اور آج بھی تیار ہیں اور یہ ملک بنانے کے خلاف جو لوگ ہیں وہ ملک کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں سے ملک کو نجات دلائے۔

پھر مسلمانوں کا درد رکھتے ہوئے آپؓ کا ایک اَور کارنامہ ہے۔ 1923ء میں آپؓ نے تاریخ شدھی کے خلاف جہاد کا آغاز فرمایا۔ یعنی ہندو بنانے کی تحریک وہ تحریک جو شردھانند نامی ایک ہندو لیڈر نے ہندوستان میں ان مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانے کیلئے چلائی تھی جن کے آباء واجداد کبھی ہندو تھے۔ آپ نے یکے بعد دیگرے آنریری مبلغین کے وفود ملکانہ کے علاقے کی جانب روانہ کیے۔

اس حوالے سے اخبار مشرق گورکھ پور نے 29/مارچ 1923ء کی اشاعت میں لکھا کہ ’’جماعت احمدیہ کے امام و پیشوا کی لگاتار تقریروں اور تحریروں کا اثر ان کے تابعین پر بہت گہرا پڑا ہے اور اس جہاد میں اس وقت سب کے آگے یہی فرقہ نظر آتا ہے اور باوجود اس بات کے احمدی فرقہ کے نزدیک اس گروہ نو مسلم کی تائید کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس فرقہ سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا مگر اسلام کا نام لگا ہوا تھا اس لئے اس کی شرم سے‘‘ یعنی کہ اسلام کے نام کی شرم سے ’’امام جماعت احمدیہ کو جوش پیدا ہو گیا اور آپ کی بعض تقریریں دیکھ کر دل پر بہت ہیبت طاری ہوتی ہے کہ ابھی خدا کے نام پر جان دینے والے موجود ہیں اور اگر ہمارے علماء کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ احمدیہ جماعت اپنے عقائد کی تعلیم دے گی تو وہ متفقہ جماعت میں......ایسا خلوص پیدا کر کے آگے بڑھیں۔‘‘ پھر دوسرے مسلمان اگر انہیں خطرہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے عقائد نہ جاری کر دیں تو پھر وہ مسلمان سارے اکٹھے ہو جائیں، متفقہ جماعت بنائیں اور ایک خلوص پیدا کر کے آگے بڑھیں ’’کہ ستو کھائیں۔‘‘ کس طرح کریں جس طرح احمدی کرتے ہیں۔ ستو کھائیں ’’اور چنے چبائیں اور اسلام کو بچائیں۔‘‘ جو لوگ وہاں گئے تھے وہ تو اس طرح گزارہ کرتے تھے۔ کوئی کھانا پکا ہوا نہیں ملتا تھا۔ چنے کھاتے تھے اور ستو پیتے تھے۔ ’’جماعت احمدیہ کے ارکان میں ہم یہ خلوص بیشتر دیکھتے ہیں۔‘‘ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ارکان میں یہ خلوص ہم بیشتر دیکھتے ہیں۔ ’’دیانت، ایفاء عہد، اپنے امام کی اطاعت۔ پس یہ جماعت فرد ہے۔ جناب مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی عالی حوصلگی اور ایثار کی تعریف کے ساتھ مسلمانوں کو ایسے ایثار کی غیرت دلاتے ہیں۔‘‘ یہ ایک بن گئے ہیں اور یہ مسلمانوں کو ایسے ایثار کی غیرت دلاتے ہیں کہ تم بھی اکٹھے ہو اور ایسا ایثار پیدا کرو۔ ’’دیانت اور امانت جو مسلمانوں کی امتیازی صفتیں تھیں آج وہ ان میں نمایاں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فیاضی اور ایثار کے ساتھ ان کی دیانت اور آمد و خرچ کے ابواب کی درستگی اور باقاعدگی سب سے زیادہ قابل ستائش ہے اور یہی وجہ ہے کہ باوجود آمدن کی کمی کے یہ لوگ بڑے بڑے کام کر رہے ہیں۔‘‘

(مسیح موعودؑ اور جماعت احمدیہ انصاف پسند اصحاب کی نظر میں مرتبہ مولوی عبد المنان شاہد، صفحہ 261، 262)

یہ غیر تسلیم کر رہے ہیں۔ یہ درد تھا آپؓ کے دل میں جس کیلئے آپؓ نے جماعت میں خاص تحریک کر کے پوری جماعت کو ہی کسی نہ کسی رنگ میں اس کام پر لگا دیا اور متحرک کر دیا جس کے غیر از جماعت بھی معترف ہیں۔

م ش صاحب ایک مشہور صحافی اور سیاستدان تھے۔ قلمی نام ان کا ’’م۔ش‘‘ تھا۔ اصل نام میاں محمد شفیع تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پہ انہوں نے ’’لاہور کی ڈائری‘‘ میں لکھا کہ ’’مرزا بشیر الدین محمود احمد نے 1914ء میں خلافت کی گدی پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار ادارہ بنایا اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ ایک انٹرویو میں مجھے بتایا تھا کہ میں نے انگریزی کی مہارت ’’سول اینڈ ملٹری گزٹ‘‘ کے باقاعدہ مطالعہ سے حاصل کی۔ ان کے ارشاد کے مطابق جب تک یہ اخبار خواجہ نذیر احمد کے دور ملکیت میں بند نہیں ہو گیا انہوں نے اس کا باقاعدہ مطالعہ جاری رکھا۔ مرزا صاحب ایک نہایت سلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور ہر ایک اس موقع کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے جس سے جماعت کی ترقی کی راہیں کھلتی ہوں۔ جماعتی نکتہ نگاہ سے ان کا یہ ایک بڑا کارنامہ تھا کہ تقسیم برصغیر کے بعد جب قادیان ان سے چھن گیا تو انہوں نے ربوہ میں دوسرا مرکز قائم کر لیا۔‘‘

(روزنامہ الفضل 11/دسمبر 1965ء، صفحہ 5)

پھر The Light جو غیر مبائعین کا ترجمان اخبار ہے اس نے حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پہ لکھا۔ اس کا عنوان یہ تھا۔ A great Nation Builder، انہوں نے 16/نومبر 1965ء کے شمارے میں لکھا ہے کہ ’’امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی وفات انتہائی طور پر پُراز واقعات ایک ایسی زندگی کے اختتام پر منتج ہوئی ہے جو دُور رَس نتائج کے حامل، بے شمار عظیم الشان کارناموں اور مہمات سے لبریز تھی۔ آپ علوم و فنون پر حاوی ایک نابغہ روزگار وجود اور بے پناہ قوتِ عمل سے مالا مال شخصیت تھے۔ گذشتہ نصف صدی کے دوران دینی علم و فضل سے لے کر تبلیغ و اشاعت اسلام کے نظام تک اور مزید برآں سیاسی قیادت تک فکر و عمل کا بمشکل ہی کوئی ایسا شعبہ ہو گا جس پر مرحوم نے اپنے منفردانہ اثر کا گہرا نقش نہ چھوڑا ہو۔ دنیا بھر میں پھیلا ہوا اسلامی مشنوں کا ایک جال اطراف و جوانب میں تعمیر ہونے والی مساجد اور عرصہ دراز سے قائم شدہ عیسائی مشنوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والی تبلیغ اسلام کا افریقہ میں وسیع و عمیق نفوذ، یہ وہ کارہائے نمایاں ہیں جو مرحوم کی تخلیقی منصوبہ بندی، تنظیمی صلاحیت اور انتھک جدوجہد کے حق میں ایک مستقل اور پائیدار یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حالیہ زمانہ میں بمشکل ہی انسانوں کا کوئی اور ایسا لیڈر رہا ہو گا جو اپنے متبعین کی اتنی پُرجوش محبت اور جاں نثاری کا مستحق ثابت ہوا ہو۔ پھر آپ کے متبعین کی طرف سے پُرجوش محبت اور جاں نثاری کا اظہار صرف آپ کی حیات تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس کے بعد بھی اس کا اظہار اسی شدت سے ہوا جبکہ ملک کے تمام حصوں سے ساٹھ ہزار لوگ اپنے جدا ہونے والے امام کو آخری نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے دیوانہ وار دوڑے چلے آئے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں مرزا صاحب کا نام ایک ایسے عظیم معمارِ قوم کے طور پر زندہ رہے گا جس نے شدید مشکلات کے علی الرَّغم ایک متحد و مربوط جماعت قائم کر دکھائی اور اسے ایک ایسی قوت بنا ڈالا کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔‘‘

(تاریخ احمدیت، جلد 23، صفحہ 182)

باوجود اختلاف کے غیر مبائعین کا اخبار بھی اس طرز کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکا کہ آپؓ ایک عظیم لیڈر تھے۔ بہرحال یہ بھی ان لوگوں کا کھلے دل کا اظہار ہے۔

آپؓ کے بارے میں اس طرح کے بے شمار غیروں کے تبصرے ہیں۔ اس کے علاوہ آپؓ نے مختلف موضوعات پر جماعت کو، عمومی طور پر مسلمانوں کو بھی نصائح فرمائی ہیں، راہنمائی فرمائی ہے۔ وہ کئی مضمون ہیں۔ کئی کتابیں ہیں۔ کئی ضخیم جلدوں پر یہ مشتمل ہیں۔ کچھ شائع ہو گئی ہیں کچھ شائع ہونے والی ہیں۔ تقریروں کی جلدیں ہی پینتیس چھتیس ہو گئی ہیں۔ خطبات چھبیس ستائیس یا اٹھائیس ہو گئے ہیں۔ تو بہرحال آپؓ نے بہت نصائح فرمائی ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ کسی سکول، کسی مدرسہ، کسی کالج، یونیورسٹی میں نہ پڑھنے کے باوجود جو علمِ قرآن اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو عطا فرمایا تھا اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس بارے میں بھی غیروں نے بے شمار تبصرے کیے ہوئے ہیں جو گذشتہ سالوں میں مَیں بیان کر چکا ہوں اور اب جو پرانے ریکارڈ میں سے غیر مطبوعہ نوٹس یا خطبات اور تقریروں میں سے جو تفسیریں قرآن کریم کی مل رہی ہیں وہ ابھی چھپی نہیں ہوئیں۔ تفسیر کبیر میں وہ نہیں آئیں۔ جو تفسیر کبیر کے دس Volume ہیں ان سے تقریباً دو گنے سے زیادہ ہیں۔ ان کی بھی ان شاء اللہ تعالیٰ جلد اشاعت ہو جائے گی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو عطا فرمایا۔ اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور یہ جو پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی عظیم پیشگوئیوں میں سے ایک ہے اور ہمارے ایمان کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

بہت سی کتب کی اشاعت انگریزی زبان میں بھی ہو چکی ہے۔ جن کو اردو نہیں آتی انہیں اس علمی خزانہ سے استفادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پہلے بھی مَیں کہتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کل پاکستان میں دوبارہ جماعت کے خلاف مخالفت کی ایک لہر شروع ہوئی ہوئی ہے۔ سیاستدان اور مولوی جو انتخابات میں ہارے ہیں یا اپنی مرضی کے نتائج انہیں حاصل نہیں ہو سکے ان کی ایک بڑی تعداد فساد پھیلانے کیلئے پھر احمدیوں پر حملے کر رہی ہے۔ ان کا ہمیشہ سے یہی طریق رہا ہے کہ جب خود ناکام ہو جائیں تو سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے پھر احمدیوں کے خلاف محاذ کھڑا کر دو۔ یہی یہ لوگ آج کل کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے خود غرضانہ مقاصد کیلئے یہ جو بھی کر سکتے ہیں کرتے ہیں اور کر رہے ہیں اور کریں گے۔ اس لیے احمدیوں کو جہاں ہوشیار ہونا چاہئے وہاں دعاؤں اور صدقات پہ بھی بہت زیادہ زور دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو محفوظ رکھے۔

یمن کے احمدیوں کیلئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کیلئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ ان کے بہت سارے اسیری میں زندگی گزار رہے ہیں ان کی جلد اسیری سے رہائی فرمائے۔

فلسطینیوں کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے اور بڑی طاقتوں کے ظلموں سے ان کو نجات دلائے۔

گھانا میں جلسہ ہو رہا ہے۔ کل سے شروع ہے۔ کل ہفتہ کو ان کا آخری دن ہے۔ ان کے ہر طرح کامیاب ہونے کیلئے دعا کریں۔ ان کا جماعت کے قیام پر سو سالہ جلسہ ہے۔ کل ان شاء اللہ یہاں سے جلسے پہ میری تقریر بھی ہو گی۔ لائیو وہاں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَہُمۡ مِّنۡ قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (السجدہ:18)

ترجمہ: اور (حقیقت یہ ہے کہ) کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان (مومنوں) کیلئے ان کے اعمال کے بدلہ کے طور پر کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡہُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ (البقرہ:186)

طالب دعا : محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کامار یڈی)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بین الاقوام قاضی کی حیثیت میں

اُس بین الاقوام معاہدہ نے جو ہجرت کے بعد مدینہ میں ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طرح مدینہ کی مختلف اقوام میں ایک پولیٹکل لیڈر اور انتظامی حاکم کی حیثیت دے دی تھی اور آپ اس بین الاقوام جمہوری سلطنت کے گویا صدر قرار پائے تھے جو مدینہ میں ہجرت کے بعد قائم ہوئی تھی۔ اس پوزیشن میں اہم مقدمات بھی آپ ہی کے سامنے پیش ہونے لگ گئے تھے اور آپ ہر قوم کے ضابطہ عدالت کے ماتحت ان کا فیصلہ فرماتے تھے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ 4 ہجری کے آخر میں آپ کے سامنے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کا ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ان کے خلاف زنا کا الزام ثابت کیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی علماء سے پوچھا کہ اس بارہ میں موسوی شریعت کیا فتویٰ دیتی ہے۔ انہوں نے دھوکے اور افتراء کے طریق پر یہ جواب دیا کہ جو شخص زنا کرے اسے ہمارے ہاں منہ کالا کر کے اور سواری پر الٹا سوار کر کے پھرایا جاتا ہے۔ اس وقت عبداللہ بن سلام جو ایک یہودی عالم تھے اور اب مسلمان ہو چکے تھے پاس ہی بیٹھے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ تورات میں زنا کی سزا سنگسار کرنا لکھی ہے۔ چنانچہ تورات منگوائی گئی اور گو یہودیوں نے بہت پردہ ڈالنے کی کوشش کی حتّٰی کہ بہانے بہانے سے اس آیت پر ہاتھ رکھ کر اسے چھپانا بھی چاہا۔ مگر عبداللہ بن سلام نے یہ صاف طور پر دکھا دیا کہ ازروئے تورات زنا کی سزا رجم ہے اور ان کو شرمندہ ہونا پڑا اور چونکہ یہ معاہدہ تھا کہ ہر قوم کے مقدمات اسکے اپنے قانون کے مطابق فیصلہ کئے جائیں گے اور اسلام میں تو ابھی تک زنا وغیرہ کی حدود کے متعلق احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے اس لئے آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ یہودی شریعت کے مطابق ان دونوں کو سنگسار کردیا جاوے۔ چنانچہ وہ دونوں مرد وعورت سنگسار کردیئے گئے۔ یہ 4 ہجری کے آخر کا واقعہ ہے۔

حضرت علیؓ کی والدہ کی وفات

اسی سال 4 ہجری کے آخر میں حضرت علیؓ کی عمر رسیدہ والدہ نے جن کا نام فاطمہ بنت اسد تھا مدینہ میں انتقال کیا۔ یہ بزرگ خاتون گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کی قائم مقام تھیں کیونکہ آپ کے دادا عبدالمطلب کی وفات کے بعد انہوں نے ہی آپ کو اپنے گھر میں اپنے بچوں کی طرح پالا تھا اور ویسے بھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ اس لئے ان کی وفات کا آپ کو بہت صدمہ ہوا اور ان کی نعش کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں پُرآب ہوگئیں۔ وفور محبت میں آپؐ نے اپنی قمیص اتار کر انہیں پہنائی اور خود ان کی قبر میں اترے اور سب تکفین وتدفین کا انتظام خود کیا اور جب وہ قبر میں اتاری گئیں تو آپؐ نے رقت بھری آواز میں فرمایا ”جَزَاكِ اللّٰهُ مِنْ اُمٍّ خَيْرًا لَقَدْ كُنْتِ خَيْرَ اُمٍّ“ خدا تعالیٰ تمہیں میری طرف سے میری ایک بہت اچھی ماں بننے کی بہترین جزا دے تم حقیقۃً ایک نہایت ہی اچھی ماں تھیں۔ کتاب کے حصہ اول میں یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ فاطمہ بنت اسد اور ابوطالب کی نرینہ اولاد چار لڑکوں یعنی طالب، عقیل، جعفر، اور حضرت علی پر مشتمل تھی اور ایک لڑکی تھی جس کا نام ام ہانی تھا۔

غزوہ دومۃ الجندل اور اسلامی جنگوں میں ایک نیا اضافہ ربیع الاول 5 ہجری

اب تک جو جنگی کارروائیاں کی گئیں تھیں وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ محض دفاع کے طور پر تھیں۔ اسی دفاع کا حصہ وہ مہمیں تھیں جو بعض قبائل عرب کے ساتھ امن وامان کے معاہدے کرنے کیلئے اختیار کی گئیں۔ نیز اس وقت تک جو سفر اختیار کئے گئے تھے وہ سب مرکزی حجاز اور نجد کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے، لیکن اب یہ میدان وسیع ہونے لگا۔ چنانچہ دومۃ الجندل جس کے غزوہ کا ہم اس وقت ذکر کرنے لگے ہیں۔ وہ شام کی سرحد کے قریب واقع تھا اور مدینہ سے اسکا فاصلہ پندرہ سولہ دن کی مسافت سے کم نہ تھا۔

اس غزوہ کی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ دومۃ الجندل میں بہت سے لوگ جمع ہوکر لوٹ مار کررہے ہیں اور جو مسافر یا قافلہ وغیرہ وہاں سے گزرتا ہے اس پر حملہ کر کے اسے تنگ کرتے اور اسکا مال ومتاع لوٹ لیتے ہیں اور ساتھ ہی یہ اندیشہ بھی پیدا ہوا کہ کہیں یہ لوگ مدینہ کا رخ کر کے مسلمانوں کیلئے موجب پریشانی نہ ہوں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی کارروائیوں کی ایک اہم غرض قیام امن بھی تھی اس لئے باوجود اسکے کہ ان لوگوں کی اس لوٹ مار سے مدینہ کے مسلمانوں کو حقیقتاً کوئی زیادہ اندیشہ نہیں تھا، آپ نے صحابہ میں تحریک فرمائی کہ اس ڈاکہ زنی اور ظلم کے سلسلہ کو روکنے کیلئے وہاں چلنا چاہئے چنانچہ آپؐ کی تحریک پر ایک ہزار صحابی اس دور دراز کے تکلیف دہ سفر کو اختیار کر کے آپ کے ساتھ ہو لئے اور آپ ہجرت کے پانچویں سال ماہ ربیع الاول میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور پندرہ سولہ دن کی طویل اور پر از مشقت مسافت طے کرنے کے بعد دومۃ الجندل کے قریب پہنچے۔ مگر وہاں جاکر معلوم ہوا کہ یہ لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر ادھر ادھر منتشر ہوگئے تھے اور گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چند دن تک ٹھہرے اور آپ نے چھوٹے چھوٹے دستے بھی ادھر ادھر روانہ فرمائے تا کہ ان مفسدین کا کچھ پتہ چلے مگر وہ کچھ ایسے لاپتہ ہوئے کہ ان کا کوئی سراغ نہ ملا۔ البتہ ان کا ایک چرواہا مسلمانوں کے ہاتھ میں قید ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے مسلمان ہوگیا اور آپؐ چند دن قیام کے بعد مدینہ کی طرف واپس تشریف لے آئے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے یہ غزوہ اس رنگ میں پہلا غزوہ تھا کہ اسکی غرض یا کم از کم بڑی غرض ملک میں امن کا قیام تھی۔ اہل ددمہ کا مسلمانوں کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں تھا وہ مدینہ سے اتنی دور تھے کہ ان کی طرف سے بظاہر یہ اندیشہ کسی حقیقی خطرہ کا موجب نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ اتنے لمبے سفر کی صعوبت برداشت کر کے مدینہ میں مسلمانوں کی پریشانی کا موجب ہوں گے۔ پس ان کے مقابلہ کیلئے پندرہ سولہ دن کا تکلیف دہ سفر اختیار کرنا حقیقتاً سوائے اسکے اور کسی غرض سے نہیں تھا کہ انہوں نے جو اپنے علاقہ میں لوٹ مار کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا اور بے گناہ قافلوں اور مسافروں کو تنگ کرتے تھے اسکا سدباب کیا جاوے۔ پس مسلمانوں کا یہ سفر محض رفاہ عام اور ملک کی مجموعی بہبودی کیلئے تھا جس میں ان کی اپنی کوئی غرض مدنظر نہیں تھی اور یہ ایک عملی جواب ہے، ان لوگوں کا جنہوں نے سراسر ظلم اور بے انصافی کے ساتھ مسلمانوں کی ابتدائی جنگی کارروائیوں کو جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے ماتحت اختیار کیں جارحانہ یا خود غرضانہ قرار دیا ہے۔

اس غزوہ کا ایک نتیجہ تو یہ ہوا کہ اہل دومہ مرعوب ہوکر اپنی ان مفسدانہ کارروائیوں سے باز آگئے اور مظلوم مسافروں کو اس ظلم سے نجات مل گئی اور دوسرے شام کی سرحد میں جہاں ابھی تک مسلمانوں کا صرف نام ہی پہنچا تھا اور لوگ اسلام کی حقیقت سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کا ایک گونہ انٹروڈکشن ہوگیا اور اس علاقہ کے لوگ مسلمانوں کے طریق وتمدن سے ایک حد تک واقف ہوگئے۔

دومۃ الجندل کے قرب وجوار میں بعض عیسائی بھی آباد تھے۔ مگر روایات میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آیا یہ مفسدین جن کے خلاف یہ مہم اختیار کی گئی عیسائی تھے یا کہ بت پرست مشرک۔ مگر حالات سے قیاس ہوتا ہے کہ غالباً یہ لوگ مشرک ہوں گے کیونکہ اگر یہ مہم عیسائیوں کے خلاف ہوتی تو مؤرخین ضرور اسکا ذکر کرتے۔ واللہ اعلم۔

ابھی آپ واپس نہیں پہنچے تھے کہ آپ کے پیچھے مدینہ میں سعد بن عبادۃ رئیس قبیلہ خزرج کی ماں کا انتقال ہوگیا۔ جب آپ واپس آئے تو آپ نے ان کی قبر پر جا کر دعا فرمائی اور جب سعد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری ماں اچانک بیہوشی کی حالت میں فوت ہوگئی ہیں مجھے یقین ہے کہ اگر انہیں بولنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور کچھ صدقہ وخیرات کرتیں۔ کیا اس صورت میں اب ان کی طرف سے میں صدقہ کرسکتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا ”ہاں! بے شک ان کی طرف سے صدقہ کردو۔“ اور سعد کے دریافت کرنے پر کہ کون سا صدقہ بہتر ہوگا آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں کے آرام کیلئے کوئی کنواں لگوادو۔ چنانچہ سعد نے ایک کنواں لگوا کر اسے رفاہ عام کیلئے وقف کردیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سعد کی والدہ بیہوشی کی حالت میں تو فوت نہیں ہوئی تھیں مگر چونکہ سعد خود مدینہ سے غیر حاضر تھے اور تمام جائیداد سعد کی تھی اس لئے سعد کی والدہ باوجود خواہش کے صدقہ نہیں کرسکی تھیں۔ اسکے بعد جب سعد واپس آئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اپنی ماں کی طرف سے ایک باغیچہ خدا کی راہ میں صدقہ کردیا۔

مدینہ میں خسوف قمر اور صلوٰۃ خسوف

اسی سال ماہ جمادی الآخر میں مدینہ میں چاند کو گرہن لگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کیلئے جمع ہوجائیں۔ چنانچہ آپؐ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ اس وقت تک نماز میں مصروف رہے کہ چاند کھل گیا اور اس وقت سے اسلام میں چاند گرہن کی نماز باقاعدہ مشروع ہوگئی۔ جب ایک طرف مسلمان نماز میں مصروف تھے تو دوسری طرف یہود یہ سمجھ کر اپنے برتن وغیرہ بجارہے تھے کہ چاند کو کسی نے جادو کردیا ہے جو اس طرح شور کرنے سے جاتا رہے گا۔

اس موقع پر یہ ذکر نامناسب نہ ہوگا کہ اسلام کی یہ ایک بڑی خصوصیت ہے کہ اس نے نہ صرف بے جا توہمات کو مٹایا ہے بلکہ ہر ایسے موقع پر جہاں بیجا توہمات کا دروازہ کھل سکتا تھا ایسی عبادات مقرر کردی ہیں جو فوراً انسان کو خدا کی طرف متوجہ کر کے مشرکانہ خیالات کا سدباب کردیتی ہیں۔ چنانچہ خسوف وغیرہ کے موقع پر عبادت مقرر کرنے میں بڑی حکمت یہی ہے کہ تا مسلمانوں کو اس بات کی طرف توجہ پیدا ہو کہ دنیا کی زندگی میں جو نور اور روشنی بھی انسان کو پہنچتی ہے اسکا ظاہری آلہ خواہ کوئی چیز ہو مگر دراصل اسکا منبع ذات باری تعالیٰ ہی ہے اور اس لئے اگر کسی وجہ سے اس روشنی میں کوئی روک پیدا ہوجاوے تو خواہ یہ روک عام طبعی قوانین کے ماتحت ہی ہوا ہو اسے اس موقع پر خدا ہی کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ دراصل اسلام نے انسان کی زندگی کے ہر حرکت وسکون اور اسکے ماحول کے ہر تغیر کے ساتھ ذکر الٰہی کو وابستہ کردیا ہے تا کہ کوئی گھڑی اس پر غفلت کی نہ آئے۔ مگر یہ ایک الگ مذہبی مبحث ہے جس میں پڑنا ایک مؤرخ کا کام نہیں۔

مکہ کا قحط اور قریش کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی

غزوۂ بدر الموعد کے بیان میں مکہ کے قحط کا بھی ذکر گزر چکا ہے یہ قحط ابھی تک جاری تھا۔ قریش مکہ اس قحط سے بہت تکلیف میں مبتلا ہوگئے اور غرباء کو تو سخت مصیبت کا سامنا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی اس تکلیف کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ازراہ ہمدردی مکہ کے غرباء کیلئے اپنی طرف سے کچھ چاندی بھجوائی اور اس طرح آپ نے اس بات کا ایک عملی ثبوت دیا کہ آپکا دل آپ کے سخت ترین دشمنوں کے ساتھ بھی ایک گہری اور حقیقی ہمدردی رکھتا ہے اور یہ کہ آپؐ کی مخالفت صرف عقائد وخیالات کے ساتھ تھی نہ کہ کسی انسان کے ساتھ۔

بخاری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک اور موقع پر بھی مکہ والے قحط میں مبتلا ہوئے تھے تو ان کی طرف سے ابوسفیان بن حرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا اور رشتہ داری اور قرابت کا واسطہ دے کر تحریک کی تھی کہ ان کیلئے اس قحط کے دور ہونے کی دعا کی جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مکہ کے جذبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مخلوط قسم کے تھے یعنی وہ آپ کی ذاتی نیکی اور تقویٰ وطہارت کے بھی قائل تھے مگر آپ کی تعلیم کو اپنے قدیم طریق عمل اور مشرکانہ خیالات کے خلاف پاتے ہوئے اسے مٹانے کے بھی درپے تھے۔ خیالات میں اس قسم کا خلط علم النفس کے اصول کے ماتحت ناممکن نہیں ہے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 539 تا 543، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔رضی اللہ عنہ)

(1366) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مراد خاتون صاحبہ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ڈاکٹر صاحب کو جب گھٹنوں میں درد تھا اور وہ چھ ماہ کی رخصت لے کر آئے تو حضورؑ نے ہمیں گول کمرہ رہنے کو دیا۔ دوسرے دن جب حضورؑ صبح کو سیر کے واسطے حسب معمول تشریف لے جا رہے تھے تو ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ’’یہ مکان آپ کیلئے ہے اور آپ کا ہی ہے‘‘ جب ڈاکٹر صاحب سیر سے واپس آئے تو اس قدر خوش تھے کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ آپ خوشی سے جھومتے تھے اور حضرت اقدسؑ کی خوشنودی مزاج کے حصول پر تسبیح وتحمید کرتے تھے۔ جب رخصت ختم ہونے لگی اور صلاح الدین کی ولادت قریب تھی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’کتنے دن آپ کی رخصت میں باقی ہیں؟‘‘ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ ’’صرف بیس دن۔‘‘ پھر دریافت فرمایا کہ ’’تمہارے علم ڈاکٹری کی رو سے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن ہیں؟‘‘ تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ 9 دن معلوم ہوتے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا ’’اچھا! ہم آپ کا اندازہ بھی دیکھ لیں گے اور دعا بھی کریں گے کہ آپ کی موجودگی میں ہی لڑکا پیدا ہوجائے۔‘‘

(1367) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مراد خاتون صاحبہ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ومغفور نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ صلاح الدین کی ولادت سے ایک دو دن قبل میری والدہ نے سموسے پکائے اور کچھ ان میں سے تھالی میں لگا کر رومال سے ڈھانپ کر حضورؑ کی خدمت میں لے گئی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’کیا لائی ہو؟‘‘ انہوں نے عرض کی کہ سموسے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’میں نے خیال کیا تھا کہ لڑکا پیدا ہونے پر پتاشے لائی ہو‘‘ حضور علیہ السلام جب ایسا ذکر ہوتا تھا لڑکا ہی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب ٹھیک نو دن گزرنے پر لڑکا پیدا ہوا تو حضورؑ بہت خوش ہوئے نام ’’صلاح الدین‘‘ رکھا اور یہ بھی فرمایا کہ ’’ڈاکٹر صاحب آپ کا حساب بھی ٹھیک نکلا۔‘‘

(1368) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مراد خاتون صاحبہ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’صلاح الدین‘‘ کے عقیقہ کے وقت ڈاکٹر صاحب نے دو بکرے منگوائے۔ میں نے کہا کہ کچھ مٹھائی بھی منگوا لو۔ میں نے منت مانی ہے کہ لڑکا ہوگا تو مٹھائی تقسیم کروں گی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ عقیقہ کرنا تو سنت ہے۔ لڈو بانٹنے بدعت نہ ہوں؟ حضورؑ سے پوچھ لیا جاوے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’خوشی کے موقعہ پر شیرینی بانٹنی جائز ہے۔‘‘ پہلے دو بکرے کئے گئے تھے پھر ایک اور کیا گیا تھا۔ دوسرے دن کچھ گوشت بازار سے بھی منگایا گیا تھا تاکہ تقسیم پوری ہوجاوے۔ اس وقت مٹھائی چار سیر روپیہ کی تھی جو کہ اٹھارہ روپیہ کی منگوا کر تمام گھروں میں اور دفاتر ومہمانخانہ وغیرہ سب جگہ تقسیم کی گئی تھی۔ اب یہ عالم ہے کہ اگر ایک سو روپیہ کی مٹھائی بھی ہو تو پوری نہیں ہوگی۔ صلاح الدین سلمہ نو دن کا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو فرخ آباد ملازمت پر حاضر ہونے کا حکم آگیا۔ آپؓ کا دل حضور کے قدموں سے جدا ہونے کو نہیں چاہتا تھا مگر مجبوری تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’جاؤ۔‘‘

(1369) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکنہ تلونڈی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’میں دوبارہ 1903ء میں قادیان آئی اور وہ اگست کا مہینہ تھا۔ پشاور سے انگور کے ٹوکرے آئے ہوئے تھے۔ آپ نے امۃ الرحمن قاضی عبدالرحیم صاحب کی ہمشیرہ کو فرمایا ’’پارسل کھولو۔‘‘ انگور کچھ خراب تھے۔ آپ بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ امۃ الرحمن سب کو دیتی رہی، جب مجھے دینے لگی تو آپ نے فرمایا کہ ’’برکت کو میں خود دوں گا۔‘‘ پھر آپ نے چینی کی رکابی میں ڈال کر مجھے دیئے۔ میں وہ انگور شام کو تلونڈی لے کر چلی گئی۔‘‘

(1370) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام کو اس طرف توجہ تھی کہ جماعت میں عربی بول چال کا رواج ہو۔ چنانچہ ابتدا میں ہم لوگوں کو عربی فقرات لکھ کر دیئے گئے تھے جو خاص حد تک یاد کئے گئے تھے بلکہ اپنے چھوٹے بچوں کو بھی یاد کراتے تھے۔ میرا لڑکا (مولوی قمر الدین فاضل) اس وقت چار پانچ سال کا تھا جب میں اسے کہتا۔ ’’اِبْرِیق‘‘ تو فوراً لوٹا پکڑ لاتا۔ (قمر الدین کی پیدائش بفضل خدا مئی 1900ء کی ہے) مگر کچھ عرصہ یہ تحریک جاری رہی بعد میں حالات بدل گئے اور تحریک معرض التوا میں آگئی۔

(1371) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی صاحب نے سوال کیا کہ حضورؑ نماز تو پڑھی جاتی ہے لیکن کچھ لذت نہیں آتی اور نہ خوشی سے نماز کو دل چاہتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ’’دل چاہے یا نہ چاہے نماز پڑھتے جاؤ۔ تم دیکھتے نہیں کہ بیمار کا دل غذا کو نہیں چاہتا لیکن اس کو اگل نگل کر کے کھلاتے ہیں اسی طرح نماز کو دل چاہے یا نہ چاہے نماز پڑھتے جاؤ‘‘

ایسا ہی حضورؑ کے سامنے سوال ہوا کہ نماز میں حضور قلب پیدا نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ ’’جب اذان ہو مسجد میں جاؤ یہی حضورِ قلب ہے۔ بندہ کا کام ہے کہ کوشش کرے۔ آگے خدا کا کام ہے۔‘‘

(1372) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مغلانی نور جان صاحبہ بھاوجہ مرزا غلام اللہ صاحب نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مرزا غلام قادر صاحب کی وفات پر لوگوں نے ماتم کرنا شروع کیا۔ حضورؑ نے کہلا بھیجا ’’ان کو کہو کہ پیٹنا بند کرو۔‘‘ مگر کسی نے نہ سنا۔ پھر حضورؑ خود تشریف لے آئے اور سب کو خود منع فرمایا اس پر بھی وہ نہ مانیں۔ پھر آپ نے فرمایا ’’اچھا جاؤ قیامت کے دن اس وقت کو یاد کروگی‘‘ یہ بھی فرمایا کہ ’’جاؤ پِیٹو سکھنیو۔‘‘

(1373) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مائی رکھی ککے زئی خادمہ۔ فیض اللہ چک والدہ نذیر نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مائی تابی میری خالہ کا ایک ہی بیٹا تھا جو فوت ہوگیا۔ وہ غم سے پاگل ہوگئی اور سارا دن بیٹے کی قبر پر پڑی رہتی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بھیج دو۔ لوگ اسکو یہاں لے آئے۔ وہ نیچے رہا کرتی تھی۔ نیچے دالان میں گھڑے پڑے رہتے تھے وہ ان میں اپنا کرتہ ڈبو دیتی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’یہ گھڑے اسکے واسطے ہی رہنے دو اور گھر کی ضرورت کے واسطے اور رکھ لو۔‘‘ جب وہ رونا شروع کرتی تو حضورؑ خود اس سے پوچھتے کہ ’’کیوں روتی ہے؟‘‘ وہ کہتی کہ مجھے میرا بیٹا یاد آتا ہے۔ تو حضور فرماتے کہ ’’میں بھی تیرا بیٹا ہوں‘‘ آخر وہ اچھی ہوگئی تو اس نے حضورؑ سے کہا۔ میں اپنی روٹی آپ پکایا کروں گی۔ جو عورتیں روٹی پکاتی ہیں ان کے ہاتھ صاف نہیں ہوتے۔ اس پر حضورؑ نے اسکو آٹے کے پیسے الگ دے دیئے۔ وہ اپنی روٹی خود پکایا کرتی تھی۔‘‘

(1374) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مراد خاتون صاحبہ اہلیہ محترمہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’جب صلاح الدین کوئی تین مہینے کا تھا، میں حضرت اقدسؑ کی خدمت عالی میں سلام اور دعا کے واسطے روزانہ جاتی تھی۔ ایک دن جب میں آنے لگی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ’’ٹھہر جاؤ آج ہم نے مِسّی روٹی پکوائی ہے۔‘‘ میں نے عرض کی حضورؑ میرا بچہ ابھی چھوٹا ہے۔ میں سخت غذا سے بہت ڈرتی ہوں۔ میری والدہ سخت پرہیز کراتی ہیں۔ اگر ذرا سی بھی ثقیل غذا کھائی جائے تو بچہ کو فوراً تکلیف ہوتی ہے۔ مِسّی روٹی مَیں نہیں کھا سکتی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’کھا لو کچھ تکلیف نہ ہوگی۔‘‘ آپؑ اس وقت دیہات سے آئی ہوئی عورتوں کو کھانا کھلوا رہے تھے۔ جب روٹیاں پک کر آئیں تو آپ نے گھی منگوا کر ان کو لگوایا اور مجھے مِسّی روٹی اور لسّی دی۔ میں نے بخوشی کھالی۔ کوئی تکلیف اس سے مجھ کو یا بچہ کو نہیں ہوئی۔

(1375) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مغلانی نورجان صاحبہ بھاوجہ مرزا غلام اللہ صاحب نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’حضرت ام المومنین کی پہلی صاحبزادی عصمت بیگم کا ناک چھدوایا تو حضورؑ کی پہلی بیوی نے بھی خوشی کی۔‘‘

جب نور جان اتفاق سے مرزا نظام الدین کے گھر گئی تو مرزا نظام الدین نے کہا کہ حضرت صاحب کی وجہ سے ہم پر بڑا فضل ہوا ہے۔ آبادی ہوگئی ہے۔ ہم امیر بن گئے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ’’اب امیر ہو کر ان پر آوازیں کستے ہو۔‘‘

(1376) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اہلیہ محترمہ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی قادیان نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’ایک بار نواں پنڈ کی دو عورتیں آئیں جن کے پاس کچھ گیہوں تھا۔ انہوں نے کہا ’’حضور! اب کے فصل بہت کم ہوئی ہے۔‘‘ میں پندرہ یا سولہ سیر لائی ہوں۔ فرمایا ’’لے جاؤ‘‘ کہا حضور! اب کے ٹڈی (ملخ) پڑگئی ہے۔ فصل نہیں ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ’’لے جاؤ ہم کو معلوم ہے۔‘‘ انہوں نے کہا حضور! اب ہم لے آئی ہیں آپ لے لیں۔ آپؑ نے فرمایا ’’نہیں لے جاؤ‘‘ دوسری عورت سے فرمایا کہ ’’تم بھی نہ لانا۔‘‘ یہ بھی فرمایا کہ ’’سب کو منع کردو کوئی حق فصلانہ نہ لاوے۔‘‘

(1377) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اہلیہ محترمہ قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی قادیان نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ’’چند ہندو عورتیں گلگلے لے کر آئیں۔ کوئی شادی تھی۔ ان عورتوں نے ماتھا ٹیکا۔ آپ نے فرمایا کہ ’’انسان کو سجدہ کرنا منع ہے۔‘‘ گھر میں جو عورتیں تھیں ان کو کہا کہ ’’ان کو سمجھا دو اور خوب ذہن نشین کرادو کہ سجدہ صرف خدا کیلئے ہے کسی انسان کو نہیں کرنا چاہئے۔‘‘

(1378) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب میں پہلے پہل گلگت سے اپنے خاوند کے ہمراہ بیعت کے واسطے آئی ہوں۔ میرے خاوند نے مجھے حضور کے مکان کے اندر بھیج دیا۔ کوئیں کے پاس حضرت اماں جان پیڑھی پر بیٹھے ہوئی کچھ دھو رہی تھیں۔ انہوں نے میرے آنے کی اطلاع حضورؑ کو بھیج دی۔ اس وقت حضورؑ اوپر کی منزل پر تھے۔ مجھے بلا بھیجا۔ میں ایک عورت کے ساتھ اوپر گئی۔ تو حضورؑ نے ایک موٹا سا کپڑا میری طرف پھینکا کہ ’’اس کو پکڑ لو۔ اور جو میں کہتا جاؤں تم بھی کہتی جاؤ۔‘‘ پھر حضورؑ جو کچھ بیعت لینے کے وقت فرمایا کرتے تھے فرماتے گئے۔ میں بھی کہتی گئی۔ بیعت کے بعد دعا فرمائی۔

(1379) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں فقیر محمد صاحب بڑھئی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سیر کو آئے تو کچھ عورتیں بھی ساتھ تھیں۔ واپسی پر ستانے کیلئے ہماری کچی مسجد میں بیٹھ گئے اور عورتیں بھی بیٹھ گئیں۔ ہماری عورتیں بھی وہاں چلی گئیں۔ سلام علیکم کہا اور پوچھا کہ حضورؑ کے واسطے کچھ پانی وغیرہ لائیں؟ آپ نے فرمایا۔ ’’بیٹھ جاؤ‘‘ بتاؤ، تمہارے آدمی نمازیں پڑھتے ہیں؟ اگر نہیں پڑھتے تو ان کے نام لکھواؤ۔‘‘

(1380) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ مرزا محمود بیگ صاحب پٹی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’میں اکثر یہاں رہا کرتی تھی اور میرے خاوند قصور رہا کرتے تھے۔ وہ قصور سے آئے تو کچھ قصور کی جوتیاں اور خربوزے لائے اور حضورؑ کی خدمت میں پیش کئے اور ایک خط بھی بھیجا جس میں لکھا ہوا تھا کہ حضورؑ مجھے کوئی کام نہیں آتا حضورؑ مجھے اپنے کپڑے ہی دھونے کیلئے دے دیا کریں۔ میں وہاں پر ہی بیٹھی تھی۔ حضورؑ نے فرمایا ’’فضل! مرزا صاحب تمہارے کپڑے دھویا کرتے ہیں؟‘‘ میں نے کہا کہ حضورؑ وہ تو کبھی گھڑے میں سے پانی بھی ڈال کر نہیں پیتے۔ حضور علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا کہ ’’ہم سے تو کپڑے دھونے کا کام مانگتے ہیں۔‘‘

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عظمت قرآن کی روشنی میں

(مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب، قائمقام ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (سورۃ الفرقان آیت 31)

’’اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک چھوڑا ہے۔‘‘

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا
(درثمین)

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ’’سیرت حضرت مسیح موعودؑ عظمت قرآن کی روشنی میں‘‘

معزز سامعین! سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی خوش خبری دی تھی اسکے ظہور کی اہم ترین غرض قرآن کریم کے فضائل وکمالات اور اسکی عظمت وصداقت کا اظہار تھا۔ چنانچہ جب سورۃ الجمعہ کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ یہ کون لوگ ہوں گے جن کو آپ دوبارہ آیات پڑھ کر سنائیں گے، انہیں پاک کریں گے اور کتاب اور حکمت سکھائیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایمان ثریا ستارے پر چلا جائے گا تو ایک مرد فارس اسے واپس لائے گا۔ بعض روایات میں علم یا قرآن کے متروک ہونے کا ذکر ہے جس کی عظمت وفضیلت کو دوبارہ مسیح موعودؑ نے دلوں میں بٹھانا تھا۔

معزز سامعین! مفقود ایمان اور متروک قرآن کی عظمت کو دوبارہ قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قادیان کی اس گمنام بستی میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے اعلان فرمایا کہ

’’اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 10) قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کیلئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 433)

اِک بڑی مُدّت سے دِیں کو کُفر تھا کھاتا رہا
اَب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

سامعین کرام! زمانے کی حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ

یہ زمانہ درحقیقت ایک ایسا زمانہ ہے جو بالطبع تقاضا کر رہا ہے جو قرآن شریف اپنے ان تمام بطون کو ظاہر کرے جو اسکے اندر مخفی چلے آتے ہیں......سو یقینا سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اس دنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے۔ اب نیم ملاں دشمنِ اسلام اس ارادہ کو روک نہیں سکتے۔ اگر اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے تو ہلاک کئے جائیں گے اور قہری طمانچہ حضرتِ قہار کا ایسا لگے گا کہ خاک میں مل جائیں گے۔ اِن نادانوں کو حالت موجودہ پر بالکل نظر نہیں۔ چاہتے ہیں کہ قرآن کریم مغلوب اور کمزور اور ضعیف اور حقیر سا نظر آوے لیکن اب وہ ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا اور لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی پیشگوئی کو پوری کر دے گا اور پیشگوئی وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ کو روحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا......اب وہ ابن مریم جس کا روحانی باپ زمین پر بجز معلّم حقیقی کے کوئی نہیں جو اس وجہ سے آدم سے بھی مشابہت رکھتا ہے، بہت سا خزانہ قرآن کریم کا لوگوں میں تقسیم کرے گا۔ یہاں تک کہ لوگ قبول کرتے کرتے تھک جائیں گے اور لَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ کا مصداق بن جائیں گے اور ہر یک طبیعت اپنے ظرف کے مطابق پُر ہو جائے گی۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 464 تا 467)

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

سامعین کرام! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس سے واضح ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قرآن کریم کی عظمت دو طرح سے ظاہر ہوگی ایک لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے تحت بیرونی طور پر تمام ادیان پر قرآن کریم کے حقائق ودقائق، علوم ومعارف کے خزانے ظاہر کر کے تمام ادیان پر قرآن کریم کی صداقت فضیلت وعظمت قائم کی جائے گی اور اسلام کو غلبہ عطا کیا جائے گا اور دوسری طرف اندرونی طور پر وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ کے تحت امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ اور اسلام کے بنیادی عقائد کے متعلق پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کو قرآنی تعلیمات کی رو سے دور کر کے اور عقائد فاسدہ وبدعات کا قلع قمع کر کے قرآن کریم کی عظمت قائم کی جائے گی اور دین اسلام کو تمکنت عطا کی جائے گی۔

سامعین کرام! قرآن کریم کی عظمت اور صداقت کو تمام ادیان پر ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جناب سے قرآن کریم کا خاص علم وفہم عطا فرمایا اور آپ کی تربیت فرمائی۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس (خدا) نے میری طرف نظر رحمت کی اور مجھے قبول کیا اور مجھ پر احسان کیا اور میری تربیت کی اور اس نے اپنے حضور سے مجھے فہم عطا کیا جو سلیم تھا اور ایسی عقل مستقیم جو بغیر کجی کے ہے عطا کی اور کتنے ہی نور ہیں جو اُس نے میرے دل میں ڈالے اور مجھے قرآن کی معرفت عطا کی گئی جو میرے علاوہ کسی اور کو نہیں دی گئی اور اس میں سے میں نے وہ پایا اور حاصل کیا جو میرا مخالف کوشش کے باوجود نہ پاسکا اور میں اس قرآن کے فہم میں اس عالی مرتبہ تک پہنچا جہاں تک اکثر لوگوں کی عقلیں پہنچنے سے قاصر ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 284)

نیز آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اسکے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو اور بھی تعداد بڑھ گئی ہوگی۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اسلام کی بناء ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں۔ مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہ میں دراصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آ کر اٹکا ہے، وہیں حقائق ومعارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزّہ ومقدس کرے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 38)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دین اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دیگا...... میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 265 تا 268)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم اور آپ کی قلم کو ذوالفقار علی کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپؑ نے 90 کے قریب تصانیف تحریر فرمائیں جو روحانی خزائن کے نام سے سیٹ کی صورت میں دستیاب ہیں۔ آپ کے تین سو اشتہارات تین جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔ ملفوظات کی دس جلدیں ہیں، علم ومعرفت سے پُر آپ کے سات سو مکتوبات پانچ جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔ اردو منظوم کلام، فارسی منظوم کلام، عربی منظوم کلام اور آپ کی بیان کردہ تفسیر القرآن الگ سے شائع شدہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی ان تصانیف میں، نظم ونثر میں قرآن مجید کی ارفع واعلیٰ شان اور اسکے انتہائی بلند مقام کو دنیا پر ظاہر فرمایا۔ اسکے حسن بے مثال کو آشکار کر کے ایک دنیا کو اسکا گرویدہ بنا دیا اور قرآن کریم کے بے شمار حقائق ودقائق اور علوم ومعارف پر سے پردہ اٹھا کر اسکے نور ہدایت اور احسان کو دنیا کیلئے عام کر دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے دلائل و براہین کی رو سے ثابت فرمایا کہ روئے زمین پر قرآن ہی وہ عالمگیر شریعت ہے جو صحیح معنوں میں تا قیامت ایک زندہ شریعت کہلانے کی مستحق ہے جس کی تعلیم ہمیشہ ہمیش کیلئے ہے جو ہر زمانہ اور اس کی ضرورتوں پر پوری اترنے والی ہے۔

سامعین کرام! خاکسار وقت کی رعایت سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء کتب میں سے صرف چند ایک کا ذکر کرتا ہے۔

آغاز جوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ کشف خبر دی گئی کہ قطبی نام کی ایک کتاب لکھنا آپ کیلئے مقدر ہے اور قطبی لفظ میں یہ حکمت ہے کہ وہ اپنے مضبوط دلائل اور مستحکم اور غیر متزلزل براہین کی وجہ سے ستارہ کی طرح افق پر طلوع ہوگی اور دنیا بھر کو سچے دین کی طرف راہنمائی کرنے کا موجب بنے گی۔ حضور علیہ السلام کا یہ رؤیا براہین احمدیہ کی اشاعت کی شکل میں پورا ہوا۔ اس کتاب نے ایک نئے علم کلام کی بنیاد ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سات درجن کتب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ آپؑ نے اس مایہ ناز معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ میں جملہ مذاہب عالم کے لیڈروں، فلسفیوں کو چیلنج دیا کہ قرآن مجید کی حقیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں جو تین سو دلائل قطعیہ عقلیہ قرآن مجید سے نکال کر پیش کئے گئے ہیں اگر کوئی غیر مسلم اپنے مذہب کے عقائد کی صداقت میں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلاوے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو ان میں سے نصف یا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ ہی اپنی الہامی کتاب سے نکال کر دکھاوے یا اگر دلائل پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے دلائل ہی کو نمبروار توڑ کر دکھادے تو بلا تامل اپنی دس ہزار روپیہ کی جائیداد اسکے حوالے کر دی جائے گی۔ آپؑ فرماتے

ہیں۔’’حقیقت میں یہ کتاب طالبان حق کو ایک بشارت اور منکران دین اسلام پر ایک حجت الٰہی ہے کہ جس کا جواب قیامت تک ان سے میسر نہیں آسکتا اور اسی وجہ سے اسکے ساتھ ایک اشتہار بھی انعامی دس ہزار روپیہ کا شامل کیا گیا کہ تا ہر یک منکر اور معاند پر جو اسلام کی حقیت سے انکاری ہے اتمام حجت ہو اور اپنے باطل خیال اور جھوٹے اعتقاد پر مغرور اور فریفتہ نہ رہے۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، جلد1 ،صفحہ 83)

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظمت قرآن کا ایک شاندار کارنامہ آپ کی شہرۂ آفاق تصنیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ ہے جو آج بھی سعید فطرت اور انصاف پسندوں پر اپنا سحر طاری کیے ہوئے ہے۔ اسکی عظمت شان کے بارے میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

’’جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں 26، 27، 28/دسمبر 1896ء کو ہوگا اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات کے بارے میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اسکے ہاتھ آجائے گی ...... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئیگا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اسکو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلاسکیں ...... کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا۔ اور اسکے چھونے سے ...... اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو ارد گرد پھیل گیا۔ اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔‘‘

اسکی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرادیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائیگا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائیگی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ اَیْنَمَا قُمْتَ یعنی خدا تیرے ساتھ ہے خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایتِ الٰہی کیلئے ایک استعارہ ہے۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 226-227، مجموعہ اشتہارات، جلد1، صفحہ 614-615)

سامعین کرام! اسلامی اصول کی فلاسفی کا یہ مضمون بلاشبہ قرآن کریم کے حقائق و معارف، علم وعرفان کی بے نظیر اور اچھوتی تفسیر ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت قرآن کے اظہار کی کاوشوں میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الٰہی تائید یافتہ اس مضمون نے نہ صرف مقامی طور پر بلکہ پورے ہندوستان اور دنیا بھر کے دانش کدوں میں ایسا زلزلہ برپا کیا کہ نہ صرف عظیم مفکّرین اسکی تعریف وتوصیف میں رطب اللّساں ہو گئے بلکہ اُس زمانے کے اخبارات نے بھی اس مضمون کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے برملا طور پر یہ شائع کیا کہ یہ مضمون سب پر بالا رہا۔ چنانچہ ایک اخبار نے لکھا:

’’مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول اور فروعاتِ اسلام کو دلائل عقلیہ سے اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔‘‘

(اخبار چودھویں صدی راولپنڈی بمطابق یکم فروری 1897ء ماخذ روحانی خزائن، جلد10، تعارف کتب)

سامعین کرام! پادری عمادالدین نے ’’زین الاقوال‘‘ نام کی کتاب لکھ کر قرآن مجید پر حملے کئے حضرت مسیح موعودؑ نے اسکے جواب میں نور الحق کتاب لکھی اس میں قرآن کریم کے معارف و حقائق کا انکشاف فرمایا۔ اس قسم کی ایک دو نہیں متعدد مثالیں آپ کی تصانیف میں ملتی ہیں۔ آپؑ نے ہر اہل مذہب کو دعوت دی کہ اپنے مذہب کا دعویٰ اور دلیل اپنی الہامی کتاب سے ثابت کریں۔ اسی اصل اور معیار کو آپ نے مباحثوں مناظروں اور تحریر وتقریر میں خوب استعمال فرما کر قرآن کریم کی عظمت وشان کو دوبالا کیا کیونکہ قرآن کریم اپنی پاک اور مکمل تعلیمات کی رو سے سب کتب سماوی میں یکتا اور منفرد ہے۔

جمال وحسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

سامعین کرام! حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں غیر مذاہب کے بالمقابل قرآن کریم کی عظمت ثابت فرمائی وہیں اندرونی طور پر امت محمدیہ میں قرآن کریم کی طرف منسوب ہونے والے غلط عقائد ونظریات کو دور فرما کر قرآن کریم کے تقدس اور عظمت کو قائم فرمایا۔ مسلمانوں میں یہ غلط عقیدہ رہ پا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی صفت تکلم اب معطل ہو گئی ہے۔ پہلے زمانہ میں وہ بولتا تھا پر اب بولتا نہیں۔ مجیب الدعوات خدا پر مسلمانوں کا ایمان اٹھ گیا تھا اور وحی والہام کے منکر ہو گئے تھے۔ سرسید احمد خان جیسے عالم دعا کی فلاسفی کے ہی منکر ہو گئے تھے۔

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد اور آپؑ کا سب بڑا معجزہ یہی ہے کہ آپؑ نے حیی و قیوم، مجیب الدعوات خدا کو پیش کیا اور آپ کے وجود سے زندہ خدا کی تجلی ظاہر ہوئی۔ آپؑ نے یہ ثابت کیا کہ قرآن کریم کی سچی پیروی کرنے سے زندہ خدا ملتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ کا شرف عطا ہوتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسکے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دُعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اسکے کلام کی پیروی کرتا ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 305)

نیز فرمایا ’’سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جسکے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے، وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا...... اور یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد10، صفحہ 442)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمہ اصفی نکلا

سامعین کرام! مسلمانوں میں قرآن کے متعلق ایک غلط عقیدہ ناسخ ومنسوخ کا راہ پا گیا تھا۔ چنانچہ علامہ محمد بن حزم نے مسلمانوں کا عقیدہ اس بارہ میں یوں بیان کیا ہے:

قرآن کریم میں منسوخ آیات کا مطلب یہ ہے کہ ایک آیت قرآن میں لکھی جا چکی ہے مگر وہ قابل عمل نہیں ہے صرف اسکی تلاوت ہی کرنی چاہئے۔ اس پر عمل کرنے کا حکم نہیں کیونکہ منسوخ ہونے کی وجہ سے اس کا حکم باطل ہو گیا۔ (ناسخ ومنسوخ، صفحہ 146)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے پانچ آیات، علامہ سیوطی نے بیس اور بعض علماء نے ناسخ منسوخ آیات کی تعداد پانچ سو تک بتائی ہے۔ جس سے باقی قرآن کا اعتبار بھی نہ رہا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت تحدی سے اس غلط عقیدے کا بطلان کر کے قرآن کریم کی عظمت قائم فرمائی۔ آپؑ نے فرمایا:

’’ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد3، صفحہ 169)

معزز سامعین! اہل حدیث کی جانب سے قرآن کریم پر حدیث کی تقدیم کا فتنہ قرآن کریم کے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے اہل قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اس کی تلاوت رات کو اور دن کے وقت اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم ایک رسہ ہے جس کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسری طرف تمہارے ہاتھوں میں، سو اسے مضبوطی سے تھامے رکھو، (یعنی اگر تم اس پر پوری طرح عمل کرتے رہو گے) تو اس کے بعد تم کبھی گمراہ اور ہلاک نہیں ہو گے۔ (المصنف لابن أبي شيبة، كتاب فضائل القرآن)

طالب دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

درجے میں کمی کا موجب بنتا جارہا تھا اس لحاظ سے بھی آپؑ نے قرآن کریم کی عظمت ظاہر فرمائی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’مسلمانوں میں قرآن کی عظمت نہیں رہی۔ شیعہ ہیں وہ ائمہ کے اقوال کو مقدم کرتے ہیں اور دوسرے فریق حدیثوں کے ظنی سلسلہ کو قرآن پر قاضی بناتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد2، صفحہ 444)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آج رات مجھے رویاء میں دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت اور پھلوں سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت تکلف اور زور سے ایک بوٹی کو اس پر چڑھانا چاہتی ہے جسکی جڑھ نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے وہ بوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کھواہٹ اور بدشکلی پیدا ہورہی ہے اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے ان کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہوچکے ہیں۔ تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور میں نے ایک شخص کو جو نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیا ہے جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے تب اس نے جواب میں مجھے یہ کہا یہ درخت قرآن، خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائی جاتی ہیں اور ان کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہیں تب میری آنکھ کھل گئی۔ (ریویو برمباحثہ بٹالوی وچکڑالوی، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 212 حاشیہ)

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

سامعین کرام! حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا ’’یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ اور فرمایا کہ اس میں ہم کو حضرت یحییٰ کی نسبت دی گئی ہے کیونکہ حضرت یحییٰؑ کو یہود کی ان اقوام سے مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ جو کتاب اللہ توریت کو چھوڑ بیٹھے تھے اور حدیثوں کے بہت گرویدہ ہورہے تھے اور ہر بات میں احادیث کو پیش کرتے تھے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں ہمارا مقابلہ اہل حدیث کے ساتھ ہوا کہ ہم قرآن پیش کرتے اور وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 203)

آپ فرماتے ہیں ’’قرآن کریم ہر یک وجہ سے احادیث پر مقدم ہے اور احادیث کی صحت وعدم صحت پرکھنے کیلئے وہ محک ہے اور مجھ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی اشاعت کیلئے مامور کیا ہے تا میں جو ٹھیک ٹھیک منشاء قرآن کریم کا ہے لوگوں پر ظاہر کروں۔‘‘

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 30)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

اب خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنی قرآن کے ظاہر کرے۔ خدا نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے اور میں اسکے الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں۔

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 450)

نیز فرمایا: میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت سُننِ انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں، ایک دم میں طے ہوسکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہوکر حَکَم بن کر آیا ہے۔ جو معنے قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی حدیث صحیح ہوگی۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 399)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسانی کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

میں نے قرآن کے لفظ میں غور کیا تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اسکے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کیلئے اور بطلان کا استیصال کرنے کیلئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی اور فرمایا فرقان کے بھی یہی معنے ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی...... اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 386)

سامعین کرام! ایک اہم مسئلہ جو قرآن کریم کی کسر شان کا موجب ہورہا تھا وہ جہاد کا غلط نظریہ تھا کہ غیر مذاہب کو جبر واکراہ کے ذریعہ اسلام میں داخل کیا جاسکتا ہے اور جہاد سے مراد صرف جہاد بالسیف ہے۔ مسلمانوں میں خونی مہدی کا تصور بھی پایا جاتا تھا آپؑ نے قرآن کریم کی رو سے جہاد کی صحیح تفسیر اور حقیقت بیان فرمائی کہ اصل جہاد نفس کا جہاد ہے اور قرآن کریم کی تعلیمات کی اشاعت اور انکی ترویج کو جہاد کبیر سے تعبیر کیا۔

اسی طرح آپؑ نے عقیدہ حیات مسیح کا قرآن کریم کی 30 آیات سے رد فرما کر اسلام کو دوبارہ نئی زندگی دی اور قرآن کی عظمت کو دوبالا کیا۔ آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مارتا ہے اس کو فرقاں سر بسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خیر امت کو تمام روحانی انعامات کی بشارت دی ہے لیکن کوتاہ فہم مسلمانوں نے آیت خاتم النّبیین کی نامناسب تشریح کرکے ہر طرح کی نبوت کے دروازے کو بند سمجھ لیا تھا۔ آپؑ نے آیت خاتم النّبیین کا حقیقی عرفان پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو افاضۂ کمال کیلئے مہر دی گئی ہے۔ اب نبوت کے انعام سے صرف اس کو سرفراز کیا جاسکتا ہے جو مہر محمدی اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ دامن مصطفیٰ سے وابستہ ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کرسکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ (الفاتحہ: 6) یعنی ہمیں اپنی اُن نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے پس اپنی ہمتیں بلند کرلو اور قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 27)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن کی عظمت قائم کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک اعزازی نشان، تفسیر قرآن کا بھی عطا فرمایا۔ آپ کی تمام کتب ہی تفسیر قرآن کا شاہکار ہیں تاہم آپ نے اعجازی طور پر زبان قرآن، عربی میں بعض کتب محض تفسیر قرآن کیلئے تصنیف فرمائیں اور مخالفین کو اس کے مقابل تفسیر نویسی کا چیلنج بھی دیا۔ لیکن کسی کو آپ کے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیتے ہوئے آپ نے اعجاز المسیح کے نام سے عربی میں فصیح و بلیغ سورۃ فاتحہ کی تفسیر شائع فرمائی۔ اس کتاب کے بارے میں آپ کو الہام ہوا کہ

مَنۡ قَامَ لِلۡجَوَابِ وَ تَنَمَّرَ
فَسَوۡفَ یَرٰی اَنَّهٗ تَنَدَّمَ وَتَذَمَّرَ

یعنی جو شخص غصہ سے بھر کر اس کتاب کا جواب لکھنے کیلئے طیار ہوگا وہ عنقریب دیکھ لے گا کہ وہ نادم ہوا اور حسرت کے ساتھ اسکا خاتمہ ہوا۔ الہام الٰہی کے عین مطابق پیر مہر علی شاہ کو اس تفسیر کے بالمقابل ایک لفظ بھی لکھنے کی جرات نہیں ہوئی آخر کار نادم ہوکر حسرت کے ساتھ شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس کتاب کی فصاحت و بلاغت کا برملا اعتراف عرب ممالک کے اخبارات نے بھی کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔

(ضرورت الامام، روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 496)

نیز فرمایا ’’میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ میرے مخالف بھی ایک سُورۃ کی تفسیر کریں اور مَیں بھی تفسیر کرتا ہوں۔ پھر مقابلہ کرلیا جاوے، مگر کسی نے جُرأت نہیں کی۔ محمد حسین وغیرہ نے تو یہ کہہ دیا کہ ان کو عربی کا صیغہ نہیں آتا اور جب کتابیں پیش کی گئیں تو بودے اور رکیک عذر کرکے ٹال دیا کہ یہ عربی تو اروی کچالو ہے۔ مگر یہ نہ ہوسکا کہ ایک صفحہ ہی بنا کر پیش کردیتا اور دکھا دیتا کہ عربی یہ ہے۔ غرض یہ نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کیلئے مجھے ملے ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 183)

سامعین کرام! گزشتہ مفسرین نے قرآن مجید میں درج نبیوں اور قوموں کے واقعات کو محض ایک قصہ کے طور پر بیان کرتے تھے اور بعض آیات کی ایسی تفسیر بیان کرتے تھے جس سے انبیا کی ہتک ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم میں موجود انبیاء کے قصوں کو علمی اور فلسفہ اور پیشگوئیوں کا رنگ دے کر قرآن کریم کی عظمت و معرفت کو ظاہر فرمایا اور انبیاء کی عصمت کو قائم فرمایا۔ آپؑ فرماتے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہورہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کیلئے شکست دینے کیلئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 16)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ
تقویٰ میں ترقی کرے جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

(البدر، جلد 3 نمبر 2، مورخہ 8/جنوری 1904ء، صفحہ 3)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ہیں:

’’جس قدر قرآن شریف میں قصے ہیں وہ بھی درحقیقت قصے نہیں بلکہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو قصوں کے رنگ میں لکھی گئی ہیں ہاں وہ توریت میں تو ضرور صرف قصے پائے جاتے ہیں مگر قرآن شریف نے ہر ایک قصہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اور اسلام کیلئے ایک پیشگوئی قرار دے دیا ہے اور یہ قصوں کی پیشگوئیاں بھی کمال صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 271)

نیز فرمایا: ’’قرآن شریف اپنی ساری تعلیموں کو علوم کی صورت اور فلسفہ کے رنگ میں پیش کرتا ہے...... پس یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو اِن کی تعلیموں کو جو قصّہ کے رنگ میں تھیں، علمی رنگ دیدیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصّوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پاسکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے، ......اسلئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 113)

سامعین کرام! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم میں موجود ایک عظیم الشان علمی معجزہ جو عظمت قرآن کو دوبالا کرتا ہے، جسمانی اور روحانی مراتب ستہ کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا:

’’جس قدر کتابیں دنیا میں کتب سماوی کہلاتی ہیں یا جن حکیموں نے نفس اور الٰہیات کے بارے میں تحریریں کی ہیں اور یا جن لوگوں نے صوفیوں کی طرز پر معارف کی باتیں لکھی ہیں کسی کا ذہن ان میں سے اس بات کی سبقت نہیں لے گیا کہ یہ مقابلہ جسمانی اور روحانی وجود کا دکھلاتا۔ اگر کوئی شخص میرے اس دعوے سے منکر ہو اور اس کا گمان ہو کہ یہ مقابلہ روحانی اور جسمانی کسی اور نے بھی دکھلایا ہے۔ تو اس پر واجب ہے کہ اس علمی معجزہ کی نظیر کسی اور کتاب میں سے پیش کر کے دکھلائے اور میں نے تو توریت اور انجیل اور ہندوؤں کے وید کو بھی دیکھا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس قسم کا علمی معجزہ میں نے بجز قرآن شریف کے کسی کتاب میں نہ پایا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد ششم)

یاالٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

معزز سامعین! آخر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اقتباس کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں کہ

پس ہر احمدی کی آج ذمہ داری ہے کہ اس عظیم صحیفہ الٰہی کی، اس قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کریں۔ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور دنیا کو بھی بچائیں جن لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے لیکن احمدی نہیں ہوئے ان میں سے بہتوں نے آخر حقیقی اسلام اور حق کی تلاش میں احمدیت کی گود میں آنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کیلئے ہر احمدی کو اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ آج جب اسلام دشمن طاقتیں ہر قسم کے ہتھکنڈے اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر تُلی ہوئی ہیں، بیہودگی کا ایک طوفان برپا کیا ہوا ہے تو ہمارا کام پہلے سے بڑھ کر اس الٰہی کلام کو پڑھنا ہے، اس کو سمجھنا ہے، اس پر غور کرنا ہے، فکر کرنا، تدبر کرنا ہے اور عمل کرنا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس کلام کے اتارنے والے خدا کے آگے جھکنا ہے تا کہ ان برکات کے حامل بنیں جو اس کلام میں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘ (خطبہ جمعہ 7 مارچ 2008ء بحوالہ اخبار بدر 1 مئی 2008ء)

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین برحمتك یاارحم الرحمین
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالیمن

......☆......☆......☆......

یارو! مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار

(کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

یارو! مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جنکی کروڑوں ہی مر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!
ایام سعد اُن کے بسرعت گذر گئے
آمد تھی اُن کی یا کہ خدا کا نزول تھا
صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصہ میں کر گئے
وہ پیڑ ہو رہے تھے جو مدت سے چوبِ خشک
پڑتے ہی ایک چھینٹا دلہن سے نکھر گئے
پل بھر میں مَیل سینکڑوں برسوں کی ڈھل گئی
صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سدھر گئے
پُر کر گئے فلاح سے جھولی مُراد کی
دامانِ آرزو کو سعادت سے بھر گئے
پر تم یُونہی پڑے رہے غفلت میں خواب کی
دیکھا نہ آنکھ کھول کے ساتھی کدھر گئے
صد حیف ایسے وقت کو ہاتھوں سے کھو دیا
واحسرتا! کہ جیتے ہی جی تم تو مر گئے

سونگھی نہ بوئے خوش نہ ہوئی دید گل نصیب
افسوس دن بہار کے یونہی گزر گئے

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

’’اُمت محمدیہ میں آنے والے مسیح موعود کا یہ حق ہے کہ اس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار کا انعکاس ہو۔ عامۃ الناس یہ گمان کرتے ہیں کہ جب وہ موعود دُنیا میں آئے گا تو اس کی حیثیت محض ایک امتی کی ہوگی، ایسا ہرگز نہیں، بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح ہوگا اور اُسی کا دوسرا نسخہ ہوگا۔ پس اُس کے اور ایک عام اُمتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے‘‘۔ (الخیر الکثیر از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صفحہ ۲۷، مدینہ پریس بجنور)

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’جب امام مہدی آئے گا تو یہ اعلان کرے گا کہ اَے لوگو! اگر تم میں سے کوئی ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ ہوں۔ اور اگر تم میں سے کوئی موسیٰؑ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰؑ اور یوشع ہوں اور اگر تم میں سے کوئی عیسیٰؑ اور شمعون کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ عیسیٰؑ اور شمعون میں ہی ہوں۔ اور اگر تم میں سے کوئی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین (علیؓ) کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین میں ہی ہوں۔‘‘ (بحارُ الانوار جلد نمبر 13 صفحہ 202)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیا علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں آئے ہیں......سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اِس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ، 134)

اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً فرمایا : جَرِیُّ اللہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے پہلوان ہیں تمام نبیوں کے لبادہ میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں :

منم مسیحِ زمان و منم کلیمِ خدا......☆......منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب جلد 15)

آپؑ اپنے ایک اُردو منظوم کلام میں فرماتے ہیں :

مَیں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں......☆......نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

نیز آپؑ فرماتے ہیں :

اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ میں ہوں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ 135)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کو صحیح رنگ میں شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم آپؑ کے احکامات و ارشادات کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے ہوں اور آپؑ کے عظیم الشان مشن میں بھرپور حصہ لیکر اللہ کے حضور سرخرو ہونے والے ہوں۔ آمین۔

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کیلئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کیلئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔ (خطبہ جمعہ 6/مئی 2009ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

تلاوت کا حق کیا ہے؟ تلاوت کا حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم پڑھیں تو جو اوامر و نواہی ہیں ان پر غور کریں۔ جن کے کرنے کا حکم ہے ان کو کیا جائے۔ جن سے رُکنے کا حکم ہے ان سے رُکا جائے۔

(خطبہ جمعہ 7/مارچ 2008ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

جماعت احمدیہ کا روشن مستقبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں

(مکرم مظفر احمد ناصر صاحب، ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (سورۃ المجادلہ:22)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۟اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ (سورۃ ابراہیم:25 تا 27)

یعنی کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمۂ طیبہ کی ایک شجرۂ طیبہ سے۔ اسکی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اسکی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ ہر گھڑی اپنے ربّ کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔ اور اللہ انسانوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ اور ناپاک کلمے کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین پر سے اکھاڑ دیا گیا ہو۔ اس کیلئے (کسی ایک مقام پر) قرار مقدر نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت چلی آرہی ہے کہ جب کوئی مامور من اللہ دنیا میں مبعوث کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا دائمی وعدہ اسکے نبی اور رسول کے حق میں پورا ہوتے ہوئے دنیا مشاہدہ کرتی ہے کہ ’’میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔‘‘

انیسویں صدی کے آغاز میں ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں مذہبِ اسلام کی حالت بہت ہی کسمپرسی کی تھی۔ مسلمان تو تھے مگر صرف نام کے۔ ان کی ایمانی اور عملی کمزوریوں کو دیکھ کر عیسائیت اور دیگر مذاہب ہر طرف سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ مسلمانوں میں جواب کی ہمت نہ تھی۔ دردمندانِ اسلام کے دل مضطرب تھے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر سجدہ ریز۔

اسلام کی اس کسمپرسی کی حالت کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل بیقرار اور بے چین ہو اٹھتا ہے اور اپنے مولیٰ کے حضور التجا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پھر بہارِ دیں کی دکھلا اے مِرے پیارے قدیر!
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

اسی طرح فرمایا:

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰ
مجھ کو کر اَے میرے سلطاں! کامیاب و کامگار

چنانچہ رحمت الٰہی جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کی حفاظت اور احیائے نو کی بناء ڈالی۔ آپؑ نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کی تلاش میں ہیں اور ایک شخص نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰه کہ یہی وہ شخص ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ پھر آپ کو ایک کشف میں یہ نظارہ بھی دکھایا گیا کہ ایک باغ لگایا جا رہا ہے اور آپ کو اسکا مالی مقرر کیا گیا ہے۔ 1882ء کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس الہام سے نوازا کہ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْن۔ یہ آپ کی ماموریت اور مجددیت کا پہلا الہام تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ بھی واضح فرمایا کہ امت محمدیہ میں جس امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا وہ وعدہ آپ کے وجود میں پورا ہو چکا ہے اور آپ ہی کو رسول پاک ﷺ کی نیابت میں امام مہدی اور مثیلِ مسیح کا منصب عطا فرمایا گیا ہے۔

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اذنِ الٰہی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اس زمانہ میں ابتداءً آپ بالکل اکیلے تھے۔ کوئی دنیاوی مددگار اور ہمنوا نہ تھا۔ ہاں زمین وآسمان کا خالق، قادر وتوانا خدا، جس نے آپ کو بھیجا تھا، وہ آپؑ کے ساتھ تھا۔

پھر اسی علّام الغیوب خدا سے خبر پا کر آپ علیہ السلام نے اعلان فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا ...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گئے۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

پھر آپ نے بڑے جلال اور تحدّی سے الٰہی وعدوں اور خدائی نصرتوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے علی الاعلان فرمایا:

’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 182)

جماعت احمدیہ کا شاندار مستقبل

نیز آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مجھے اس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کو نیست ونابود کرنے والا ہے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اُس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اُس نے ارادہ فرمایا ہے۔‘‘

(اربعین حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 348)

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اُس مِرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

معزز سامعین! کاروان احمدیت جس کا آغاز چالیس افراد سے ہوا، آج اسکی تعداد کروڑہا کروڑ تک جا پہنچی ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔ دنیا کا کوئی معروف ملک نہیں جہاں یہ شجر احمدیت نہ لگ چکا ہو۔ شجرہ طیبہ کی طرح اسکی جڑیں اکنافِ عالم میں خوب مضبوطی سے پیوست ہیں جبکہ اس کی شاخیں شش جہات میں سایہ فگن ہیں۔ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے اور رنگ ونسل کی تمیز سے بے نیاز، شجرِ احمدیت کی گھنی چھاؤں تلے شانہ بہ شانہ خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں۔

تائید ونصرت الٰہی کے نشانوں کا کوئی شمار نہیں۔ حق تو یہ ہے کہ ہر نیا دن احمدیت کی ترقی کا پیغام لے کر طلوع ہوتا ہے اور عالم احمدیت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے کس تحدّی اور جلال کے ساتھ فرمایا ہے۔

’’اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہے کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ...... ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نوامید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا...... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 66)

خلافت احمدیہ کا عظیم الشان وعدہ

چونکہ انبیاء بھی بشر ہیں اور اپنی طبعی عمر پا کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اس لیے ان کے مشن کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ خلافت کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ (کنزالعمال حدیث نمبر 32246) کہ کوئی بھی نبوت ایسی نہیں گزری جس کے بعد خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔ اس جاری سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔

آپ علیہ السلام جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآنی بشارات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق خلافت احمدیہ کے عظیم الشان دور کا آغاز ہوا جس کے مظہر خامس سیدنا وامامنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج عالمگیر جماعت احمدیہ کی قیادت فرما رہے ہیں۔

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا زمانہ

معزز سامعین! پیشگوئیوں کے مطابق اس بابرکت خلافت کا زمانہ کم از کم ایک ہزار سال پر محیط ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اور پھر ساتواں ہزار خدا اور اس کے مسیح کا ہے اور ہر ایک خیر و برکت اور ایمان اور صلاح اور تقویٰ

اور توحید اور خدا پرستی اور ہر ایک قسم کی نیکی اور ہدایت کا زمانہ ہے۔ اب ہم ساتویں ہزار کے سر پر ہیں۔ اس کے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ زمانے سات ہی ہیں جو نیکی اور بدی میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس تقسیم کو تمام انبیاء نے بیان کیا ہے......اور دنیا میں کوئی پیشگوئی اس قوت اور تواتر کی نہیں ہوگی جیسا کہ تمام نبیوں نے آخری مسیح کے بارہ میں کی ہے۔‘‘

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 186)

نیز فرمایا: ’’سورۃ العصر میں دنیا کی تاریخ موجود ہے جس پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام سے مجھ کو اطلاع دی ہے۔‘‘

(الحکم، جلد 6، صفحہ 25، مورخہ 17 جولائی 1902ء)

ترقیات کی تمام پیشگوئیاں زمانہ خلافت سے وابستہ ہیں

خلافت احمدیہ کے اس عظیم دور میں ان تمام پیشگوئیوں کا پورا ہونا مقدر تھا جو اسلام کی ترقی اور غلبہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو دنیا سے شرک کے فنا ہونے اور توحید کے غلبہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو دنیا کی امن و سلامتی اور بنی نوع انسان کی خوشحالی سے تعلق رکھتی ہیں کیونکہ تمام پیشگوئیاں اسی خلافت پر آ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ دنیا کا وہ آخری دور ہے جسکے بعد اور کوئی دور نہیں۔ یہ وہ آخری زمانہ ہے جس کے بعد کوئی اور زمانہ نہیں۔ پس اس خلافت کے ذریعہ آغاز دنیا کی طرح ایک بار پھر آدم کی اولاد ایک ہاتھ میں جمع ہو کر ایک خاندان کی شکل اختیار کرے گی۔ اس خلافت کے ذریعہ اسلام غالب آئیگا اور تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔ یا بطور نمونہ باقی ہوں گے۔

جماعت احمدیہ کی ترقیات کے متعلق خلفائے کرام کی بشارتیں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’اس زمانہ میں بھی جبکہ اسلام بہت ضعیف ہے، خدا تعالیٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری دوبارہ سنائی ہے کہ اسکی طرف سے اسلام کے واسطے فتح و نصرت کا وقت پھر آ گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور پھر اسلامیوں میں وہی روحانیت پھونکی جائیگی۔ مبارک ہیں وہ جو تکبر نہ کریں اور خدا کے کام کی عزت کریں تا کہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔‘‘ (حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 533)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی۔ پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی اور باوجود اسکے کہ دنیا کی حالت اس قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی اس طرح کہ پھر اسکی جڑوں کو ہلانا انسان کیلئے ناممکن ہوجائے گا۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن، صفحہ 324)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’ایک دن آئے گا کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا مال سے محروم وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم ہر طرف سے دھتکارا جانے والا، ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔‘‘ (الفضل 3؍دسمبر 1965ء)

پھر آپ نے دوسری صدی میں اسلام کے غلبہ کے متعلق فرمایا کہ ’’جیسا کہ میں نے کئی بار پہلے بھی بتایا ہے میرے اندازے کے مطابق جماعت احمدیہ کی جو دوسری صدی ہے وہ غلبہ اسلام کی صدی ہے اس میں ساری دنیا میں اسلام غالب آئے گا اور کیا مسلم اور کیا غیر مسلم جماعت احمدیہ کی ان خدمات کے قائل ہو چکے ہوں گے کہ واقعی یہی جماعت احمدیہ اسلام کی خدمت کیلئے قائم کی گئی تھی اور اس نے دنیا کے دل جیت کر محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالے ہیں۔‘‘ (افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1978، از الفضل 22 فروری 1979ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

ہر جگہ ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’وہ جو ہمیں مٹانے کے خواہاں ہیں، یہ ان لوگوں کی خوابیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد ﷺ کی خواب تھی، جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور ﷺ کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمن اسلام کی ساری خوابیں ناکام ہو جائیں گی، پوری نہیں ہوں گی، اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔ یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد ﷺ کا جھنڈا ہے۔ تمام دشمنان اسلام کی ہر خواب نامراد جائے گی۔‘‘

(الفضل 9 جون 1983ء)

وقت آ رہا ہے کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں

نیز آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’یہ تقدیر الٰہی ہے کہ اللہ ہی کا ارادہ ہے جس نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ دنیا میں ایک دفعہ ضرور توحید کی بادشاہی ہوگی اور ہر جھوٹا خدا مٹا دیا جائے گا۔ سو اس مقصد کیلئے آپ اٹھ کھڑے ہوں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی ان کوششوں کو ضرور بار آور فرمائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی لازماً پورا ہوگا کہ ’’میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ یہ بھی 1897ء کا الہام ہے۔ پس اب وقت آ رہا ہے کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے جو توحید کے نور سے معطر تھے، ان کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 25 جولائی 1997، الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 1997)

آئندہ کا زمانہ ہمارے سپرد کیا جانے والا ہے

نیز آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ہم ایسے دور میں ہیں کہ آئندہ کا زمانہ ہمارے سپرد کیا جانے والا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی مالکیت اب کل عالم پر جلوہ دکھانے والی ہے اور خدا نے ہم عاجزوں اور نکموں کو چن لیا ہے تو وہی طاقت بخشے گا، وہی صلاحتیں عطا کرے گا لیکن وہ صلاحیتیں اسماء باری تعالیٰ پر غور کے نتیجے میں حاصل ہوں گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 17 مارچ 1995، الفضل انٹرنیشنل 28 اپریل 1995ء)

ہمارا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین اسلام کو دنیا پر غالب کرنیکی کوششیں رنگ لائیں گی

حضور رحمہ اللہ نے ملک فجی کی ایک مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے اپنے خطاب میں فرمایا:

’’گو درمیانی عرصہ میں بعض دفعہ ہم پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ ہمارے رستے میں مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر دیئے گئے۔ ہمیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا اور ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی رہی لیکن بایں ہمہ احمدیت کا قافلہ مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں میں سے زندہ و سلامت گزر کر ترقی کی نئی سے نئی منزلوں سے ہمکنار ہوتا رہا۔ اس لئے یہ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کی کوششیں رنگ لائیں گی اور اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمرات عطا فرمائے گا۔‘‘

(خطاب بر موقع افتتاح مسجد صودا (فجی) 18 ستمبر 1983ء، الفضل 19 اکتوبر 1983ء)

جماعت احمدیہ کو اب دنیا میں عظیم غلبے عطا ہونے والے ہیں

ایک اور موقع پر آپ رحمہ اللہ اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

’’جماعت احمدیہ کو چونکہ اب دنیا میں عظیم غلبے عطا ہونے والے ہیں اور جماعت احمدیہ کے حق میں گزشتہ انبیاء کے وعدے پورے ہونے کے دن قریب آ رہے ہیں......اس پہلو سے لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف پہلے سے بڑھ کر متوجہ ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 جولائی 1990ء، الفضل انٹرنیشنل 23؍اکتوبر 1990ء)

عنقریب فوج در فوج افراد احمدیت کی آغوش میں آئیں گے

آپ رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ یو.کے 1993ء کے افتاحی خطاب میں فرمایا: ’’آج ساری دنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر افضال نازل ہو رہے ہیں......عنقریب فوج در فوج افراد احمدیت کی آغوش میں آئیں گے۔ اس مضمون کا گہرا تعلق بخشش سے ہے۔ کلام الٰہی میں جب ایسی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے تو ساتھ حکم ہے کہ اللہ کی تسبیح کرو اور اللہ سے بخشش مانگو تو جب بھی فتح کا وقت آئے اس بات کو یاد رکھیں۔ دنیا بھر سے فوجیں اپنے تاج و تخت آپ کی گود میں ڈالنے آئیں گی۔ اس موقع پر فتح کے نقارے نہیں بجانے۔ خدا کی حمد کے نعرے لگانے ہیں۔

(خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو.کے 30 جولائی 1993ء، الفضل 2؍اگست 1993ء)

دشمن کی پھونکیں اس روشن چراغ کو کبھی بجھا نہیں سکیں گی

اسی طرح آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ’’احمدیت کوئی مسیح موعود کا لگایا ہوا پودا نہیں، یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کو اللہ نے آپ کے ہاتھ سے لگوایا ہے اور یہ پودا کبھی ناکام نہیں ہوسکتا۔ یہ لازماً بڑھے گا اور لازماً ہمیشہ ترقی کرتا چلا جائے گا اور دشمن کی پھونکیں اس روشن چراغ کو کبھی بجھا نہیں سکیں گی جسے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں روشن کیا گیا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 14 مئی 1999، الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 1999ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے

جلسہ یوم خلافت 27؍مئی 2008ء کے موقع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آنکھ اُس کی دُور بیں ہے دِل یار سے قریں ہے ✿ ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے

جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے ✿ دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ✿ نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ✿ کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

پر اپنے خطاب میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے...... میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دَور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔‘‘

(خطاب بر موقع جلسہ یوم خلافت 27 مئی 2008ء الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2008ء)

آنحضرت ﷺ کا جھنڈا پوری آب و تاب اور پوری شان و شوکت کیساتھ دنیا میں لہرائیگا

اسی طرح آپ نے فرمایا:

’’آج احیاء دین کیلئے اسلام کی کھوئی ہوئی شان و شوکت واپس لانے کیلئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں کھڑا ہونے کیلئے، اللہ تعالیٰ نے جس جری اللہ کو کھڑا کیا ہے اسکے پیچھے چلنے سے اور اسکے دیئے ہوئے براہین اور دلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بتائے ہیں اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری آب و تاب اور پوری شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں لہرائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور لہراتا چلا جائے گا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 17 مارچ 2006ء)

2004ء میں مغربی افریقہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ کی استقبالیہ تقریب سے خطاب کے دوران آپ نے فرمایا: ’’انشاء اللہ تعالیٰ الٰہی وعدے جو ہیں وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے اور ایک دن تمام دنیا پر احمدیت کا اور اسلام کا غلبہ ہوگا لیکن یہ سب کچھ تبھی ہوگا جب ہم خلافت کے نظام سے وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیں گے۔‘‘ (دورہ مغربی افریقہ سے واپسی پر لجنہ کی استقبالیہ تقریب سے خطاب یکم مئی 2004، الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 2004ء)

انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں گے

جلسہ سالانہ قادیان 2006ء میں لندن سے براہ راست خطاب میں آپ نے فرمایا:

’’جب اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو تو دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ شہیدوں کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے بلکہ ضرور رنگ لائیں گے۔ احمدی کا صرف خون ہی رنگ نہیں لاتا بلکہ میں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ احمدی کو پہنچنے والی معمولی سی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ ایک مسجد بند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دس مساجد عطا کر دیتا ہے، ایک جماعت پر پابندی لگائی جاتی ہے تو دس جماعتیں آزادی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والی مل جاتی ہیں۔ پس ہر تکلیف اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہونگے۔‘‘

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2006ء، الفضل انٹرنیشنل 26 جنوری 2007ء)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالم دکھاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

آخری فتح انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہے

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’یہ ظلم جو مخالفین کی طرف سے ہو رہے ہیں یہ امتحان ہیں۔ صبر یہی ہے کہ ثابت قدم رہو۔ یہ سختیاں اور تنگیاں تم پر وارد کی جا رہی ہیں ان کے خلاف کسی بھی دنیاوی مدد کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں پر اور جو تعلیم اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اس پر عمل کرو اور برائیوں سے بچو۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی اور آخری فتح انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ انشاء اللہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے غلبہ پانا ہے، آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 23 نومبر 2007ء، الفضل انٹرنیشنل 14 دسمبر 2007ء)

چھوٹے جزیرے ہوں یا بڑے، چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ان کی اکثریت نے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آنا ہی آنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ماریشس کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، روڈرگس...... وہاں جا کر شدید خواہش پیدا ہوئی اور دعا بھی ہوئی کہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے، اس پورے جزیرے کو جلد سے جلد احمدیت کی آغوش میں لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہر حال چھوٹے جزیرے ہوں یا بڑے ہوں، چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ملک ہوں ان کی اکثریت نے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آنا ہی آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ نظارے دکھائے جب ہم احمدیت کا غلبہ دیکھیں۔ یاد رکھیں کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعائیں ہی ہیں جو ربوہ کے راستے بھی کھولیں گی اور قادیان کے راستے بھی کھولیں گی اور مدینہ اور مکہ کے راستے بھی کھولیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔‘‘ (خطبہ جمعہ 20 جنوری 2006ء، الفضل انٹرنیشنل 10 فروری 2006ء)

آخری فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کو روک نہیں سکتی

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرماتے ہیں:

’’آج بھی وہی خدا جماعت احمدیہ کی حفاظت کیلئے کھڑا ہے۔ آج بھی وہ اپنے بندے اور اپنے مسیح کی جماعت کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ آج بھی تم ایسے نظارے دیکھو گے کہ جو دشمن ان دعاؤں کی لپیٹ میں آئے گا اسکے ٹکڑے ہوا میں بکھرتے چلے جائیں گے۔ اگر حکومتیں کھڑی ہوں گی تو وہ بکھر جائیں گی، اگر تنظیمیں کھڑی ہوں گی تو وہ پارہ پارہ ہو جائیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بعض دفعہ الٰہی جماعتوں کو امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ دعائیں کرتے ہوئے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان امتحانوں سے گزر جائے۔ آخری فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کو روک نہیں سکتی۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے یہ پوری ہوں گی اور ضرور پوری ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔‘‘ (خطبہ جمعہ 27/ اکتوبر 2006ء، الفضل انٹرنیشنل 17 نومبر 2006ء)

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
میری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے
خدا ظاہر کرے گا اِک نشاں پُر رعب و پُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے

معزز سامعین! جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کی غیر معمولی ترقیات و فتوحات کے تعلق میں عظیم الشان خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ نیز آپؑ نے فرمایا ہے اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

اور یہ ساری بشارتیں جنکا مرکزی نقطہ تائید و نصرت الٰہی ہے بڑی شان سے دن رات پوری ہو رہی ہیں اور ہر سال ہم جلسہ سالانہ UK کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب میں اسکی تفصیلات سنتے ہیں۔

معزز سامعین! ان خوشخبریوں کا سال در سال پورا ہوتے چلے جانا کس طرح جماعت احمدیہ مشاہدہ کر رہی ہے، اسکا ذکر بھی یہاں ضروری ہے۔

سال 23-2022ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں کا ایک خاکہ پیش ہے۔

جلسہ سالانہ یوکے 2023ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

۞ اس عرصہ میں 1016 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ امسال پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 320 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔
۞ دوران سال 129 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 56 بنی بنائی مساجد عطاء ہوئی ہیں۔
۞ دوران سال 124 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔
۞ اب تک جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کے تراجم کل 76 زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔
۞ 105 ممالک کی رپورٹ کے مطابق 448 کتب و پمفلٹ 47 زبانوں میں طبع ہوئے۔ 26 زبانوں میں مختلف رسائل و اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔
۞ 9166 نمائشوں کے ذریعہ 15 لاکھ 90 ہزار لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔
۞ دنیا کے 104 ممالک میں 620 سے زائد ریجنل لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے۔
۞ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء فرمایا تھا۔ پہلا شمارہ 1902ء میں شائع ہوا۔ اب اس رسالہ کو 121 سال ہو چکے ہیں۔ اب یہ انگریزی، جرمن اور فرنچ زبان میں شائع ہو رہا ہے۔ امسال دو لاکھ ایک ہزار سے اوپر تعداد میں شائع ہوا۔
۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف علاقوں کیلئے ایم۔ٹی۔اے کے آٹھ چینلز چوبیس گھنٹے کے نشریات پیش کر رہے ہیں۔ ان چینلز میں اس وقت 23 مختلف زبانوں میں رواں ترجمے نشر کئے جا رہے ہیں۔ افریقہ کے مختلف ممالک کے نیشنل چینلز پر ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام پیش کئے جانے کا سلسلہ جاری ہے۔ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ بیعتیں بھی ہوتی ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ

ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن
جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔
(سنن دارقطنی، کتاب الجمعۃ، باب من تجب علیہ الجمعۃ)

طالب دُعا : نورالہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی ﷺ

جس نے تساہل کرتے ہوئے لگا تار
تین جمعے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔
(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب التشدد فی ترک الجمعۃ)

طالب دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

۞جماعت احمدیہ کے اپنے 25 ریڈیو چینلز کام کر رہے ہیں۔ اس کے ذریعہ بھی بیعت ہورہی ہیں اور احمدیوں میں نمایاں تبدیلیاں بھی ہورہی ہیں۔

۞امسال 67 ممالک کے 2900 /اخبارات و رسائل نے 1494 جماعتی مضامین اور خبریں شائع کی ہیں۔

۞افریقہ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت 13 ممالک میں 27 ہسپتال اور 12 ممالک میں 616 پرائمری و مڈل اسکول اور 10 ممالک میں 80 سیکنڈری اسکولز کام کررہے ہیں۔

۞امسال 2,17,168 (دو لاکھ سترہ ہزار ایک سو اڑسٹھ) سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ایک سرسری سی نظر بھی ہم ڈالیں تو ہمیں ایک لمبی فہرست شکریہ وصول کرنے کیلئے تیار کھڑی نظر آتی ہے، یا ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم شکریہ ادا کریں۔ کہیں رپورٹس سن کر اور پڑھ کر ہمیں جماعت کے تحت چلنے والے سکولوں اور ہسپتالوں کی ترقی شکر گزاری پر مجبور کرتی ہے۔ کہیں ہمیں ہسپتالوں سے شفا پانے والے غریبوں کے پرسکون چہرے اور جماعت کیلئے دعائیہ الفاظ شکر گزاری کی طرف توجہ دلاتے ہیں...... جب ہم کہیں جماعتی ترقی کی رپورٹ سنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو عطا ہونے والے مشن ہاؤسز اور مساجد پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے ہیں۔ کہیں ہم ایمان میں ترقی کے حیرت انگیز واقعات سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اسکے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ کبھی ہم تکمیل اشاعت دین کیلئے اللہ کی طرف سے مہیا کردہ نظام اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتے ہیں کہ اس زمانے میں اس نے جماعت کو کیسی کیسی سہولتیں مہیا فرمادی ہیں جن کا تصور بھی آج سے بیس تیس سال پہلے ممکن نہیں تھا۔ کبھی ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال کوئی نہ کوئی نیا ملک عطا فرما رہا ہے جہاں احمدیت کا پودا لگ رہا ہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے پورا ہونے کو دیکھ رہے ہیں اور اسکے مصداق بن رہے ہیں کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ کبھی ہم لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کے احمدیت قبول کرنے پر سجدہ شکر بجالا رہے ہوتے ہیں۔

پس اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ علیہ السلام کا پیغام دُنیا میں پہنچا ہے اور دنیا آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ایک جری پہلوان کی حیثیت سے جانے گی اور جان رہی ہے۔

یہ سب اللہ تعالی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کیلئے بے شمار خوشخبریاں ہیں اور انشاء اللہ ترقیات اور فتوحات کے دروازے ہمیشہ کھلتے چلے جائیں گے۔ اب ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے، اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جُڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے اور ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔ پس نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عبد شکور بنائے۔ ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے اور ہر آنے والے دن میں ہم ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

(پیغام حضور انور، بحوالہ اخبار بدر سالانہ نمبر 2022)

گُفر کی کالی گھٹا، کافور ہوگی ایک دن
اَحمدیت ہی رہے گی، ربّ کعبہ کی قسم

وآخر دعونا ان الحمد للہ ربّ العالمین

اوصاف حمیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(نصر الحق نصرؔ نیپالی، معلم سلسلہ وقف جدید ارشاد)

اے مسیحا تیرے اوصافِ حمیدہ میں لکھوں
نور کے مثل شمائل بھی چنیدہ میں لکھوں

دَور تھا تیرا مشابہ شہ امی لقَبی
اس کو پایا تو نہیں آہ! شنیدہ میں لکھوں

آپؑ ہیں مہدیٔ دوراں بھی اے مسیحِ موعودؑ
آپؑ کے مرتبہ عالی سے فقط چیدہ میں لکھوں

تیرے آنے سے ہوا دین محمدؐ یک جان
ورنہ اسلام تھا چوں حلقہ دریدہ میں لکھوں

آپؑ ہیں مرسَل و مامور من اللہ ہم میں
آپؑ امت میں ہیں اک ذاتِ جریدہ میں لکھوں

سر پہ ہے تیرے خداوندِ متعال کا ہاتھ
جبکہ دشمن ہیں تیرے دست بریدہ میں لکھوں

آپؑ کے آقا محمدؐ جو ہیں سیدالکونین
ہادی و مہدی پہ صلوات سر خمیدہ میں لکھوں

میں ہوں گفتار میں ناقص تو ہوں کردار میں پست
ایسے میں بولوں تو لرزیدہ و ترسیدہ میں لکھوں

پھر ہوا سرخرو اسلام تیرے دم سے مسیحؑ
اہلِ دل میں ہے تو منظور و پسندیدہ میں لکھوں

وصف میں عاشق و معشوق کے یوں دل سے نصرؔ
ہو جو مقبول دو عالم میں وہ قصیدہ میں لکھوں

......☆......☆......☆......

درخواست دعا

مکرم جاوید احمد صاحب آف جیند صوبہ ہریانہ کے بڑے بھائی مکرم لیاقت احمد صاحب امیر ضلع جیند کو کافی عرصہ سے جسم میں ایلرجی ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ نیز والدین کی صحت وسلامتی کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(آزاد حسین، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

129 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 27، 28 اور 29 /دسمبر 2024ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29 /دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہوکر اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کیں ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جمالِ وحُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مُسلماں ہے ۞ قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ۞ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار ۞ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب ۞ کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

افضال الٰہیہ کا نزول اور سلسلہ احمدیہ کی ترقیات

(مکرم عطاء المجیب لون صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ
(سورۃ المؤمن آیت 52)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

رَبِّ انْفُخْ رُوْحَ بَرَكَةٍ فِيْ كَلَامِيْ هٰذَا
وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِ

قابل احترم صدر اجلاس اور معزز سامعین کرام! جیسا کہ آپ نے سماعت فرما لیا ہے خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ’’افضال الٰہیہ کا نزول اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات‘‘

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور مومنوں کے جو نشانات بیان فرمائے ہیں ان میں ایک روشن اور چمکدار نشان تائیدات اور افضال الٰہیہ کا نشان ہے جو ہر جگہ، ہر مقام، ہر قریہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (مومن:52) کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے۔ نیز فرمایا: وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ (الصّٰفّٰت: 172 تا 174) اور ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کیلئے پہلے گذر چکا ہے (جو یہ ہے) کہ ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر (یعنی مومنوں کا گروہ) ہی غالب رہے گا۔ پھر فرمایا: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22) اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور (اور) غالب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’مجھے اُس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اُسکی طرف سے ہوں اور اُسکے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اُسکے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کر لے جس کا اُس نے ارادہ فرمایا ہے۔‘‘

(اربعین حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 348)

ایمان، یقین، تحدی اور جلال سے بھرے ہوئے یہ مبارک الفاظ اُس مقدس ہستی کے ہیں جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس زمانہ میں بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کیلئے مبعوث فرمایا۔

1882ء کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس الہام سے نوازا قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ یہ آپ کی ماموریت اور مجددیت کا پہلا الہام تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ بھی واضح فرمایا کہ امت محمدیہ میں جس امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا وہ وعدہ آپ کے وجود میں پورا ہو چکا ہے اور آپ ہی کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں امام مہدی اور مثیلِ مسیح کا منصب عطا فرمایا گیا۔

23 مارچ 1889ء کا دن اسلام کی تاریخ میں وہ سنہرا اور مبارک دن ہے جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 40 مخلصین سے بیعت لی اور اس طرح اُس پاک جماعت کا قیام عمل میں آیا جسکا قیام اس آخری زمانہ میں حسب وعدہ مقدر تھا۔

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اذنِ الٰہی سے مامور ہوئے اس زمانہ میں ابتداً آپ بالکل اکیلے تھے۔ کوئی دنیاوی مددگار اور ہمنوا نہ تھا۔ آپ ایک شعر میں ان حالات کی عکاسی یوں فرماتے ہیں:

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

یہ ایسا زمانہ تھا کہ قادیان کا نام بھی لوگوں کو معلوم نہیں تھا۔ لیکن اس زمانہ میں بھی زمین و آسمان کا خالق، قادر و توانا خدا، جس نے آپ کو بھیجا تھا، وہ آپ کے ساتھ تھا۔ جو آپ کو وعدے دے رہا تھا کہ

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘
’’میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘
’’يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
وَيَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ‘‘

یعنی تیری طرف اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ راستوں میں گھڑے پڑ جائیں گے

’’ينصرك رجال نوحي اليهم من السماء‘‘

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے

ان وعدوں کے مطابق ابتدا سے ہی اللہ تعالیٰ نے بارش کی طرح اپنے افضال حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت پر نازل کئے اور کرتا چلا جا رہا ہے۔

آپؑ کو اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کی تکمیل اور جماعت پر افضال الٰہیہ کے نزول پر ایسا پکا یقین تھا کہ آپ فرماتے ہیں:

’’میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلّی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 49)

پھر آپ نے بڑے جلال اور تحدی سے، الٰہی وعدوں اور خدائی نصرتوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے علی الاعلان فرمایا:

’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سِلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سِلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 182)

نیز فرماتے ہیں:

’’اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی...... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 66)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت اقدس مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کا نزول نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں جاری رہا بلکہ آپ کے بعد خلفاء عظام کے دوروں میں بھی جاری رہا اور اب ہم اپنی آنکھوں سے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں گزشتہ 20 سالوں سے ان افضال کا نزول اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک جو یہاں اس جلسہ میں شامل ہے اس بات کا گواہ ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح پاک سے کئے ہوئے ایک ایک وعدے کو پورا کیا ہے اور پورا کرتا چلا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کا نزول اور جماعتی ترقی ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جس کی گہرائیاں اور وسعتیں اتنی زیادہ ہیں کہ اُن کی انتہاء کو پانا ایک عاجز انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ جس زاویے سے بھی جماعت پر افضال الٰہیہ کے نزول اور جماعتی ترقیات کا جائزہ لیا جائے ایسے عظیم الشان نظارے نظر آتے ہیں کہ انسان ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ یہ نظارے ایک یا دو دن، ایک سال یا دو سال کے نہیں بلکہ گزشتہ 144 سالوں پر محیط موجیں مارتے ہوئے ایسے بحر زخار کی طرح ہیں جسے دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

روحانی انقلاب

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس روحانی انقلاب کیلئے مبعوث ہوئے تھے اُس انقلاب کو ظہور میں لانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی ایسی تائید و نصرت اور افضال الٰہیہ کا نزول جماعت کے شامل حال رہا کہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کی مثال گزشتہ چودہ سو سال میں کہیں نظر نہیں آتی۔ قادیان کی گمنام بستی سے وہ شعاع نور پھوٹی جس نے رفتہ رفتہ کل عالم کو نور محمدی سے بھر دینا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام يُحْيِ الدِّيْنَ وَ يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ کے مطابق اسلام کو زندہ کرنے اور حقیقی دین محمدی کو قائم کرنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپؑ کی بعثت کے نتیجہ میں احمدیت نے شرک کی بیخ کنی کی اور توحید خالص کو دنیا میں قائم کیا اور دنیا سے فاسد اور بدعقائد اور رسومات کو ختم کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کے نتیجہ میں احباب جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل نازل ہوا کہ اُنہوں نے اُس زندہ اور حقیقی خدا کو پا لیا جس کی پہچان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرائی تھی۔ ایسے بھی تھے جو دہریت کی مسموم فضاؤں سے متاثر تھے بلکہ دہریہ ہی ہو گئے تھے لیکن اللہ کے فضل سے واپس خدا کی طرف آئے اور ایسے آئے کہ خدا سے ہمکلام ہوئے اور خدا کے زندہ اور تازہ بتازہ نشانات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے۔ اُنہوں نے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے نظارے خود ملاحظہ کئے صاحب کشوف و الہام ہوئے اور وصال الٰہی اور لقاء الٰہی کے شربت شیریں کے جام نوش کئے۔ وہ ناخدا شناسی سے خداشناسی میں اتنے بڑھ گئے کہ نہ صرف باخدا وجود بنے بلکہ خدا نما وجود بنے اور دوسروں کی راہنمائی اور ہدایت کا ذریعہ بن گئے۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مریدین کے بارہ میں فرمایا:

’’میں اپنے ہزارہا بیعت کنندگان میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو اُن کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور اُن کے صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں...... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج اُن کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کیلئے مستعد ہیں۔‘‘

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15 تا 21 ستمبر 2006ء)

خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا

سامعین کرام! جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کے نزول کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہزارہا مخالفتوں کے باوجود وہ اس کو عظیم الشان ترقیات سے نوازتا چلا جارہا ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ الفتح میں الٰہی جماعتوں کے آغاز کی مثال ایک حقیر بیج کی طرح سمجھائی گئی ہے جو ایک کونپل کی طرح پھوٹتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ ایک تن آور درخت بن جاتا ہے جسے دیکھ کر اسکی آبیاری کرنے والی جماعت مومنین کو تو خوشگوار حیرت ہوتی ہے لیکن کفار جوش اور غیض وغضب میں بڑھ جاتے ہیں۔

اگر جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہ ہوتا بلکہ کسی انسان کے ہاتھ کا کرشمہ ہوتا تو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے ساتھ ہی یہ سلسلہ نابود ہو جانا چاہئے تھا۔ جیسا کہ اخبار وفادار نے آپ کی وفات پر بجا طور سے لکھا تھا کہ ’’مرزا صاحب کے بعد اگر سلسلہ احمدیہ نابود ہو جائے گا تو سمجھو کہ مرزا جھوٹا ہے اور اگر ترقی کرے گا اور اسکے بعد اسکی جماعت یا اسکا کوئی جانشین اسکے عشق میں ترقی دینے میں کامیاب ہوا تو سمجھ لینا کہ مرزا سچا اور وہ الہام باری سے مستفیض ہوا اور اگر اس کی جماعت یا جانشین مٹتے چلے گئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی مذہبی رخنہ اندازی کبھی پسند نہیں۔‘‘

(اخبار وفادار لاہور 14 جولائی 1908)

سامعین کرام! یہ شجرہ احمدیت جب اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ کے مطابق کونپل کی شکل میں تھا تو اُسے کچلنے اور مسلنے کیلئے مخالفوں اور منکروں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی، خلفاء احمدیت کے زمانہ میں بھی اور اب خلافت خامسہ کے زمانہ میں بھی یہ کوششیں ہوتی رہیں اور اب بھی جاری ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یہ کونپل بڑھتی پھولتی اور پھیلتی رہی۔ ایک طرف لِیَغِیۡظَ بِہِمُ الۡکُفَّارَ کے مطابق منکرین کا غیظ و غضب اور زیادہ بڑھتا رہا لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق احمدیت کے حق میں اپنی تائید و نصرت اور اپنے لازوال افضال و برکات ہر آن، ہر وقت اور ہر دن دکھاتا رہا اور دکھاتا چلا جارہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے کس جلال سے فرماتے ہیں:

’’تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اُس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بیکس تھا اُس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اُس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادتمند کر دیا...... میں تو براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام شخص تھا کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جسکا نام رجب علی تھا میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی اور میں اُسکے پروف دیکھنے کیلئے اور کتاب کے چھپوانے کیلئے اکیلا امرتسر جاتا اور اکیلا واپس آتا تھا اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا کہ تو کون ہے اور نہ مجھ سے کسی کو تعارف تھا اور نہ میں کوئی حیثیت قابل تعظیم رکھتا تھا...... وہ پادری خود حیرانی سے پیشگوئیوں کو پڑھ کر باتیں کرتا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ایسے معمولی انسان کی طرف ایک دنیا کا رجوع ہو جائے گا۔ پر چونکہ وہ باتیں خدا کی طرف سے تھیں میری نہیں تھیں اس لئے وہ اپنے وقت میں پوری ہو گئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 79)

خلافت احمدیہ کے ادوار میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت اولیٰ میں شخصی خلافت کے سوال کو اٹھا کر جماعت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ خلافت ثانیہ میں یکے بعد دیگرے مختلف فتنوں نے سر اٹھایا۔ احراریوں کا فتنہ اُٹھا ملک گیر مخالفانہ تحریکات اٹھیں۔ خلافت ثالثہ کے دور میں جماعت احمدیہ کے خلاف ظالمانہ قانون سازی کرنے پر مخالفین نے شادیانے بجائے اور جماعت کے ہاتھ میں کشکول پکڑانے کی باتیں ہوئیں۔ خلافت رابعہ میں ایک اور ظالم اور جابر حکمران نے سیاہ قانون کو سختی سے نافذ کر کے جماعت پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوشش کی اور احمدیت کو (نعوذ باللہ) ایک کینسر قرار دے کر اسے جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کی بھڑ ماری۔ اب خلافت خامسہ میں بھی طرح طرح کے حیلے بہانوں سے افراد جماعت کو تکلیف پہنچانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ یہاں تک کہ کم وبیش ایک سو کی تعداد میں افراد جماعت کو شہید کیا گیا۔

لیکن سامعین کرام! کیا آپ گواہ نہیں ہیں کہ ہر وقت دشمن کو ذلت اُٹھانی پڑی۔ ہر لحہ اُسکو منہ کی کھانی پڑی اور اُسکے عزائم و منصوبوں کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا کر اُسکو ہر بار ناکام اور نامراد کر دیا؟ دوسری طرف اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت کو اپنے وعدوں کے موافق ترقیات پر ترقیات عطا کرتا چلا جارہا ہے اور دنیا کے 213 ممالک میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی، کرے گا رُسوائے عام کہنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور عجیب۔ یہ خدا کا نشان اور اعجاز ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 176، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اشاعت اسلام کی پانچ شاخیں

سامعین حضرات اسلام کی نشاۃ ثانیہ الٰہی پیش خبریوں کے مطابق چودھویں صدی کے مجدد مسیح و مہدی موعود کے زمانہ میں مقدر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں اسلام کی موعودہ ترقی اور نشاۃ ثانیہ کا احاطہ کرنے کیلئے پانچ شاخوں کی بنیاد رکھنے کا اعلان فرمایا۔ یہ پانچ شاخیں (I) تالیف وتصنیف (II) اشتہارات (III) مہمانان کرام کی آمد (IV) مکتوبات (V) اور مریدین ومبائعین کا سلسلہ ہیں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں شجر اسلام کی یہ شاخیں تر و تازہ رہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور لازوال افضال و برکات کے نتیجہ میں پھلتی پھولتی رہیں اور عظیم الشان پھل دیتی رہیں۔

آپؑ کی وفات کے بعد جماعت میں الٰہی وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ قائم ہوئی جس کے ہر مبارک دَور میں اشاعت اسلام کا سلسلہ بدستور بڑھتا چلا جارہا ہے اور یہ شاخیں مسلسل پھیلتی اور پھولتی جارہی ہیں۔ خلافت خامسہ کے انقلاب انگیز دَور میں اِنِّیۡ مَعَکَ یَا مَسۡرُوۡرُ کے وعدے کو ہم اپنی آنکھوں سے پوری شان کے ساتھ پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ وقت کی رعایت سے ان شاخوں کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔

(1) اشاعت دین کی پہلی شاخ تالیف وتصنیف

اشاعت دین کی ان پانچ شاخوں میں سے پہلی شاخ ’’تالیف وتصنیف‘‘ ہے۔ اس شاخ کے تحت اشاعت اسلام کے کاموں کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال کا نزول ہو رہا ہے۔ تالیف وتصنیف کے کام کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مخالفین کو ستّر الماریوں پر اعتراض تھا۔ اب تو جو لٹریچر دنیا بھر میں شائع ہو رہا ہے وہ ستّر کیا، سات سو کیا سات ہزار کیا بلکہ بغیر مبالغہ سات لاکھ الماریوں میں بھی شاید نہ سما سکے۔ وہ کتب جن کی اشاعت کا آغاز چند ہزار سے ہوا تھا خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں آج خدا کے فضل سے ان کی تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔ کئی ممالک میں جماعت کے اپنے پریس قائم ہو چکے ہیں جہاں سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں اشاعت اسلام کیلئے کتب کی اشاعت ہوتی ہے۔

خلافت خامسہ میں سالانہ تقریباً نو لاکھ سے دس لاکھ کتب کی اشاعت ہوتی ہے۔ لیفلٹس اور اشتہارات کی لاکھوں کی تعداد اسکے علاوہ ہے۔ انیس سے زائد نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ومختصر تفسیری نوٹس کی اشاعت خلافت خامسہ میں ہوئی ہے۔ جبکہ اب تک جماعت کے ذریعہ شائع شدہ تراجم قرآن کی کل تعداد چھہتر ہو چکی ہے۔ اور جماعتی لٹریچر کے تراجم کی تعداد تو لاکھوں کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔

(2) اشاعت دین کی دوسری شاخ (اشتہارات)

اشاعت اسلام کی دوسری شاخ اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے ابتدائی تین سالوں میں اس وقت اپنی توفیق کے مطابق جماعت نے بیس ہزار اشتہار شائع کئے تھے اور بہت خوشی محسوس کرتی تھی، آج ان کی تعداد لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔

حضور انور نے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر جماعتی تعارف پر مشتمل اشتہارات ہر ملک کی آبادی کے کم از کم دس فیصد حصہ تک پہنچانے کیلئے ارشاد فرمایا تھا۔ اس پر عمل کے نتیجہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں کروڑوں کی تعداد میں اشتہارات کے ذریعہ کروڑہا افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

دنیائے صحافت کا ایک شعبہ اخبارات اور رسائل ہیں چنانچہ جماعت میں سینکڑوں اخبارات اور رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ دیگر اخبارات میں بھی جماعتی مضامین کی ہزاروں کی تعداد میں اشاعت ہوتی رہتی ہے جن کے ذریعہ کروڑوں لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے عہد سعادت میں صحافت نے ماس میڈیا کی صورت اختیار کر لی ہے جسکے ذرائع مثلاً ٹی وی اور ریڈیو چینلز کے ذریعہ بھی تبلیغ اسلام کا کام جاری ہے۔ ایم ٹی اے کے 8 چینلز اور 27 ریڈیو اسٹیشنز رات دن دنیا کی مختلف زبانوں میں اسلام احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں۔

(3) اشاعت دین کی تیسری شاخ
(آمد مہمانان اور ملاقاتیں)

اشاعت اسلام کی تیسری شاخ مہمانان کرام کی آمد سے متعلق ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 14)

ہر خلیفہ وقت کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شبانہ روز مصروفیات کا ایک پہلو افراد جماعت اور دیگر اغراض سے آنے والے غیر از جماعت اور بااثر افراد سے ملاقات کا ہے جس میں ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ اور دیگر ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ پر آنے والے روحانی پرندوں کے علاوہ دوران سال آنے والے مخلصین بھی شامل ہیں۔ قادیان میں 1891ء میں جس جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے رکھی وہ جلسہ اب اسّی سے زائد ممالک میں منعقد ہو رہا ہے جہاں لنگر مسیح موعودؑ بھی جاری ہوتا ہے۔ ان جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کو قادیان کے کسمپرسی کے زمانہ میں 1882ء میں الہام ہوا کہ وَسِّعۡ مَکَانَکَ یعنی اپنے مکان وسیع کر۔ اس میں آئندہ جوق در جوق مہمانوں کی آمد کی طرف اشارہ تھا۔ حضور علیہ السلام اس وقت کی مالی توفیق کے مطابق صرف تین چھپر ہی بنوا سکے لیکن اسکے بعد دنیا بھر میں مہمانان مسیح موعود علیہ السلام کیلئے توسیع مکانات کا خوبصورت نظارہ ہمیشہ جاری رہا ہے۔ خلافتِ خامسہ میں یہ توسیع خاص طور پر برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، پاکستان اور بھارت میں جاری رہی لیکن خاص طور پر مرکز اوّلین قادیان میں جو توسیع اور تزئین خلافت خامسہ میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ظاہر ہوئی اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔

(4) اشاعت دین کی چوتھی شاخ (مکتوبات)

اشاعت اسلام کی چوتھی شاخ مکتوبات ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 23)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تمام خلفائے احمدیت کے ادوار میں بھی خطوط کے ذریعہ رابطہ، تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ بدستور ترقی پذیر رہا۔ خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں جماعت میں وسعت اور ذرائع رسل و رسائل میں تیز رفتار ترقی کے ساتھ اس شعبہ میں ایک غیر معمولی تغیر آیا۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مختلف خطوط پر مشتمل ڈاک کی تعداد سالانہ دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ مختلف ممالک اور اداروں کی طرف سے آنے والی رپورٹس اس کے علاوہ ہیں۔

A day in the life of

Hazrat Khalifatul Masih a.b.z

(youtube/mtaonline)

یقیناً یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک غیبی ہاتھ مسلسل خلافت کی تائید میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد قیامِ امن عالم کی خاطر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور سربراہوں کو بذریعہ خطوط مخاطب کرنے کا موقع پیدا ہو گیا جو خلافت خامسہ کے کارہائے نمایاں کا ایک درخشاں اور تاریخی پہلو ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے حکمرانوں کو درپیش عالمی خطرات کے تناظر میں قیام امن کی خاطر سنجیدہ تعاون اور جدو جہد کیلئے خطوط لکھنے کا اہتمام فرمایا۔

(5) اشاعت دین کی پانچویں شاخ

(مریدین اور مبائعین)

اشاعت اسلام کی پانچویں شاخ مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔

40 نفوس پر مشتمل قافلہ حضرت مسیح موعود کی حیات مبارکہ میں ہی 4 لاکھ تک پہنچ گیا تھا۔ 27 دسمبر 1907ء بروز جمعہ جلسہ سالانہ پر حضرت اقدس نے اپنی تقریر میں فرمایا: ’’یہ بھی اللہ جل شانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بڑا معجزہ ہے کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کیلئے پورا زور لگا رہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد نمبر 5، صفحہ 374، جدید ایڈیشن)

آج خلافت خامسہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قیام دوسو تیرہ ممالک میں ہو چکا ہے جن میں سے اڑتیس ممالک وہ ہیں جن میں عہد خلافت خامسہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے وہ تعداد جو پہلے 40 تھی پھر سینکڑوں میں تبدیل ہوئی پھر ہزاروں میں، پھر لاکھوں میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کروڑوں میں داخل ہو چکی ہے اور صرف عہد خلافت خامسہ کے 20 سالہ بابرکت دور میں ایک کروڑ کے قریب سعید فطرت لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف سال 2022-23 میں بیعتوں کی تعداد دو لاکھ 17 ہزار 168 رہی۔ 1016 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا۔ دنیا بھر میں 330 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نئی مساجد اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد کی تعداد 185 رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال 124 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ (بحوالہ خطاب حضور انور بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے 1898ء میں الہاماً مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ یہ اکیلا الہام ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ دنیا کا کونسا کونا اور کنارہ ہے جہاں احمدیت کا نور نہ پہنچا ہو اور اس الہام کی تکمیل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بشارت و اشرقت الارض بنور ربہا پوری نہ ہوئی ہو۔

ایک غیر از جماعت مولوی بیان کرتے ہیں: ’’ہم ملائیشیا میں گئے وہاں قادیانی، انڈونیشیا میں گئے وہاں قادیانی اور دنیا کا آخری کونا جنوب میں وہاں کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کا آخری شہر وہاں قادیانی ہمارے والد صاحب گئے ہیں اور یہ ہمارے بھائی جاوید گئے ہیں شمالی آخری کونا ناروے وہاں پر قادیانی دنیا کا مشرق میں آخری کنارہ بلیا، جزائر فجی وہاں قادیانی۔ دنیا کا مغربی کنارہ گھانا وہاں پر قادیانی۔‘‘

(بحوالہ کتاب الفضل آن لائن ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا سب سے بڑا کردار خود حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس زمانہ میں ادا فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے خطبات و خطابات، جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقاریر، ورچوئل ملاقاتیں، مختلف ممالک میں دورہ جات، پریس کانفرنسز، امن کانفرنسز، دنیا کے ایوانوں میں خطابات، اس سلسلہ میں کلیدی رول نبھا رہے ہیں۔ اور دنیا میں قائم 11 جامعات سے فارغ التحصیل مبلغین کرام اور واقفین نو، واقفین زندگی اس کام میں آپ کے معاون و مددگار رہونے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

خدمت خلق

خدمت خلق کے میدان میں بھی جماعت کو جو پذیرائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو رہی ہے وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت 12 ممالک میں 37 ہسپتالوں اور کلینکس میں 50 سے زائد ڈاکٹرز خدمت خلق کا مقدس فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ خلافت خامسہ میں 300 سے زائد نئے سکولز کا قیام عمل میں آیا اور اب اس سکیم کے تحت 680 سے زائد سکولز غریب ممالک میں علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ ساٹھ 60 ممالک میں رجسٹر ہو کر خدمت انسانیت کے کاموں میں عالمی سطح پر غیر معمولی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

ینصرك رجال نوحی الیهم من السماء

(خوابوں، رؤیا کے ذریعہ قبولیت احمدیت کے نظارے)

معزز سامعین! افضال الٰہیہ کے نزول اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات کا ایک پہلو جہاں میدان تبلیغ میں تائیدات الٰہیہ ہے وہاں قبولیت احمدیت کیلئے خوابوں اور رؤیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی دوسرا پہلو ہے۔ سینکڑوں واقعات جو حضور انور اپنے خطبات اور خطابات میں بیان فرماتے ہیں اُن میں سے صرف ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ حضور انور خطبہ جمعہ مورخہ 27 مئی 2022ء میں ایک واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ

گنی بساؤ افریقہ کا ایک دُور دراز کا ملک ہے وہاں عبداللہ صاحب پہلے ایک عیسائی دوست تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے انہوں نے خواب دیکھی کہ ایک شخص ہے جس کی سفید داڑھی ہے اور اس نے پگڑی پہنی ہوئی ہے اور لوگوں سے خطاب کر رہا ہے اور مکمل خاموشی کے ساتھ لوگ یہ خطاب سن رہے ہیں۔ کہتے ہیں اس شخص کا خطاب کرنے کا انداز بالکل سادہ اور ہمارے لوگوں سے مختلف تھا۔ جب ان کی آنکھ کھلی تو ان کو کچھ سمجھ نہیں آئی پھر وہ بھول گئے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر ان کو دوبارہ اسی طرح سے ملتی جلتی خواب آئی اور اس سے ان کے ذہن میں وہ چہرہ بیٹھ گیا۔ پھر تیسری مرتبہ ان کو خواب آئی اور وہ کوشش کرتے رہے کہ پتہ چلے کہ یہ کون شخص ہے لیکن پتہ نہیں کر سکا۔ ایک دن اتفاق سے گاؤں کے قریبی شہر فرین (Farin) میں واقع ہماری مسجد میں گئے۔ اس دن جمعہ تھا۔ احباب جماعت ایم ٹی اے پر میرا خطبہ جمعہ سن رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں مجھے دیکھ کر انہوں نے فوراً معلم صاحب سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو خطبہ دے رہا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ہمارے خلیفہ ہیں۔ بہرحال وہ اس پر خاموشی سے بیٹھے خطبہ سنتے رہے اور خطبہ جمعہ کے بعد احباب کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز ختم ہونے کے فوراً بعد کھڑے ہو گئے اور سب احباب کے سامنے کہنے لگے کہ مَیں آج اسلام قبول کرتا ہوں اور بتانے لگے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تین بار خواب میں یہ شخص دکھایا ہے جس کا میری روح پر بڑا اثر تھا اور مَیں ایک عرصہ سے اس تلاش میں تھا مگر آج اتفاق سے آپ کی مسجد میں آیا ہوں تو آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے۔ وہی چہرہ ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا اور اسی طرح نظارہ تھا جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ لوگ خاموشی سے بیٹھے خطاب سن رہے ہیں اور مَیں اسلام احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

آسماں پر دعوت حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کہاں کہاں پہنچی ہوئی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ تائیدات کے نظارے بھی کیسے کیسے دکھا رہا ہے۔ اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا، انسان کی بنائی ہوئی جماعت ہوتی تو جتنی مخالفت جماعت کے قیام سے اور ابتدا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی ہے اور اب تک ہو رہی ہے اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہر دن یہی سلوک دنیا میں مختلف جگہ ہو رہا ہے، اس مخالفت کی وجہ سے یہ سلسلہ اب تک ختم ہو جانا چاہئے تھا اور اسکے جھوٹ کا پول کھل جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ ختم ہونے کا سوال نہیں ہے، یہاں تو اللہ تعالیٰ ترقیات دکھا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ ’’مخالفوں نے ہر طرح مخالفت کی مگر خدا نے ترقی دی۔ یہ سچائی کی دلیل ہے کہ دنیا ٹوٹ کر زور لگا دے اور حق پھیل جاوے‘‘ فرمایا کہ ’’اب ہمارے مقابل کونسا دقیقہ مخالفت کا چھوڑا گیا مگر آخر ان کو ناکامی ہی ہوئی ہے۔ یہ خدا کا نشان ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 186، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا مخالفین زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں مگر آج بھی مخالفین کا باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے، بڑے بڑے علماء کی ہمارے خلاف ہر طرح کی تدبیریں کرنے کے بلکہ حکومتوں کی احمدیت کی مخالفت میں پُرزور کارروائیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات ہی پوری ہو رہی ہے کہ مخالفین ناکام ہوئے اور یہ خدا کا نشان ہے۔‘‘

(بحوالہ خطبہ جمعہ مورخہ 16 / اکتوبر 2015ء)

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہوشمار

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اسی غرض کیلئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 83، جدید ایڈیشن)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ فلک نما، حیدرآباد، صوبہ تلنگانہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لیے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 311 مطبوعہ قادیان 2003)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

باشرح چندہ اور نظام وصیت کی اہمیت وبرکات

(مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب، مبلغ وقاضی سلسلہ احمدیہ مرکزیہ قادیان)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۲﴾ (سورۃ البقرۃ:262)

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا موضوع ہے **"باشرح چندہ اور نظام وصیت کی اہمیت وبرکات"**

ابھی جس آیت کریمہ کی خاکسار نے تلاوت کی ہے اسکا ترجمہ اس طرح ہے "اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سودانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔"

اس آیت میں بہترین مثال کے ذریعہ مالی قربانی کی برکات بیان کی گئی ہے۔ فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کروگے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سودانے پیدا کردیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا۔ یعنی زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں اور نہ اسکے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ اسی طرح مختلف رنگ میں قرآن مجید میں مومنوں کو مالی قربانی کی تلقین وتاکید کی گئی ہے۔ دراصل مالی قربانی عبادت کا ایک حصہ ہے۔ اس کا تعلق حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں سے ہے۔ مال سے اشاعت دین، مومنوں کی تعلیم وتربیت، قومی، ملّی اور ملکی خدمات۔ غرباء ومساکین کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے جو دین اور مذہب کا اہم حصہ ہے۔

معزز سامعین! یہ دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے جسکی بنیاد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رکھی ہے اور آپ علیہ السلام سے اس سلسلہ کی ترقی کے بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ یہ اُس کا فضل ہے کہ اُس نے ہمیں آخرین کی جماعت میں شامل فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں ۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کیلئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دَریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کردی اور ایسا ہی کئے گئے۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں مؤمن کا لقب پانا سہل نہیں سواے لوگو! اگر تم میں وہ راستی کی روح ہے جو مؤمنوں کو دی جاتی ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو۔" (فتح اسلام، صفحہ 52)

نیز فرماتے ہیں: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں متنبّہ کروں۔ پس جان لو خدا تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور خدا تمہیں بلاتا ہے تا اپنے مالوں اور جانوں کی کوشش کے ساتھ تم اس کی مدد کرو۔ پس کیا تم فرمانبرداری اختیار کروگے اور جو تم میں سے خدا کی مدد کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا۔ اور جو کچھ اس نے خدا کو دیا خدا کچھ زیادہ کے ساتھ اس کو واپس کرے گا اور وہ سب محسنوں سے بہتر محسن ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 153)

سامعین! تاریخ گواہ ہے امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز پر آپؑ کے صحابہ نے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہوئے مالی قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا جس سے اسلام کے دورِ اوّل کی یاد تازہ ہوگئی ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے مالی قربانیاں کی تھیں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے اسلام کی سربلندی کیلئے تن من دھن کی بازی لگادی اور مالی قربانی کی ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو بعد میں آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔

پس ہم میں سے ہر شخص اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اخلاص کے ساتھ اسکی راہ میں مالی قربانی کر رہا ہے۔ اگر کر رہا ہے تو اُسکو مبارک ہو۔ اور اگر اس میں کوئی کمی یا سستی ہے تو اس کیلئے فکر کی بات ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے اور خود کو نیکی سے محروم رکھ رہا ہے۔ خدا کے کام بہرحال نہیں رکیں گے۔ اس کا دین غالب ہو کر رہے گا۔

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر فرمایا ہے:

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبّر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرّہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اسکا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 498)

معزز سامعین! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے اور کمال تک پہنچانے کیلئے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام قائم فرمایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں آپ کے خلفاء مالی قربانی کے بارے ہمیں بار بار توجہ دلاتے چلے آرہے ہیں ایسے میں ہمارا فرض ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہیں تا اسلام کی عالمگیر روحانی فتح کا دن قریب سے قریب تر ہوتا چلا آئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اُس کی جماعت لکھے جائیں۔ حضور علیہ السلام کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہم ہمیشہ اپنی جماعت کے افراد سے یہ مطالبہ کیا کرتے ہیں اور ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ بھی یہ مطالبہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کیلئے اپنی جانوں اور مالوں کو وقف کردو لیکن ہر زمانہ میں یہ معیار بدلتا چلا گیا ہے ...... دھیلے سے یہ آواز شروع ہوئی تھی پھر پیسے پر پہنچی پھر دو پیسے پر پہنچی۔ پھر کہا گیا اب دو پیسے کا سوال نہیں تین پیسے دیا کرو۔ تین پیسے دیتے رہے تو کہا گیا اب چار پیسے دیا کرو۔ پھر وقت آیا تو کہا گیا اپنی جائیدادوں اور اپنی آمدنیوں کی وصیت کردو اس وصیت میں بھی کم سے کم دسویں حصے کا مطالبہ کیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ دسواں حصہ بہت کم ہے تمہیں نواں حصہ دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور جن کو خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ اس سے بھی بڑھ کر قربانی کریں۔" (خطاب مجلس مشاورت 1946، الفضل 10/اپریل 1962)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اشاعت اسلام اور جماعت کی انتظامی، تعلیمی، تربیتی کاموں کو باحسن خوبی سرانجام دہی کیلئے حضور علیہ السلام کے ارشادات اور منشاء کے مطابق افراد جماعت پر مالی اعانت فرض قرار دیا ہے۔ جس میں بعض لازمی چندے ہیں اور بعض طوعی۔ لازمی چندے میں خصوصاً زکوٰۃ، چندہ وصیت، چندہ عام، چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ چندہ عام یہ ہے کہ ہر احمدی جو کسی قسم کی آمد رکھتا ہے یا رکھتی ہے اگر وہ موصی نہیں ہے تو اپنی ماہانہ آمد کا 1/16 بطور چندہ اشاعت اسلام کیلئے پیش کرے گا۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ اپنی سالانہ آمد کا ایک سوبیسواں حصہ ادا کرے گا خواہ وہ موصی ہو یا غیر موصی اور طوعی مالی قربانی وہ ہے جو خلیفہ وقت کی طرف سے مختلف وقتوں میں مستقل یا وقتی تحریک ہوتی ہے اُن میں حصہ لینا ہر ایک کے اخلاص اور استطاعت پر چھوڑ دیا ہے۔

پس ہر احمدی خواہ مرد ہو یا عورت جس کی کچھ نہ کچھ آمد ہے مذکورہ شرح کے مطابق اگر چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرتا ہے تو وہ باشرح چندہ دینے والا کہلاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں کس قدر مالی قربانی پیش کر رہے ہیں ہماری قربانی کس معیار کی ہے کیا ہمارا چندہ شرح کے مطابق ہے اور کیا پابندی سے ادائیگی بھی کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو ہم اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں اپنی دنیا اور آخرت خراب کر رہے ہیں۔ ہم مالی قربانی کا حق ادا نہیں کر رہے ہیں تو بہت بڑی نیکی اور خدا کے فضلوں سے محروم رہ رہے ہیں اور اسکے جو خطرناک نتائج ہیں اُسکے تصور سے دل کانپ جاتا ہے۔ پھر یہ بھی انتہائی فکر کی بات ہے کہ ہم میں سے بعض بجٹ تو لکھوا دیتے ہیں لیکن ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے ایسوں کیلئے بھی خوف کا مقام ہے۔

جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے:

"جو خدا کے دین کی خدمت کیلئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اسکے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کرکے آؤ۔"

(خطاب مجلس مشاورت 1933ء)

پس ہمیں لازمی چندوں کے معاملے میں دو باتوں کا خاص خیال رکھنا ہے ایک یہ کہ اپنے چندوں کا بجٹ آمد کے مطابق باشرح لکھوانا ہے اور دوسرے اسکی ادائیگی بھی باقاعدگی کے ساتھ کرتے رہنا ہے اور یہی ہر احمدی پر فرض ہے۔

باشرح چندہ کے تعلق سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"وہ لوگ جو مالی کشائش کے بعد دل میں کنجوسی محسوس کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب چندے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مال کا سولہواں حصہ دے رہے ہیں تو یہ ان دینے والوں کے فائدے کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں تمہارے مالوں کو سات سوگنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا کر واپس دیتا ہوں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کو جو اپنے مال کا اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے رہے ہو یہ تمہارے اپنے ہی فائدے کیلئے ہے۔ اس میں ایک مؤمن کو یہ بھی ہدایت ہے، یہ بھی فرمادیا کہ مال ہمیشہ جائز ذریعے سے کماؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اچھا مال تبھی پیش کرسکتے ہو جب جائز ذریعہ سے کمایا ہو...... پس جب چندہ دینے والا ان سب باتوں کو مدنظر رکھے تو پھر اس کا روپیہ، اسکی آمد، اسکی کمائی خود بخود پاک ہوجائے گی۔ یہ مالی قربانی اس کیلئے تزکیہ نفس کا

موجب بن جائے گی اور اس طرح وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دعائیں کی ہیں اُن کا بھی وہ وارث بن رہا ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 31؍مارچ 2006ء)

الغرض مالی قربانی کرنے والوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جو وعدے ہیں ہم اسی صورت میں اس سے فیضیاب ہونگے جب ہم اپنے امام کی اطاعت میں آپ کے حکم کے تابع پاک اور طیب کمائی سے باشرح چندوں کے پابند ہو جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں اللہ ان کی قربانی رکھا نہیں کرتا۔کون سا قربانی کرنے والا آپ نے دیکھا ہے جسکی اولاد فاقے کررہی ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان دیکھیں خدا نے فضل کئے ہیں ...... یہ ان چند روٹیوں کے طفیل مل رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی راہ میں قربان کی تھیں۔ابھی نبوت بھی عطا نہیں ہوئی تھی کہ جو کچھ تھا خدا کو پیش کر بیٹھے۔یہ اسی کا صدقہ ہے جو کھایا جارہا ہے۔صرف وہی نہیں سینکڑوں احمدی خاندان ہیں جو اسی قسم کی قربانیوں کا پھل کھارہے ہیں۔ان کے والدین یا ان کے ماں باپ نے بڑے بڑے مشکل حالات میں گزارے کئے۔جو کچھ میسر تھا جو کچھ وہ بچا سکے خدا کے حضور پیش کردیا اور آج اولادیں ہیں کہ پہچانی نہیں جاتیں۔کہاں سے آئی تھیں کہاں چلی گئیں۔ان کے پیچھے رہنے والوں کو دیکھیں جو محروم تھے ان سب قربانیوں سے۔ان کی شکلیں اور ہیں، ان کے ماحول اور ہیں، ان کی عقلیں اور ہیں، ان کے علم اور ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو خدا نے اتنی برکت دی مگر پہچاننے کی ضرورت ہے، احساس کی ضرورت ہے جب تک یہ احساس زندہ رہے گا یہ قافلہ آگے بڑھتا رہے گا۔اگر یہ احساس مٹ گیا اور ہم غلط فہمی میں مبتلاء ہو گئے کہ یہ گویا ہماری ہی ہوشیاریوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے تو برکتیں چھینی جائیں گی۔پھر ڈرتے کس بات سے ہیں؟ خدا کی راہ میں دینے والے کبھی خالی نہیں رہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 10؍ستمبر 1982ء)

پس ہمیں اپنی مالی قربانیوں کا خصوصاً لازمی چندہ جات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے خدا خوفی سے تقویٰ کے ساتھ توفیق اور آمد کے مطابق خدا کے دئے ہوئے مال میں سے اُسکے حضور پیش کرنے کی ضرورت ہے۔اگر کسی حقیقی مجبوری کی وجہ سے کوئی اپنے آپ کو باشرح چندہ ادا کرنے کا متحمل نہیں پاتا تو پوری دیانتداری سے اپنی صحیح آمد اور مجبوری لکھ کر خلیفۃ المسیح سے کم شرح کی منظوری حاصل کرسکتا ہے لیکن اخفا اور غلط بیانی کرکے گناہ گار نہیں بننا چاہئے۔

جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:

’’بعض آدمی مجبوریوں کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے تو رعایت لے لیں تو سچائی کا تقاضا یہ ہے کہ رعایتی شرح کی منظوری حاصل کرلی جائے، بجائے اسکے کہ غلط بیانی سے کام لیا جائے اور میں اس بارے میں کئی دفعہ کہہ بھی چکا ہوں کہ ایسے لوگوں کو بغیر کسی سوال جواب کے رعایت شرح مل جائیگی۔تو یہ تو جو لوگ اپنی آمد غلط بتاتے ہیں وہ غلط بیانی کی وجہ سے گناہ گار ہو رہے ہوتے ہیں۔دوسرے اس غلط بیانی کی وجہ سے اپنے پیسے میں بھی بے برکتی پیدا کررہے ہوتے ہیں۔ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس خدا نے اپنے فضل سے حالات بہتر کئے ہیں وہ ہر وقت یہ طاقت رکھتا ہے کہ ایسے لوگوں کو کسی مشکل میں گرفتار کردے۔پس خدا تعالیٰ سے ہمیشہ معاملہ صاف رکھنا چاہئے۔

اصل بات جو میں یہاں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مالی قربانی ذریعہ ہے تربیت کا اور نفس کو پاک کرنے کا۔اگر کچھ حصہ مالی قربانی بھی کررہے ہیں اور غلط بیانی کرکے اپنی آمد کو بھی چھپا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا مالی قربانی کرنے والوں کیلئے اُن کے نفوس کو پاک کرنے کا جو وعدہ ہے اُس سے تو پھر حصہ نہیں لے رہے ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کے دل کا حال جانتا ہے اسکے تمام حالات جانتا ہے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے تو ایسی مالی قربانی کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔‘‘ (خطبہ جمعہ 31؍مارچ 2006)

پس باشرح چندہ کی اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔جب ہم صحیح رنگ میں سچائی اور تقویٰ کے ساتھ چندوں کی ادائیگی کریں گے تو پھر مالی قربانی کے فیوض اور برکات سے یقیناً یقیناً مستفیض ہوں گے۔ہمارے مالوں میں بھی برکتیں پڑیں گی اور خدا کی رضا بھی حاصل ہوگی۔پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے لازمی چندہ جات کا جائزہ لیں اور پوری دیانت داری سے شرح کے مطابق اپنے چندوں کی ادائیگی کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

اب خاکسار اپنی تقریر کے دوسرے حصے کی طرف آتا ہے۔

نظام وصیت کی اہمیت و برکات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے قریب اپنی جماعت کو دو باتوں کی وصیت فرمائی ہے ایک قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا ظہور۔ دوسرے وصیت کے الٰہی نظام میں شمولیت۔حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف الوصیت میں تفصیل سے اس کا ذکر فرمایا ہے۔آپ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کی جو بنیاد ڈالی ہے اس کیلئے آپ کے بعد وہ خلافت کا نظام قائم فرمائے گا اس سے وابستہ رہنا۔دوسرے اشاعت اسلام کیلئے اپنے مال وجائیداد کی وصیت کرنی ہے۔اس وقت نظام وصیت کے بارے میں خاکسار کچھ گزارشات کرے گا۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔‘‘

نیز فرماتے ہیں ’’جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلد انتظام کیا جائے۔اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو کہ ہمارے باغ کے قریب ہے ......اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو۔جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔‘‘ (الوصیت صفحہ 20،21)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ’’اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ‘‘ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کیلئے ایسے شرائط لگادئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں۔‘‘

حضور علیہ السلام نے بہشتی مقبرہ کی تزئین وتعمیر پر ہونے والے اخراجات کو شرط اوّل قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

(1) ’’پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کیلئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض اُن ہی لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔

(2) دوسری شرط یہ کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اسکی موت کے بعد دسواں حصہ اسکے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

(3) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو، محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔‘‘

(الوصیت، صفحہ 22 تا 24)

یہاں اس بات کی وضاحت کردینی بھی ضروری ہے وہ یہ کہ کوئی شخص وصیت کرکے شرائط وصیت کے مطابق زندگی گزارے لیکن اسکی تدفین بہشتی مقبرہ میں نہ ہوسکے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی قبرستان میں مدفون سمجھا جائے گا۔

اس بات کی وضاحت خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔آپؑ فرماتے ہیں:

’’اگر کوئی صاحب دسویں حصہ جائیداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کو لانا متعذّر ہو تو انکی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں۔‘‘

(الوصیت، صفحہ نمبر 30)

معزز سامعین! نظام وصیت کے قیام کے جو عظیم الشان مقاصد ہیں انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے ان کی گہرائی میں جانے کی ضرورت ہے۔اس میں ہمارے ایمان، اخلاص اور تقویٰ کا امتحان ہے۔جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مؤمن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔‘‘ (الوصیت، صفحہ 33)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نظام وصیت کی اہمیت اور عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’وصیت کا معاملہ نہایت اہم معاملہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے کہ کوئی مؤمن اسکی اہمیت اور عظمت کا انکار نہیں کرسکتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ سارا نظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے مگر وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص الہام

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾
قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔
(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)
contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681
e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

کے ماتحت قائم کیا گیا......اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک اقرار تھا......تو بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا ہے یا نہیں تب خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ انکا اقرار پورا ہوا یا نہیں ان کیلئے یہ وصیت کا طریق ہے اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں کیونکہ وصیت میں شرط ہے کہ ’’خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔‘‘ پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے اور اس پر قائم رہے مگر کامل الایمان نہ ہو تو وہ لوگ جن کے دل میں عدم اطمینان تھا اور وہ اس وجہ سے بے چین تھے کہ خبر نہیں ان کا اقرار پورا ہوا ہے یا نہیں ان کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے الہام کے ماتحت یہ رکھ دیا کہ وہ وصیت کریں۔‘‘

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے۔ اس وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حد بندی کر دی ہے۔ اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ کی وصیت کی جائے اور کم سے کم 1/10 حصہ کی۔ یہ تو مرنے کے بعد کے متعلق ہے اور زندگی میں یہ ہے کہ خدا کی راہ میں انسان اس حد تک خرچ کر سکتا ہے کہ وہ رشتہ دار جو اسکے ذریعہ پل رہے ہوں انہیں دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اس شرط کے ماتحت خواہ وہ اپنا نصف مال دے دے یا تین چوتھائی دے دے مگر اتنا دے کہ جن لوگوں کی پرورش اس کے ذمہ ہے وہ دوسروں کے محتاج نہ ہو جائیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 4/مئی 1928ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نظام وصیت کو عالم انسانیت کے مسائل کا حل اور دنیا سے غربت اور دکھ و تکالیف کو دور کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے جو اس کی عظیم الشان برکات میں سے ایک ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

’’جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فردِ بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اُس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اُس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔‘‘

(نظام نو، صفحہ 130)

ہمارے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام وصیت کی اہمیت و برکات اور اس میں شمولیت کے تعلق سے احباب جماعت کو بار بار توجہ دلاتے چلے آرہے ہیں خاکسار آپ کے خطابات میں سے چند اقتباسات پیش کر رہا ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:

’’یہ وہ نظام ہے جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والا نظام ہے۔ یہ وہ نظام ہے جو دین کی خاطر قربانیاں دینے والی جماعت کا نظام ہے اور یہ وہ جماعت ہے جو دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ پس ہر احمدی ان باتوں کے سننے کے بعد غور کرے اور دیکھے کہ کس فکر سے اور کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معیار کی شرائط کو پورا کر سکے وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کیلئے جو دعائیں ہیں اُن سے حصہ لینا چاہئے۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ یو.کے 2004ء)

پھر پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21/جولائی 2005ء کو دنیا کے احمدیوں کے نام خصوصی پیغام میں وصیت کے مقدس نظام میں شمولیت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:

’’میرا تمام دنیا کے احمدیوں کیلئے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کی روشنی میں آپ کی خواہشات کے تابع آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اپنی اصلاح کی خاطر اور اپنے انجام بالخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے قدم آگے بڑھائیں اور اسکی جنتوں کے وارث بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن برگزیدہ لوگوں کی قبریں بھی دکھائی گئیں جو اس نظام میں شامل ہو کر بہشتی ہو چکے ہیں۔ خدا نے آپ کو فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے......پس جیسا کہ میں نے کہا ہے اس نظام میں پوری مستعدی کے ساتھ شامل ہوں۔ جو خود شامل ہیں وہ اپنے بیوی بچوں کو اور دوسرے عزیزوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 29 جولائی 2005ء)

معزز سامعین! وہ احمدی احباب جو اپنے آپ کو وصیت کے اس مقدس نظام میں شامل ہونے سے محروم رکھے ہوئے ہیں اُن کیلئے غور و فکر کا مقام ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ہمارے عمل ایسے ہیں کہ ہمیں وصیت کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ اگر ایسے عمل ہیں تب بھی وصیت کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اسکی بدولت اللہ تعالیٰ ان میں نیکی کی روح پھونک دے بلکہ وصیت کرنے کے بعد بہت سے لوگ ایسے ہیں مجھے لکھتے ہیں کہ خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی وجہ بھی بن رہی ہے، دعاؤں کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ قربانیوں کے معیار بلند ہو رہے ہیں۔‘‘ (خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے 4/اکتوبر 2009)

پھر ایک موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم وصیت کی شرائط پوری نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم وصیت نہیں کرتے تو ایسے لوگ بہانہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وہ شرائط بیعت کی تمام شرطیں پوری کرتے ہیں اور اگر نہیں تو کیا پھر وہ احمدیت چھوڑ دیں گے؟ اصل چیز یہ ہے کہ کوشش ہوتی ہے اور ایک عزم اور ارادہ ہوتا ہے کہ شرائط کی بجا آوری ہو اور حتی المقدور اُن پر عمل کرنے کی سعی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 10/جنوری 2014ء)

نظام وصیت میں شامل ہونے کی برکات کے بے شمار واقعات ہیں وقت کی رعایت سے خاکسار صرف ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرنا چاہتا ہے۔ جماعت کوسو کے ایک دوست کا واقعہ ہے۔ موصوف کے بارے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح خامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ایک ہسپتال میں کام کرتے تھے اور کسی اچھی نوکری کی تلاش میں تھے۔ کافی عرصہ تلاش کرنے کے باوجود کسی اچھی جگہ نوکری نہ مل رہی تھی۔ انہوں نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا اور وصیت فارم پُر بھی نہ کیا بلکہ صرف چندہ وصیت ہی دینا شروع کیا تھا کہ فوراً ان کو شہر میں اُن کی خواہش کے مطابق سروس مل گئی۔ انہوں نے کئی بار اس کا ذکر کیا کہ یہ صرف وصیت کی برکت اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ایک خاص بات جس کا انہوں نے ذکر کیا وہ یہ ہے کہ وصیت کرنے سے قبل تنخواہ لینے جب بینک جاتا تھا تو اکثر اکاؤنٹ خالی ہوتا تھا لیکن اب جب سے وصیت کی ہے کبھی بھی ان کا اکاؤنٹ خالی نہیں ہوتا۔ پس یہ قربانیاں ہیں جو جماعت دے رہی ہے اور اس حقیقت کو سمجھ رہی ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے اور دینی اور دنیاوی ترقیات بھی ملتی ہیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 15/اگست 2014ء)

آخر میں خاکسار ایک گزارش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2004ء میں فرمایا تھا:

’’میری خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ ہیں ان میں کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔‘‘

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش پر عالمگیر جماعت احمدیہ نے لبیک کہا۔ اور بہت سے ممالک اور جماعتوں نے یہ ٹارگیٹ حاصل کر لیا اور بعض اس سے بھی آگے نکل چکے ہیں۔ اب خلافتِ احمدیہ کی دوسری صدی کا سولہواں سال گزر رہا ہے۔ ہمیں انفرادی اور جماعتی طور پر اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے کم از کم پچاس فیصد کا ٹارگیٹ پورا کر لیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

’’جو سستیاں، کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘ آمین۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2004ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مردوں کی نظریں بھی اور عورتوں کی نظریں بھی نیچی رکھنے اور پردہ سے ہی عورت کی عزت اور عصمت کی حفاظت ہوگی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/جنوری 2017ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ نے......دنیا کی مال و دولت اور دنیا کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقیناً مومنوں کیلئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین کے راستے میں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے راستے میں روک نہ بنیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

ہستی باری تعالیٰ : اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کے فوائد و برکات

(مکرم محمد حمید کوثر صاحب، ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسانی پیدائش کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذاریت: 57) اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اور ایک مقام پر فرمایا کہ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (سورۃ الملک: 3) یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔

پھر فرمایا اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا (سورۃ الدھر: 76) یعنی یقیناً ہم نے اُسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی۔ خواہ (وہ) شکر گزار بنتے ہوئے (چلے) خواہ ناشکرا ہوتے ہوئے۔

پھر ایک مقام پر انسان کو باخبر کرتے ہوئے فرمایا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ (سورۃ المومن: 116) اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم نے گمان کیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہرگز ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔

مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ اس نے انسان کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کی ہے۔ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا۔ اب انسان کی مرضی ہے وہ شکر گزار بندہ بن کر اپنی زندگی کے مراحل طے کرے یا ناشکرا بن کر اپنی زندگی کو گزارے۔

کروڑہا بندگان خدا اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر اپنے مقصد حیات کی طرف رواں دواں ہیں۔ مگر انسانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو کَفُوْرًا یعنی ناشکری کے راستہ پر چل رہا ہے، وہ تکبر اور غرور کے راستہ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کر رہا ہے۔ ایسے ملحدین اور دہریوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ تنبیہ کی ہے کہ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ (سورۃ یٰسین: 79) ہماری ہستی کے متعلق باتیں بنانے لگ جاتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
”کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُسکا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دَف سے میں بازروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔“
(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 21)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر زمانہ کے انسان کو یہ سمجھایا ہے کہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ (البقرہ: 256) کہ اے انسان تو اللہ تعالیٰ کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتا مگر صرف اُس قدر جتنا اللہ تعالیٰ چاہے۔

اسکی مشیت کے بغیر تجھے کوئی علم کسی قسم کے ایجاد کرنے کی توفیق حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت نہ ہو۔

گزشتہ دوتین صدیوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ایک طبقہ کو یہ قابلیت بخشی ہے کہ انہوں نے صنعتی میدان میں بہت ترقی کی۔ کمپیوٹر سائنس، میڈیکل سائنس اور ٹیکنالوجی کے دوسرے میدانوں میں اس کو کسی قدر کامیابیاں بھی ملیں۔ ان ایجادات وصنعتوں پر انسانوں کا ایک گروہ اتنا مغرور ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا ہی انکار کرنے لگ گیا۔

ایسے انسانوں کو اللہ تعالیٰ نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۴﴾ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۶﴾
(سورۃ الکھف: 104 تا 106)

ان آیات میں حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی وساطت سے ہر حقیقی مسلمان کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کا یہ حکم دوسرے لوگوں کو پہنچادے کہ کیا ہم تمہیں اُن کی خبر دیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا کھانے والے ہیں۔ جن کی تمام تر کوششیں دنیوی زندگی کی طلب میں گم ہوگئیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ صنعت کاری میں کمال دکھا رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات اور اس کی لقاء سے انکار کر دیا۔ پس ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے ملحد اور دہریہ سائنسدان جو مختلف ایجادات کے موجد ہیں اور اپنی ایجادات اور انکشافات پر تکبر کرتے ہوئے انہیں کو سب کچھ سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک قیامت کے دن ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صلاحیت کے بناء پر ایجاد کئے گئے ہیں۔ یہ ایجادات خدا تعالیٰ کی طرف توجہ مبذول کرنے کا باعث بننے کی بجائے ان کو غرور اور گھمنڈ میں بڑھانے کا موجب بن گئیں اور اس کی سزا مغرور انسانوں کو ملے گی۔

اسکے بالمقابل اللہ تعالیٰ کے مومن بندے جب کوئی ایجاد کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بہت سے مسلمان سائنسدان مثلاً الحمیاری، ابراھیم الفزاری، جابر بن حیان، محمد الفزاری، یعقوب بن طارق، الخوارزمی، عبدالرحمن الصوفی، ابن الھیثم، البیرونی، ابن سینا، عبدالرحمن الخزینی اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم ومغفور وغیرہ سائنسدان تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علوم سے بہت سی ایجادات کیں اور بہت سی ایجادات کی بنیادیں استوار کیں۔ ہر علم میں راہنمائی کیلئے وہ اصول اور قوانین دریافت کئے جس کی بناء پر یورپین سائنسدانوں نے مزید ترقی کی منازل طے کیں۔

سامعین کرام! جیسا کہ آپ نے سماعت فرمایا کہ اس تقریر میں یہ بیان کرنا بھی مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے کے کیا فوائد و برکات ہیں۔ اس سلسلہ میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا (سورہ ابراہیم: 35) اور اگر تم اللہ کی طرف سے عطاء کردہ نعمتوں اور برکات کو شمار کرنا چاہو تو کبھی شمار نہیں کرسکو گے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے متعلق فوائد و برکات انسان شمار کرنا چاہے تو ان کا شمار انسان کے بس میں نہیں ہے۔

اس مختصر وقت میں چند برکات بیان کی جاتی ہیں:

جس انسان کو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان ویقین ہوتا ہے اور وہ اسکے ارشادات کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے وہ دلی سکون اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورہ الرعد: 29) (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوجاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہر رضا پر راضی رہتے ہیں۔ اور انکی زندگی کا ایک مطمح نظر یہ ہوتا ہے۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

ان کی جستجو اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ ان کا رب ان سے راضی ہوجائے۔ وہ مشکلات اور مصائب کو بھی بڑے صبر وتحمل سے برداشت کر لیتے ہیں۔ ان کی مثال اس بادشاہ اور خادم کی سی ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ زمانہ قدیم میں ایک بادشاہ کے پاس خربوزوں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ بادشاہ کو خیال آیا کہ میرا یہ نوکر میری اتنی خدمت کرتا ہے آج میں بھی اسکی کچھ خدمت کروں گا۔ چنانچہ اس نے خربوزہ کاٹ کر اس کی ایک پھانک نوکر کو دی۔ نوکر نے اس کو کھایا۔ بادشاہ نے اُس سے پوچھا اس کا ذائقہ کیسا ہے نوکر نے جواب دیا بہت اچھا۔ اسی طرح وہ بادشاہ پھانکیں کاٹ کر دیتا گیا اور نوکر کھاتا چلا گیا۔ آخری پھانک بادشاہ نے خود کھائی تو وہ سخت کڑوی تھی۔ بادشاہ نے نوکر سے کہا یہ خربوزہ تو سخت کڑوا تھا اور تم بڑے مزے سے کھاتے چلے گئے اور جب میں نے پوچھا تو تم نے کہا اس کا مزا بہت اچھا ہے۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو نوکر نے جواب دیا بادشاہ سلامت آپ کے ہاتھ نے مجھے بہت میٹھی چیزیں کھلائیں اگر آج اس ہاتھ سے ایک کڑوا خربوزہ کھانا پڑ رہا ہے تو اس کو بدمزا کہنے کی کیا ضرورت ہے، اصل تو مزا اس ہاتھ کا ہے جو مجھے کھلا رہا ہے۔

اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مومن بندے کی زندگی میں کوئی کڑواہٹ بطور ابتلاء آتی ہے تو وہ صبر اور خاموشی کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور جس اللہ پر وہ ایمان اور یقین رکھتا ہے اس سے اس ابتلاء کے دور ہونے کیلئے دعائیں مانگتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس کا مولیٰ کریم اسے اس ابتلاء کے بعد بے شمار فضلوں سے نوازے گا کیونکہ یہ اس کا وعدہ ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (سورۃ الانشراح: 6) یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔

اسکے بالمقابل ایک دہریہ اور ملحد جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا مصائب اور مشکلات اور بیماریاں آنے پر سخت پریشان ہوتا ہے۔ اس کو اطمینان اور سکون نہیں ملتا، رات کو نیند نہیں آتی۔ سکون اور نیند کی تلاش کیلئے وہ نشہ آور چیزوں اور ڈرگس کا استعمال کرتا ہے اور بعض تو خودکشی کر لیتے ہیں اور بعض اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں کیونکہ ان کے پاس حصول اطمینان وصبر کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا اور بڑی محرومی کی موت مرتے ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ۔

(دوسرا فائدہ) سامعین کرام! دنیا میں دو طرح کے بچے ہوتے ہیں ایک تو وہ جن کے سروں پر والدین کا سایہ ہوتا ہے اور دوسرے وہ جو یتیم ہوتے ہیں۔

جن کے سروں پر ان کے والد کا سایہ ہوتا ہے۔ وہ کسی بھی ضرورت کے وقت اپنی والد کی طرف رجوع کرتے ہیں اور شفیق والد ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر وہ جن کا کوئی والد نہیں ہوتا وہ ضرورت پڑنے پر احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

یہی حال مومن بندوں اور منکرین باری تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے اپنے رب اور خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ان کا ایمان اللہ تعالیٰ کے اس وعدے پر ہوتا ہے کہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مومن: 61) تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

پھر فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرۃ: 187) اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ۔

مستقل رہنا ہے لازم اَے بشر تجھ کو سَدا
رنج و غم یاس و اَلم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

(درثمین، صفحہ 121)

ہستی باری تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا خود کو اللہ کی حفاظت میں محسوس کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے والے کو ایک فائدہ اور برکت یہ حاصل ہوتی ہے کہ وہ ہر خطرہ کے وقت خود کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں یقین کرتا ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر ایمان ہوتا ہے کہ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ: 39) ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی غم کریں گے۔

چنانچہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سیرت میں اس تعلق سے بہت سے ایمان افروز واقعات مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سن 7 ہجری (بمطابق 628ء) کو حضرت رسول کریم ﷺ غزوہ ذات الرقاع کیلئے تشریف لے گئے۔ جب حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ واپس تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں ایک سایہ دار جگہ میں آرام فرمانے لگے اور آپؐ نے اپنی تلوار ایک کیکر کی درخت کے ساتھ لٹکا دی۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم بھی سو گئے تو اچانک حضور ﷺ کی آواز ہم تک پہنچی۔ آپ ﷺ ہمیں بلا رہے تھے۔ جب ہم حضورؐ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک دشمن وہاں کھڑا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب میں سو گیا تو اس دشمن نے مجھے جگایا اور میں نے دیکھا میری تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ بتاؤ آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ حضور ﷺ نے جواب دیا کہ ''اللہ۔ اللہ۔ اللہ'' اس پر تلوار اس دشمن کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ کچھ نہ کر سکا۔ حضور ﷺ نے وہ تلوار اٹھائی اور اس دشمن سے پوچھا اب تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ اس پر وہ دشمن کہنے لگا کہ آپ ہی ہیں جو معاف فرمادے۔'' (بخاری، کِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ)

سامعین کرام! آنحضرت ﷺ کو اپنے رب پر کامل ایمان تھا اور اسی اللہ نے آپ ﷺ کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھا اور اسکے بالمقابل وہ دشمن جس کا خدائے واحد پر ایمان نہ تھا اس نے اپنا کوئی محافظ نہ پایا اور وہ نجات کیلئے حضور ﷺ سے فریاد کرنے لگا۔ اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے جو مومن باللہ، اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ خطرات کے وقت اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حیات طیبہ میں بھی پیش آیا۔

1904ء و 1905ء میں جبکہ آپ علیہ السلام کرم دین والے مقدمہ میں گورداسپور میں مقیم تھے ایک صحابی نے آپ علیہ السلام کو اطلاع دی کہ مجسٹریٹ کا ارادہ آپؑ کو قید کر کے جیل بھجوانے کا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس مقدمہ میں آپؑ اسکے شکار ہیں۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شکار کا لفظ بولا تو حضورؑ یکلخت اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ''میں شکار نہیں ہوں میں شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا شیر وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟''

(سیرت المہدی حصہ اوّل، صفحہ 87، روایت نمبر 107)

پھر فرمایا:

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اَے روبۂ زار و نزار

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خدائے حفیظ پر کامل ایمان و تقویٰ تھا کہ وہ ہر حال میں آپ کی حفاظت فرمائے گا اور اسی کی اقتداء میں ہر احمدی جو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی حفاظت کرتا ہے اور اسکے بالمقابل وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے نزدیک ہستی باری تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں وہ ایسے مواقع پر خود کو تنہا اور بے یار و مدد سمجھتا ہے۔

جرائم کے ارتکاب سے اجتناب

جرائم کو روکنے کیلئے حکومتیں قوانین بناتی ہیں مگر وہ جرائم کے انسداد میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوتیں۔ مگر وہ لوگ اور معاشرہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اسکے احکامات پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور کسی حکم سے سرمو انحراف گناہ سمجھتے ہیں اور وہ ڈرتے ہیں کہ ان کا مالکِ حقیقی ناراض نہ ہو جائے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ کسی غلطی کے ارتکاب پر قانون قانونی گرفت کرے یا نہ کرے اللہ تعالیٰ کی ذات مؤاخذہ کر سکتی ہے۔ اس لئے وہ ہر چھوٹے سے چھوٹے جرم کے ارتکاب سے بچتے ہیں۔ بطور مثال عرض ہے کہ

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعثت کے وقت عرب لوگ شراب نوشی کے عادی تھے اور بعض قبائل میں پانچ وقت خصوصی شراب پینے کے مقرر کئے ہوئے تھے۔ کثرت شراب نوشی پر فخر کرتے اور ان کا اپنے اشعار میں فخر کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے شراب نوشی پر پابندی عائد کر دی تو اسے فوراً ترک کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مدینہ میں ابوطلحہ کے مکان میں کچھ اصحاب شراب پی رہے تھے اور میں ان کو شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں گلی سے کوئی شخص یہ کہتا ہوا گزرا کہ رسول کریم ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ آج سے شراب کلیۃً حرام کر دی گئی ہے۔ شراب پینے والوں میں سے بعض نے کہا کہ کوئی جا کر تحقیق کرے کہ کیا یہ اعلاج درست ہے یا نہیں؟ مگر دوسرے احباب نے کہا نہیں پہلے شراب کے مٹکے اور برتن توڑ دو اور مٹکوں کی شراب بہا دو اس کے بعد تحقیق کروا اور جب تحقیق سے شراب کی حرمت ثابت ہوگئی تو انہوں نے شراب پینا یکسر چھوڑ دیا اور کسی نے دوبارہ اسکا خیال بھی دل میں نہیں لایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں صحابہ کرامؓ کی اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

تَرَكُوا الْغَبُوْقَ وَ بَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْاَحْزَانِ

یعنی انہوں نے شراب کو چھوڑ دیا اور اسکی لذت کو غم کی راتوں کو دعا کی لذت سے بدل دیا۔

حاضرین کرام! اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے افراد کو یہ بہت بڑا فائدہ اور برکت نصیب ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حکم پر فوراً عمل کرتے ہیں اور برائیوں، گناہوں اور جرائم کے ارتکاب سے بچ جاتے ہیں جبکہ دوسرے اس قسم کے فوائد و برکات سے محروم رہتے ہیں۔

راست گوئی

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا راست گو اور سچا انسان ہوتا ہے جبکہ ایک ملحد اور دہریہ کو سچ اور جھوٹ کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اللہ کا مومن بندہ کسی بھی خطرے یا مصیبت میں سچ کے دامن کو نہیں چھوڑتا کیونکہ اسکے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوتا ہے کہ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (سورہ توبہ: 119) صادقوں یعنی سچوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ وہ کسی حال میں بھی صادقوں کے زمرے سے باہر نکلنا نہیں چاہتا۔

اس ضمن میں حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانیؒ کا ایک واقعہ تاریخ میں مذکور ہے کہ جب وہ حصول علم کیلئے گھر سے روانہ ہونے لگے تو ان کی والدہ نے 80/اشرفیاں ان کے کوٹ کے جیب میں رکھ کر سی دیں اور والدہ نے انہیں نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ نہیں بولنا۔ شیخ عبد القادر صاحبؒ گھر سے روانہ ہوئے اور ایک جنگل میں سے گزر رہے تھے تو چوروں اور ڈاکوؤں نے ان کو پکڑ کر پوچھا کہ تیرے پاس کتنا مال ہے؟ شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے جواب دیا کہ میرے پاس 80 اشرفیاں ہیں جو میری والدہ نے جیب میں رکھ کر سی دی تھیں اور یہ نصیحت کی تھی کہ بیٹا کبھی بھی جھوٹ نہیں بولنا ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ جب جیب کو پھاڑا گیا تو واقع 80/اشرفیاں نکلیں۔ چوروں کے سردار نے کہا کہ ہمیں بھی ہمارے والدین اور بڑوں نے اللہ کے حکم کے مطابق سچ بولنے کی نصیحت کی تھی مگر ہم نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے جنگلوں میں بھٹک رہے ہیں۔ سردار نے اسی وقت توبہ کی اور عہد کیا کہ آئندہ وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولے گا اور ہمیشہ سچ پر کاربند رہے گا۔ کہا جاتا ہے کہ وہی آپ کا سب سے پہلا مرید تھا۔

سامعین کرام! اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ جب ایک گمراہ اور مجرم کو بھی یہ یقین ہو جائے کہ اللہ کا وجود ہے اور اس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کا موجب بنتی ہے تو وہ صدق اور سچائی کا راستہ اختیار کر لیتا ہے اور جس کو ہستی باری تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں ہوتا وہ جھوٹ، فریب، رشوت اور گناہوں کی دلدل سے نکل ہی نہیں سکتا۔

اسی طرح کا ایک ایمان افروز واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں بھی ملتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی کتاب ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' میں فرماتے ہیں کہ

''ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مقدمہ ڈاک خانہ کی طرف سے چلایا گیا جس میں جرمانہ اور قید دونوں سزائیں مل سکتی تھیں۔ چونکہ ڈاک خانہ کے قواعد کی خلاف ورزی اس زمانہ میں کثرت سے ہوتی تھی ڈاک خانہ والے چاہتے تھے کہ ایک دو شخصوں کو سخت سزا ہو جائے تو آئندہ لوگ احتیاط کریں گے۔ اس لئے ڈاک خانہ کا انگریز افسر خود پیروی کیلئے آتا اور پورا زور دیتا کہ آپ کو سزا ہو جائے۔ اس مقدمہ کی بناء صرف اس شخص کی شہادت پر تھی جس نے آپ کا بھیجا ہوا پیکٹ کھولا تھا جس میں ایک خط تھا اور خط کا پیکٹ میں بھیجنا قوانین ڈاک کے مطابق جرم تھا۔ وکلاء نے کہا کہ بچنے کی صرف یہ صورت ہے کہ آپ کہیں کہ میں نے خط الگ بھیجا تھا۔ وہ شخص جس کے نام پیکٹ تھا چونکہ پادری تھا اور آپ سے مباحثات کر چکا تھا اور ایک رنگ میں آپ سے عداوت رکھتا تھا یہ عذر آپ کا یقینی طور پر قابل قبول تھا مگر آپؑ نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ میں جھوٹ کس طرح بول سکتا ہوں میں نے واقع میں خط بھیجا ہے۔ گو یہ سمجھ کر اسے پیکٹ میں ڈال دیا تھا کہ وہ بھی مضمون پیکٹ کے متعلق تھا۔ مجسٹریٹ پر اس امر کا اس قدر اثر ہوا کہ باوجود ڈاک خانہ کے افسروں کے اصرار کے اس نے آپؑ کو بری کر دیا اور کہا

مرزا صاحب کا یہ قصیدہ اپنے تمام لسانی محاسن کے لحاظ سے ایسی عجیب و غریب چیز ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا ایک ایسا شخص جس نے کسی مدرسہ میں زانوئے ادب تہہ نہ کیا تھا، کیونکر ایسا فصیح و بلیغ قصیدہ لکھنے پر قادر ہو گیا

یہ قصیدہ نہ صرف اپنی لسانی و فنی خصوصیات بلکہ اُس والہانہ محبت کے لحاظ سے بھی جو مرزا صاحب کو رسول اللہ سے تھی، بڑی پُر اثر چیز ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی قصیدہ نعتیہ کے متعلق علامہ نیاز فتحپوری کا محققانہ تبصرہ

’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ جو ساڑھے چھ سو صفحات پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف حنیف ہے۔ 1893ء میں شائع ہوئی۔ اس میں علاوہ کم فہم معترضین کے اعتراضات کے مدلل جوابات کے اسلام کے کمالات اور قرآن کریم کی بے نظیر خوبیاں نہایت جامع طریق پر بیان کی گئی ہیں۔ اسی کتاب کا ایک حصّہ التبلیغ کے نام سے فصیح بلیغ عربی زبان میں ہے جس کے آخر میں نہایت بلند پایہ دو عربی قصیدے بھی شامل ہیں۔ جن میں پہلا قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں لکھا گیا ہے۔ یہ قصیدہ نہ صرف اُس والہانہ عشق و محبت کا آئینہ دار ہے جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والی صفات سے حضور کو حاصل تھی۔ جبکہ اس مبارک قصیدے کا ہر قاری بھی بذات خود اسکی مخصوص برکات سے مستفید ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضور سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ’’جو اس قصیدے کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا میں اس میں اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دوں گا اور اپنا قرب عطا کروں گا۔‘‘

اس مبارک قصیدہ کی شرح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان نے 1956ء میں لکھی۔ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے اسے شائع کیا۔ علامہ نیاز فتحپوری نے اپنے مؤقر رسالہ ’’نگار‘‘ کی اشاعت بابت ماہ اپریل 1960ء میں اسی شرح پر محققانہ تبصرہ فرمایا ہے جسے افادہ احباب کیلئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

شرح القصیدہ: اب سے تقریباً 65 سال قبل 1893 کی بات ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ تجدید و مہدویت سے ملک کی فضا گونج رہی تھی اور مخالفت کا ایک طوفان ان کے خلاف برپا تھا۔ آریہ، عیسائی اور مسلم علماء سبھی ان کے مخالف تھے اور وہ تن و تنہا ان تمام حریفوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب انہوں نے مخالفین کو ’’هَلْ مِنْ مُبَارِز‘‘ کے متعدد چیلنج دیئے اور ان میں سے کوئی سامنے نہ آیا۔ ان پر منجملہ اور اتہامات کے ایک اتہام یہ بھی تھا کہ وہ عربی و فارسی سے نا اہل ہیں۔ اسی اتہام کی تردید میں انہوں نے یہ قصیدۂ نعت عربی میں لکھ کر مخالفین کو اس کا جواب لکھنے کی دعوت دی۔ لیکن ان میں سے کوئی بروئے کار نہ آیا۔

مرزا صاحب کا یہ مشہور قصیدہ 69/اشعار پر مشتمل ہے اور اپنے تمام لسانی محاسن کے لحاظ سے ایسی عجیب و غریب چیز ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا ایک ایسا شخص جس نے کسی مدرسہ میں زانوئے ادب تہہ نہ کیا تھا کیونکر ایسا فصیح و بلیغ قصیدہ لکھنے پر قادر ہو گیا۔ اسی زمانہ میں انکے مخالفین یہ بھی کہا کرتے تھے کہ ان کی عربی زبان کی شاعری غالباً ان کے مرید خاص مولوی نور الدین کی ممنون کرم ہے لیکن اس الزام کی لغویت اسی سے ظاہر ہے کہ مولوی نور الدین خود مرزا صاحب کے بڑے معتقد تھے اور اگر میرزا صاحب کے عربی قصائد وغیرہ انہیں کی تصنیف ہوتے تو مرزا صاحب کے اس کذب و دروغ پر کہ یہ سب کچھ خود انہیں کی فکر کا نتیجہ ہے، سب سے پہلے مولوی نور الدین ہی معترض ہو کر اس جماعت سے علیحدہ ہو جاتے حالانکہ مرزا صاحب کے بعد وہی خلافت کے مستحق قرار دیئے گئے۔

یہ رسالہ میرزا صاحب کی اسی عربی قصیدہ کی شرح ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے یہ شرح مولوی جلال الدین شمس نے لکھی ہے جو کسی وقت بلاد عرب و انگلستان میں احمدی مبلغ کی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ یہ شرح انہوں نے بڑی عقیدتمندانہ کاوش سے لکھی ہے جیسا کہ ہم پہلے ظاہر کر چکے ہیں۔ یہ قصیدہ نہ صرف اپنی لسانی و فنی خصوصیات بلکہ اُس والہانہ محبت کے لحاظ سے بھی (جو مرزا صاحب کو رسول اللہ سے تھی) بڑی پر اثر چیز ہے۔

یہ قصیدہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے:

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ
يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْاٰنِ

اور اختتام اس شعر پر ہوتا ہے:

جِسْمِيْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

(رسالہ نگار لکھنؤ یکم اپریل 1960ء صفحہ 52)

(مطبوعہ اخبار بدر 14/اپریل 1960ء)

کہ جو شخص قید ہونے کے خطرہ میں ہے اور منہ کے ایک فقرہ سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے لیکن کوئی پرواہ نہیں کرتا اور جھوٹ نہیں بولتا میں اسے ہرگز سزا نہیں دے سکتا۔‘‘ (احمدیت حقیقی اسلام، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 206)

سامعین کرام! اس واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی برکت سے غلط بیانی اور جھوٹ سے بچتے رہے جبکہ ماہر قانون غلط بیانی کا مشورہ دیتے رہے۔ مگر آپؑ نے ہر حال میں الٰہی اور ملکی قانون کو ماننے اور اس کے مطابق عمل کرنے پر اصرار کیا۔ پس اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے پر ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے ملک کے قانون کی پابندی کرتا ہے اور اسکی خلاف ورزی سے محض اسلئے بچتا ہے کہ مالک الملک نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔

سامعین حضرات! یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خود کو مسلمان کہلانے والے اور اللہ اور اسکے رسول پر ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد جھوٹ، فریب، رشوت خوری اور مختلف قسم کے جرائم کے ارتکاب کرتے ہوئے نظر آتی ہیں اور لا مذہب دہریوں کو یہ اعتراض کا موقع دیتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان گناہ اور آثام سے اجتناب کا باعث ہے تو یہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرنے والے ہیں ان گناہوں میں کیوں ملبوث ہیں؟

اس سوال کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے مؤثر انداز میں دیا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو خدا کو مانتے ہیں اور دوسرے وہ جو نہیں مانتے اور دہریہ کہلاتے ہیں جو مانتے ہیں، اُن میں بھی دہریت کی ایک رنگ ہے کیونکہ اگر وہ خدا کو کامل یقین کے ساتھ مانتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر فسق و فجور اور بے حیائی میں ترقی ہو رہی ہے۔ ایک انسان کو مثلاً سنکھیا یا سٹرکنیا دیا جاوے جبکہ اس کو اس بات کا علم ہے کہ یہ زہر قاتل ہے، تو وہ اُس کو کبھی نہیں کھائے گا۔ خواہ اس کے ساتھ تم اُسے کسی قدر لالچ بھی روپیہ کا دو۔ اس لئے کہ اس کو اس بات کا یقین ہے کہ میں نے اس کو کھایا اور ہلاک ہوا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ گناہ سے ناراض ہوتا ہے اور پھر بھی اس زہر کے پیالے کو پی لیتے ہیں۔ جھوٹ بولتے، زنا کرتے ہیں، دکھ دینے کو تیار ہو جاتے ہیں، بارہ بارہ آنہ یا ایک روپئے کے زیور پر معصوم بچوں کو مار ڈالتے ہیں۔ اس قدر بے باکی اور شرارت و شوخی کا پیدا ہونا سچے علم اور پورے یقین کے بعد تو ممکن نہیں۔ اس سے معلوم ہو کہ ان کو یہ ہرگز معلوم نہیں کہ یہ بدی کا زہر ہلاک کرنے میں سنکھیا یا سٹرکنیا کے زہر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر اُن کا ایمان اس بات پر ہوتا کہ خدا ہے اور وہ بدی سے ناراض ہوتا ہے اور اسکی پاداش میں سخت سزا ملتی ہے، تو گناہ سے بیزاری ظاہر کرتے اور بدیوں سے ہٹ جاتے، لیکن چونکہ گناہ کی زندگی عام ہوتی جاتی ہے اور بدی اور فسق و فجور سے نفرت کی بجائے محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے میں یہی کہوں گا اور یہی سچ ہے کہ آج کل دہریہ مت پھیلا ہوا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک گروہ زبان سے کہتا ہے کہ خدا ہے، مگر مانتا نہیں اور دوسرا گروہ صاف انکار کرتا ہے۔ حقیقت میں دونوں ملے ہوتے ہیں۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 493)

سامعین کرام! دنیا کی معلوم تاریخ سے علم ہوتا ہے کہ جب بھی انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا اور اس کے حقوق کی ادائیگی کو کلیۃً فراموش کر دیا اور بے خوف ہو کر گناہوں کا ارتکاب کرنے لگا اور اس کے نزدیک حسانات اور سیئات کا فرق ختم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس وقت کسی مامور کو بھیج کر ایمان باللہ کو دلوں میں دوبارہ قائم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر جب مئی، جون کے مہینہ میں شدید گرمی کے باعث زمین خشک ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ساون میں باران رحمت نازل کرتا ہے جو مردہ زمین کو ایک بار پھر زندہ کر دیتا ہے۔ عصر حاضر میں بھی اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس مقدس شہر قادیان دارالامان میں مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے ببانگ دُہل اور درد بھرے الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اسکی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا۔ جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وباء خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے۔ نورانی ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 493، 494)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کے قلب و جان میں اپنی ہستی سے متعلق ایمان اور یقین پیدا فرمادے جس کے نتیجہ میں گناہوں کے ارتکاب کا امکان باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال اور برکات سے ہر فرد جماعت مستفید ہوتا چلا جائے۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

......☆......☆......☆......

مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں

ایم ٹی اے دیکھیں اور باقاعدگی سے میرے خطبات سنیں، ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جن باتوں کی طرف میں راہنمائی کرتا ہوں ان کی پیروی کریں

مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نظام خلافت کو سب سے زیادہ اہمیت دیں

اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں خلافت احمدیہ کی مبارک پناہ، راہنمائی اور حفاظت کے اندر رہیں

تبلیغ ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے

چاڈ اور اس کے اردگرد کے ممالک کے لوگوں تک اسلام احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچانے کیلئے دانشمندانہ منصوبے اور مؤثر انداز میں تبلیغی پروگرام ترتیب دیں

جماعت احمدیہ چاڈ (افریقہ) کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ 24و25رفروری 2023ء کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

’’مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ چاڈ 24اور 25رفروری کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور وہ تمام لوگ جو اس واحد اور خاص مقصد کیلئے جمع ہوئے ہیں بے پایاں روحانی فیوض حاصل کریں اور اللہ کرے کہ آپ نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے والے ہوں۔

یاد رکھیں کہ یہ جلسہ کوئی عام دنیاوی تقریب یا میلے یا تہوار کی مانند نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اسکے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔‘‘

(اشتہار 27دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات، جلد 1، صفحہ 360، ایڈیشن 2019ء)

چنانچہ جلسہ کا انعقاد اس لیے کیا جاتا ہے کہ ہم اس خاص ماحول سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے دلوں کو پاک کریں۔ یہ جلسہ آپ کے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کا ذریعہ ہونا چاہئے جو کہ نیکی اور آپ کے اندر اللہ کا حقیقی خوف پیدا کرنے والا ہو۔ یہ جلسہ آپ کے دلوں کے اندر شائستگی، مہربانی اور مسکینی پیدا کرنے والا اور آپس میں پیار کو بڑھانے والا ہونا چاہئے۔ ایسا پیار کہ آپ دیکھنے والوں کیلئے عالمی بھائی چارے کی مثال بن جائیں۔ آپ کو ایک دوسرے کیلئے فکرمندی کرنے والوں کی ایک ابدی مثال بن جانا چاہئے بلکہ دوسروں کیلئے بھی ایک مثال بننا چاہئے۔ سب سے بڑھ کر آپ کو اسلام کی خدمت کیلئے ایک جذبہ اور جنون پیدا کرنا چاہئے اور اپنے خالق اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔

آپ کو جلسہ کے اس وقت سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے کہ آپ اللہ کو یاد کرنے میں وقت گزاریں اور اپنی روحانیت کو ترقی دیں اور بے مقصد گفتگو سے پرہیز کریں۔ جب جلسہ ختم ہو جائے تو ان چیزوں پر کاربند ہوں جو یہاں پر سیکھی ہیں اور اپنی زندگیوں میں مثبت روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی سرتوڑ کوشش کریں۔ آپ کو بیعت کی شرائط پوری کرنے، مثالی احمدی بننے اور ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کا تقاضا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کے افراد سے کیا ہے۔

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں۔ ایم ٹی اے دیکھیں اور باقاعدگی سے میرے خطبات سنیں۔ ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جن باتوں کی طرف میں راہنمائی کرتا ہوں ان کی پیروی کریں۔

آج اسلام کی اشاعت اور دنیا میں امن صرف خلافت کے نظام پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نظام خلافت کو سب سے زیادہ اہمیت دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں خلافت احمدیہ کی مبارک پناہ، راہنمائی اور حفاظت کے اندر رہیں۔

میں آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ تبلیغ ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ چاڈ اور اس کے اردگرد کے ممالک کے لوگوں تک اسلام احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچانے کیلئے دانشمندانہ منصوبے اور مؤثر انداز میں تبلیغی پروگرام ترتیب دیں۔

آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو آپؑ نے شاملین جلسہ کیلئے کی۔

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اَے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘

(اشتہار 7دسمبر 1892ء)

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دل سے نکلی ہوئی دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔ اللہ کرے آپ کا جلسہ بڑی کامیابی سے ہمکنار ہو۔ اور آپ سب میں ایمان اور تقویٰ کا نفوذ ہو جو آپ کو بہترین احمدی مسلمان بنائے تا کہ آپ بہترین روحانی قوت اور طاقت کے ساتھ اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ اللہ آپ سب پر رحم کرے۔‘‘

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21راکتوبر 2023ء)

......☆......☆......☆......

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2024ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 25، 26، 27راکتوبر 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرہ:187) ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ
اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ:122)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اپنی بیعت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے، اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی ترجیح دین کو دنیا پر مقدم کرنا بنالیں

آپ کا نام انصار اللہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں

یہی اصل خدمت اور فرض انصار اللہ کا ہے۔خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں

جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے گی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ لوگوں کا تعلق رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے رہیں گے

اگر ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں تو ہم خدا تعالیٰ کے مسیح کی جماعت کے مددگار نہیں بن رہے بلکہ اس کو کمزور کرنے والے بن رہے ہیں

خود اپنے نمونے قائم نہیں کریں گے تو اولادیں کس طرح دین پر قائم ہوں گی، پھر اگر اولاد بگڑ جاتی ہے تو شکوہ نہیں ہونا چاہئے

ہماری نمازیں رپورٹ فارم پُر کرنے کیلئے یا لوگوں کے دکھاوے کیلئے یا رسمی طور پر نہیں ہونی چاہئیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے ہونی چاہئیں، ایسی نمازیں ہی ہیں جو پھر پھل پھول لاتی ہیں

ہمیں بہت فکر کرنی چاہئے، ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا کام لگایا ہے کہ

ہم نے صرف اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح نہیں کرنی، صرف اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ہی توحید پر قائم نہیں کرنا اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے تابع نہیں رکھنا بلکہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا ہے

انصار کا ایک یہ بھی کام ہے کہ قرآن کریم کو تدبر اور غور سے پڑھیں اور اسکے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور پھر اس کی تعلیم دنیا میں پھیلائیں

اشاعت اسلام نیز نظامِ خلافت کی حفاظت اور اسکے استحکام کیلئے انصار اللہ سے لیا جانے والا تاریخی عہد

اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ، یوکے، بمقام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح لندن فرمودہ 08 اکتوبر 2023ء

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آج انصار اللہ یوکے کا اجتماع اختتام کو پہنچ رہا ہے۔اسی طرح فرانس اور امریکہ میں بھی اجتماع ہو رہا ہے اور ان کے اجتماع کا بھی آج آخری دن ہے، آخری سیشن ہے۔شاید امریکہ کا نہ ہو لیکن بہرحال اِن کا آخری دن ہے۔بہرحال کہیں اجتماع ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے اب ایم ٹی اے نے تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرح ایک کر دیا ہے کہ ان تقریبات میں احباب شامل ہوتے ہیں اور آج کی اس تقریب کو دنیا میں بہت سے انصار دیکھ اور سن رہے ہوں گے۔ پس یوکے کے انصار کے اجتماع کے ذریعے تمام دنیا کے انصار یہ تقریب دیکھ اور سن رہے ہیں اس لیے آج کی باتوں کے سبھی انصار مخاطب ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے انصار اللہ کی تنظیم کو شروع فرمایا تھا ایک موقع پر انصار کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ آپ کا نام انصار اللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کا زمانہ جوانی اور امنگ کا زمانہ ہوتا ہے اس لیے اس عمر کے افراد کا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے تاکہ خدمت خلق کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور چالیس سال سے اوپر والوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے اور اگر وہ کہیں ملازم ہو تو ملازمت میں ترقی کر لیتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمائے سے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔ پس آپ کا نام انصار اللہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں صرف کریں اور اپنے عمل سے بھی اور پیغام پہنچا کر بھی دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ پس اس حقیقت کو ہر ناصر کو سمجھنا چاہئے کہ اس نے اپنی عبادت کے معیار کو بڑھانا ہے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ باجماعت نماز کی طرف توجہ دینی ہے۔ گھروں میں اپنی اولاد کے سامنے اپنی عبادت کے معیار کے نمونے قائم کرنے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ ان کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز کی تلقین کرتے رہتے تھے اور یہی اصل خدمت اور انصار اللہ کا فرض ہے۔ خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے گی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ لوگوں کا تعلق رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے رہیں گے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتوں سے بھی تعلق قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم رہے گا اور نتیجۃً جماعت بھی زندہ رہے گی۔

(ماخوذ از مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب، انوار العلوم، جلد 26، صفحہ 355-356)

پس اگر ہم اپنی زندگی اور اپنی اولاد کی زندگی چاہتے ہیں، اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دنیا کی غلاظتوں سے بچانا چاہتے ہیں تو اس طرف خاص توجہ دینی ہوگی ورنہ ہمارا نعرہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا کھوکھلا نعرہ ہے۔

اگر ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں تو ہم خدا تعالیٰ کے مسیح کی جماعت کے مددگار نہیں بن رہے بلکہ اس کو کمزور کرنے والے بن رہے ہیں۔

پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں اور ذکر الٰہی کے معیار کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ ہر جگہ آپ یہ جائزہ لے لیں۔ انصار اللہ کی عمر تو ایسی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دینی چاہئے لیکن اس جائزے میں آپ کے سامنے یہ بات آ جائے گی کہ ہماری حالت میں بہت کمزوری ہے۔

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے، اس بات پر بیعت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں گے۔ شیطان کی حکومت کو دنیا سے مٹائیں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو کیا پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں اور فرائض جو ہمارے ذمے ڈالے گئے ہیں ان پر عمل کیے بغیر ہم یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پس اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ اپنی جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقعے پر فرمایا: ’’نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 263، ایڈیشن 1984ء)

پس ایسے لوگ جو بعض دفعہ میرے پاس بھی آتے ہیں اور آ کر کہہ دیتے ہیں کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ پانچ نمازیں پڑھیں لیکن چھوٹ جاتی ہیں۔ ان کو بہت فکر کی ضرورت ہے۔

خود اپنے نمونے قائم نہیں کریں گے تو اولادیں کس طرح دین پر قائم ہوں گی۔ پھر اگر اولاد بگڑ جاتی ہے تو شکوہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان

کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اسکی یہی ہے۔" آپ نے فرمایا کہ "...... بچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 162، ایڈیشن 1984ء)

پس ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ ایک سوز اور رقت سے اس سے دعائیں مانگیں تو پھر ایسی حالت پیدا ہو جائے گی کہ نمازوں سے غفلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا اور پھر جب یہ حالت ہوگی تو ہم عملی طور پر ان لوگوں کے سوال کا جواب دینے والے ہو جائیں گے جو کہتے ہیں کہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور پھر بدیاں کرتے ہیں، برائیاں کرتے ہیں۔ وہ نمازیں پڑھتے ہیں تو صرف ایک خانہ پُری کیلئے۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت رکھے بغیر اور نماز کا حق ادا کیے بغیر نماز پڑھتے ہیں اور برائیوں میں مبتلا ہیں یا دوسروں کا حق ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے خود کہہ دیا ہے کہ ان کی نمازیں ان کیلئے ہلاکت ہیں اور ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ پس ہماری نمازیں رپورٹ فارم پُر کرنے کیلئے یا لوگوں کے دکھاوے کیلئے یا رسمی طور پر نہیں ہونی چاہئیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے ہونی چاہئیں۔ ایسی نمازیں ہی ہیں جو پھر پھل پھول لاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (ھود: 115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔" آپ نے فرمایا: اس طرح دعا کرو کہ جو صدیقوں اور محسنوں کی نماز ہے وہ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ فرمایا کہ "یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں" فرمایا کہ "اسکا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے" اس لیے حسنات نام رکھا ہے، صلوٰۃ نہیں رکھا "کہ وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دُور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 163، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ وہ نمازیں ہیں جو ہمیں پڑھنے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ نمازیں ہیں جو اگر ہم پڑھیں گے تو جہاں اپنے آپ کو برائیوں سے دُور کر کے خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کرنے والے بن جائیں گے وہاں اپنی اولادوں کا بھی زندہ خدا سے تعلق پیدا کرنے والے بن جائیں گے، اسکا ذریعہ بن جائیں گے اور یوں اپنی نسلوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے، انہیں بھی برائیوں سے بچانے والے ہوں گے، ان کے اندر بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی روح پیدا کرنے والے ہوں گے اور دین کے حقیقی انصار کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

نماز کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یوں نصیحت فرمائی۔ فرمایا کہ "جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔" فرمایا "اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں" نماز میں لذت اور سرور اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک بُرے ارادے اور ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہو جائیں، جل کے خاک نہ ہو جائیں۔ "انانیت اور شیخی دُور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آ جائے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کیلئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔"

پس اپنی انانیت کو، اپنے تکبر کو، اپنے ناپاک منصوبوں کو، اپنے غلط خیالات کو دلوں میں سے نکالو گے تو پھر ہی نمازوں کی طرف بھی صحیح توجہ پیدا ہوگی اور جب ایسی نمازیں ہوں گی تو پھر خود بخود انسان کی تربیت بھی ہوتی چلی جائے گی۔ فرمایا "میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 170، ایڈیشن 1984ء)

صرف عملی حرکتیں نہیں۔ نماز کی حالتوں میں سجدہ کرنا، کھڑے ہونا، بیٹھنا، یہی باتیں نہ ہوں، صرف زبان سے سورت فاتحہ یا آیات اور دعائیں نہ ہو رہی ہوں بلکہ روح سے یہ عمل ظاہر ہو رہے ہوں تب یہ نمازیں حقیقی نمازیں ہوں گی۔

پس یہ وہ اہم کام ہے جس کو انصار اللہ کو سب سے زیادہ مقدم رکھنا چاہئے۔

اگر ہماری عبادتیں اور نمازیں اللہ تعالیٰ کے معیار کے مطابق نہیں ہیں تو ہمارا اللہ تعالیٰ کے انصار ہونے کا دعویٰ کھوکھلا دعویٰ ہے۔

پس جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا انصار اللہ کو سب سے پہلے اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اپنے تعلق باللہ کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہئے پھر ہی اللہ تعالیٰ وہ حالات بھی پیدا فرمائے گا جو انقلابات لاتے ہیں اور انصار کی دعائیں اور عملی حالتیں تبلیغ کیلئے بھی نئے راستے کھولیں گی اور عملی حالتوں کیلئے ان تمام باتوں کا نمونہ بننے کی ضرورت ہے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت سے توقع کی ہے اور نصائح فرمائی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ "ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔"

پس ہر لحاظ سے یہ نمونے قائم کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ "......اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔" خوفزدہ رہو۔ "اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرو" اور "یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔" اپنے اندر عاجزی انکساری پیدا کرو۔ "کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 9، ایڈیشن 1984ء)

آپ نے فرمایا کہ تمہارے قول و فعل ایک ہونے چاہئیں۔ فرماتے ہیں "اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔" فرمایا "جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا...... پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے" فرمایا کہ "اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔" فرمایا "بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی۔ ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟" اتنی رونے اور زاری کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔" (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 11، ایڈیشن 1984ء) اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی مخفی شرائط ہوں اگر وہ پوری نہ کی جائیں۔ اس لیے ان کو پورا کرنے کیلئے دعا ضروری ہے۔

پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ انصار جنہوں نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور اپنی اولادوں کو بھی دین سے جوڑے رکھیں گے ان کو ہر وقت اس فکر میں رہنا چاہئے کہ اپنے ایسے نمونے قائم کریں جو عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار ظاہر کرنے والے ہوں اور عملی حالتوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں تاکہ ہم اپنے بیوی بچوں کیلئے نمونہ ہوں۔ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو انذار فرمایا ہے وہ دل کو ہلا دینے والا ہے۔ پس ہمیں بہت فکر کرنی چاہئے۔ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا کام لگایا ہے کہ ہم نے صرف اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح نہیں کرنی۔ صرف اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ہی توحید پر قائم نہیں کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کے تابع نہیں رکھنا بلکہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے اور مختلف موقعوں پر جو ہمیں نصائح فرمائی ہیں اس کی جگالی کرتے رہنا چاہئے، اس کو یاد رکھنا چاہئے۔ اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم کامیاب انصار بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو" ہمیشہ کی، دونوں جہان کی فلاح پاؤ "اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔" پس عقل استعمال کرو اور عقل آتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ جو حقیقی عقل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور اس عقل کو حاصل کرنے کیلئے کلام الٰہی یعنی قرآن کریم کو پڑھنا اور اس کو سمجھنا اور اس کی ہدایات پر چلنا ضروری ہے اور پھر ساتھ ہی فرمایا کہ عملی حالتیں بھی اپنے اندر پیدا کرو۔ تمہارے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں۔ فرمایا "تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 67، ایڈیشن 1984ء)

یہ باتیں ہوں گی تو پھر کامیابی ہو جائے گی۔ صرف دعوے نہیں، صرف کھوکھلے نعرے نہیں۔ پس اگر ہم نے دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنا ہے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور جس کیلئے ہم آپ علیہ السلام کی بیعت میں آئے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا۔ تو اپنے دلوں کو پاکیزہ بنانا ہوگا اور دلوں کی پاکیزگی کیلئے تقویٰ ضروری ہے اور تقویٰ کے راستے تلاش کرنے کیلئے قرآن کریم کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔

پس انصار کا ایک یہ بھی کام ہے کہ قرآن کریم کو تدبر اور غور سے پڑھیں اور اسکے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور پھر اسکی تعلیم دنیا میں پھیلائیں۔

آپ نے فرمایا کہ "تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 67، ایڈیشن 1984ء)

پس اگر یہ دعویٰ ہے کہ ہم اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرائیں گے تو پھر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہمارا سب سے اوّل کام ہے اور جب ہم یہ کریں گے تو ہمارے قول و فعل ایک ہوں گے اور کامیابیاں ہمیں

حاصل ہوں گی۔

آپؑ نے فرمایا کہ ’’اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو‘‘ اسکے محفوظ قلعے میں آسکو ’’اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہوگئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہوگئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 77، ایڈیشن 1984ء)

پس آپ علیہ السلام کے اس ارشاد کو بھی ہمیں بہت توجہ سے ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اگر اسلام کی حمایت اور خدمت کا شرف حاصل کرنا ہے۔ یہ اعزاز حاصل کرنا ہے کہ ہم اسلام کے خادم بنیں، اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ اعزاز حاصل کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرائیں، اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ شرف حاصل کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کریں اور یہ بہت عظیم کام ہے تو پھر اس اعزاز اور شرف کو حاصل کرنے کی شرط تقویٰ ہے اور جب تقویٰ پیدا ہو جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی نظر میں یقیناً اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ انصار اللہ کہلائیں اور دنیا میں توحید کے پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت و تبلیغ میں اپنا کردار ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔

پھر یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ اس بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کرے لیکن انصار اللہ کو سب سے زیادہ اپنے آپ کو اس کا مخاطب سمجھنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کے مشن کو پورا کرے گا۔ آپ کی دعاؤں کو سنے گا اور آپ کے ذریعہ سے تکمیل اشاعت اسلام ہوگی۔ ہم خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے فیض اٹھانے والے بنیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان فیض اٹھانے والوں اور فتح حاصل کرنے والوں کیلئے جو شرط رکھی ہے وہ تقویٰ ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے ایک موقعے پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔ پھر جب یہ بات ہے تو یاد رکھو کہ حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کیلئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔‘‘ حقائق و معارف کے دروازوں کے کھلنے کیلئے ضرورت ہے تقویٰ کی ’’اس لئے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل: 129)‘‘ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔ فرمایا ’’اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے۔ بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔‘‘ پس ’’فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فتح کیلئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 232، ایڈیشن 1984ء)

پس فتح تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنی ہے ان شاء اللہ۔ اگر ہم نے اس فتح کا حصہ بننا ہے تو ہمیں تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہوگا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’فتح اسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو۔ اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔‘‘ اعمال اور اخلاق میں ترقی بھی خدا کو خوش کرنے کیلئے ضروری ہے اور یہی تقویٰ ہے۔ تقویٰ اختیار کریں ’’تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پھر خدا کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اسکو لازم ہے کہ وہ ان حملوں کے جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 233، ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ کے جلال کو ظاہر کرنا ہے۔ یہ ہمارا مقصد ہے دنیا میں۔ اسکی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

پس آج ہر ناصر کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے اور اس کے جلال کو ظاہر کرنے کیلئے اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرے گا، ان لوگوں میں شامل ہوگا جو دنیا کے لوگوں پر احسان کرتے ہیں اور جو دنیا کی غلاظتوں میں گھرے ہوئے ہیں انہیں احسان کرتے ہوئے غلاظتوں سے باہر نکالتے ہیں اور جب اس بات کا ہم عہد کریں گے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے اور دنیا میں توحید قائم کرنی ہے۔ اسلام کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچانا ہے تو پھر خود ہمیں کس فکر کے ساتھ اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں خود کس قدر تقویٰ پر چلنے کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں گھروں میں اپنے بیوی بچوں کو کس قدر توحید پر چلانے کیلئے اپنے عملی نمونوں کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں کس فکر کے ساتھ اپنی نمازوں کو سنوارنے کی ضرورت ہوگی۔ کس فکر سے تعلق باللہ کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہوگی۔ چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والا عاقل بالغ خود اس بات کا جائزہ لے سکتا ہے جو باتیں میں نے کہی ہیں۔ پس اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اپنی ترجیحات کو دنیا کے گرد گھمانے کی بجائے اپنی بیعت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی ترجیح دین کو دنیا پر مقدم کرنا بنالیں۔

گذشتہ ہفتہ میں نے خدام الاحمدیہ سے عہد لیا تھا اور جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا خدام کا کام تو زیادہ خدمت خلق تھا جو ان کے ذمہ لگایا گیا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی ذمہ داری بھی ان کے سپرد کی گئی لیکن یہ انصار اللہ کی بھی ذمہ داری ہے اور جو لوگ عمر کے لحاظ سے انتہائی تجربہ اور بالغ سوچ کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ یہ زیادہ بڑی ذمہ داری ہے آپ کی کہ اس کام کو سرانجام دیں اور اپنے انصار اللہ ہونے کے نام کی لاج رکھیں اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ یہ ہوگا تو تبھی ہم کامیاب ہوں گے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ عہد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس کا میں نے ذکر کیا جب خدام الاحمدیہ سے لیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ انصار اللہ میں بھی دہرایا جائے اور ہر موقع پر دہرایا جائے۔ پہلے مجھے خیال آیا تھا دہرانے کا پھر میں نے سوچا کہ پچھلے ہفتے دہرادیا ہے اس لیے ضرورت نہیں ہے لیکن کل ہی مجھے صدر انصار اللہ پاکستان کا یہ پیغام آیا کہ انصار اللہ کو بھی حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش اور ارشاد کے پیش نظر یہ عہد دہرانا چاہئے۔ سو اس لیے میرا خیال ہے کہ میں آج بھی یہ عہد دہرادوں اس لیے تمام انصار کھڑے ہو جائیں۔

’’اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کیلئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اسکے رسولؐ کیلئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اسکے استحکام کیلئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔‘‘

(خدام الاحمدیہ کے نام روح پرور پیغام، انوار العلوم، جلد 26، صفحہ 472)

اب انگریزی دان لوگوں کیلئے میں انگلش میں بھی دہرادوں کیونکہ امریکہ میں بھی انگریزی بولنے والوں کی کچھ زیادہ نسبت ہے۔ یہاں بھی ہیں کچھ۔

’’اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

I bear witness that there is none worthy of worship except Allah. He is One and has no partner. And I bear witness that Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) is His servant and Messenger. I swear by Allah and proclaim that I will always endeavour to convey and propagate the teachings of Islam Ahmadiyyat and the blessed name of Holy Prophet (صلی اللہ علیہ وسلم) to the corners of the earth until my dying breath. And for the sake of fulfilling this most sacred obligation, I shall forever keep my life devoted to the service of Allah the Almighty and His Messenger (ﷺ). I shall give every possible sacrifice, no matter how heavy its burden, in order for the blessed flag of Islam to be raised aloft in every nation until the end of time. I also solemnly pledge to strive, with unyielding conviction, to protect and strengthen the institution of Khilafat until my last breath. And I shall also always urge my progeny to remain firmly attached to Khilafat and to seek its blessings so that Khilafat-e-Ahmadiyya may remain protected until the end of time. And so that, through the Ahmadiyya Muslim Community, the propagation of Islam may continue until the Last Day. And so that the flag of the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) may be raised far higher than any other flag in this world.”

O God, enable me to fulfil this pledge

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔‘‘

بیٹھیں۔ تشریف رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ عہد بھی پورا کرنے کی ہمیشہ توفیق دے اور اسکی طرف توجہ بھی رہے۔ آمین۔ اب دعا کرلیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا) صدر صاحب کی اطلاع کے مطابق اجتماع پر انصار کی حاضری 3 ہزار 430 ہے اور 138 guests ہیں۔ ٹوٹل 3568 ہے۔ انصار اللہ کو اس حاضری کو بھی بہتر کرنا چاہئے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر 2023ء)

یوم عرفہ اور یوم عاشورہ وہ دن ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفلی روزہ رکھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے
اس لیے ان ایام میں صرف جمعہ یا صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں

جس ملک میں اس علاقہ کے مطلع پر نکلنے والے چاند کے مطابق جب 9 ذی الحجہ ہوگی
وہاں اسی دن یوم عرفہ ہوگا اور وہاں کے لوگ اسی دن یوم عرفہ کا روزہ رکھیں گے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:62)

سوال **کینیڈا سے ایک خاتون نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ ہم کلمہ طیبہ میں کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے کبھی مَیں، کبھی ہم اور کبھی وہ کے الگ الگ صیغے کیوں استعمال کیے ہیں، اس میں کیا حکمت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 11 جولائی 2022ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:**

جواب اللہ تعالیٰ کیلئے مفرد، جمع اور غائب کے جو مختلف صیغے استعمال ہوئے ہیں ان کے بارے میں لوگوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اسکی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مَیں، جو کہ مفرد متکلم کا صیغہ ہے اسکے ذریعہ ایک عام حکم دیا جاتا ہے اور 'ہم' جو جمع متکلم کا صیغہ ہے اس میں پورا جلال ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے جبکہ وہ جو کہ مفرد غائب کا صیغہ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی صفت غائب کے اظہار کیلئے آتا ہے۔

میں اور وہ دونوں مفرد کے ہی صیغے ہیں، ایک متکلم کیلئے جبکہ دوسرا غائب کیلئے استعمال ہوتا ہے اور عام محاورہ میں ایک انسان بھی ان دونوں صیغوں کو اپنے ہی لیے اپنے مختلف انداز بیان کرنے کیلئے استعمال کر لیتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ مفرد کے ان صیغوں کو اپنے لیے استعمال کرتا ہے تو اس میں اسکی توحید کی صفت کا خاص طور پر اظہار مقصود ہوتا ہے اور جب ہم جو کہ جمع کا صیغہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے لیے استعمال کرتا ہے تو اس میں اسکے جلال کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ جب توحید کے رنگ میں بولے تو وہ بہت ہی پیار اور محبت کی بات ہوتی ہے اور واحد کا صیغہ محبت کے مقام پر بولا جاتا ہے۔ جمع کا صیغہ جلالی رنگ میں آتا ہے جہاں کسی کو سزا دینی ہوتی ہے۔

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 255، ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف کتاب البریہ میں عیسائیوں کی طرف سے تثلیث کے حق میں دیے جانے والے دلائل کا ردّ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کیلئے میں اور ہم کے صیغہ کے استعمال کی بابت فرماتے ہیں: پس واضح ہو کہ اصل مدعا جمع کا صیغہ لانے سے خدا کی طاقت اور قدرت کا ظاہر کرنا ہے اور یہ زبانوں کے محاورات ہیں جیسا کہ انگریزی میں ایک انسان کو یُو یعنی تم کے ساتھ مخاطب کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کیلئے باوجود تثلیث کے عقیدہ کے ہمیشہ داؤ (Thou) یعنی تُو کا لفظ لاتے ہیں۔ ایسا ہی عبرانی میں بجائے ادون کے جو خداوند کے معنے رکھتا ہے ادونیم آجاتا ہے۔ سو دراصل یہ بحثیں محاورات لغت کے متعلق ہیں۔ قرآن شریف میں اکثر جگہ خدا تعالیٰ کے کلام میں ہم آجاتا ہے کہ ہم نے یہ کیا اور ہم یہ کریں گے اور کوئی عقلمند نہیں سمجھتا کہ اس جگہ ہم سے مراد کثرت خداؤں کی ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 94، 95)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کی آیات فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ لَنُہۡلِکَنَّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴﴾ وَلَنُسۡکِنَنَّکُمُ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ (سورۃ ابراھیم: 14، 15) یعنی تب ان کے ربّ نے ان کی طرف وحی کی کہ یقیناً ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ اور ضرور ہم تمہیں ان کے بعد ملک میں آباد کر دیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے اپنے لیے جمع کے صیغوں کے استعمال کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (ان آیات میں) اللہ تعالیٰ نے متکلّم مع الغیر کے صیغہ کو استعمال کیا ہے، جو کہ جمع کے معنے دیتا ہے۔ حالانکہ ہلاک کرنے والی اور جگہ دینے والی تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جو واحد ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ قبضہ اور تصرف کا اظہار کرنا مقصود ہے۔ چونکہ جماعت میں قوت اور طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ جہاں قرآن کریم میں قبضہ اور تصرف بتانا مقصود ہوتا ہے اور اسے نمایاں کر کے دکھانا ہوتا ہے وہاں جمع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے اور جہاں استغناء کا اظہار مقصود ہوتا ہے یا قبضہ اور تصرف پر زور دینا مقصود نہیں ہوتا، وہاں واحد کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض صوفیوں نے یہ بھی لکھا ہے، جس کام کو اللہ تعالیٰ ملائکہ کے توسّط سے کرتا ہے، اس کیلئے جمع کا صیغہ استعمال فرماتا ہے اور جس کام کو خالص امر سے کیا جاتا ہے، وہاں مفرد کا صیغہ استعمال فرماتا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد سوم، صفحہ 455)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے جو واحد، جمع اور غائب کے الگ الگ صیغے استعمال فرمائے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ کی مختلف قسم کی الگ الگ صفات اور طاقت وقدرت کا اظہار مقصود ہے۔

سوال **یمن سے ایک خاتون نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ ایک لڑکی نے اپنے پھوپھی زاد سے شادی کی، جس سے اسکا ایک بچہ بھی ہے۔ اسکے خاوند نے اپنی امی کی خالہ کا دودھ پیا تھا۔ علماء کہتے ہیں کہ ان کی طلاق ہونی چاہئے کیونکہ اسکا خاوند اسکا رضاعی چچا لگتا ہے۔ اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 7/اگست 2022ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:**

جواب آپ نے جو صورتحال بیان کی ہے، اسکے مطابق لڑکے کی نانی لڑکی کی دادی ہیں اور لڑکے نے جس عورت یعنی اپنی ماں کی خالہ کا دودھ پیا ہے، وہ اصل میں لڑکے کی نانی کی بہن ہے اور لڑکی کی دادی کی بہن ہے۔ پس اس رضاعت کے نتیجہ میں ان میاں بیوی کے درمیان کوئی حرمت واقع نہیں ہوتی، کیونکہ اس لڑکے کا رضاعی رشتہ اپنی نانی اور لڑکی کی دادی کی اولاد سے نہیں بن رہا بلکہ لڑکے کی نانی کی بہن اور لڑکی کی دادی کی بہن کی اولاد سے بن رہا ہے۔

ہاں اگر لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہوتا تو چونکہ لڑکے کی نانی لڑکی کی دادی ہیں، اس لیے یہ لڑکا اس لڑکی کا رضاعی چچا ہوتا، جس سے شادی کی ممانعت تھی لیکن آپ کی بیان کردہ صورت میں ان دونوں میاں بیوی کے درمیان کوئی حرمت رضاعت واقع نہیں ہوتی۔

سوال **نائیجیریا سے ایک دوست نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ حدیث میں پڑھا ہے کہ جمعہ کو روزہ نہیں رکھ سکتے۔ لیکن اس سال یوم عرفہ جمعہ کو آ رہا ہے۔ کیا اس دن ہم جمعہ کا روزہ رکھیں گے؟ حضور انور نے اپنے مکتوب مورخہ 7/اگست 2022ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور نے فرمایا:**

جواب احادیث سے پتا چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف جمعہ کے دن اور صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الصوم، بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ و بَاب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ) علمائے حدیث نے اس کی مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہے کہ جمعہ چونکہ ہماری عید کا دن ہے اور عید کھانے پینے کا دن ہوتا ہے اس لیے عید والے دن روزہ نہ رکھا جائے۔ اسی طرح صرف جمعہ کے دن کو روزہ کیلئے خاص کرنے کی ممانعت کے حکم کی ایک وجہ مسلمانوں کو اس دن کی ظاہری تعظیم میں مبالغہ سے بچانا ہے۔ تا کہ جس طرح یہود سبت یعنی ہفتہ کے دن کی تعظیم میں مبالغہ کے نتیجہ میں فتنہ میں پڑ گئے، مسلمان جمعہ کے دن کی ظاہری تعظیم میں مبالغہ کر کے فتنہ کا شکار نہ ہو جائیں۔

(تحفة الاحوذی، شرح سنن ترمذی، کتاب الصوم، بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ)

نیز ہفتہ کے دن روزہ سے اس لیے منع فرمایا کہ اس دن چونکہ یہود روزہ رکھتے تھے۔ اس لیے مسلمانوں کو یہود سے مشابہت سے بچانے کیلئے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھیں۔

(سنن ترمذی، کتاب الصوم، بَاب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ)

علاوہ ان احکامات کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عرفہ (نو ذی الحجہ) اور یوم عاشورہ (دس محرم) کے روزہ کی بھی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، بَاب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ) البتہ جو شخص حج پر موجود ہو اس کیلئے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، بَاب صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ)

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات سے آگے بڑھ کر از خود کسی دن کو روزہ کیلئے خاص کر لینا منع ہے، لیکن جن خاص ایام میں خدا اور اسکے رسول نے روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے، ان میں اگر جمعہ یا ہفتہ کا دن آ جاتا ہے تو ان خاص ایام میں صرف جمعہ یا ہفتہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

پس یوم عرفہ اور یوم عاشورہ وہ دن ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفلی روزہ رکھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اس لیے ان ایام میں صرف جمعہ یا صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں۔

سوال **مصر سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ میں وقوفہ عرفات کے وقت اور اسکے نتیجہ میں عید الاضحیہ کے دن کے سلسلہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ساری دنیا کے مسلمان وقوف عرفات کے دن پر متفق ہیں تو پھر ہم ان سے عید الاضحیہ کے دن کے بارے میں کس طرح اختلاف کرتے ہیں؟ حضور انور نے اپنے مکتوب مورخہ 18/اگست 2022ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:**

جواب اس میں کوئی شبہ نہیں کہ 9 ذی الحجہ کا دن وقوف عرفہ کہلاتا ہے، کیونکہ اس روز حج کی سعادت پانے

والے لوگوں کیلئے عرفات کے میدان میں کچھ دیر قیام کرنا لاہے، کیونکہ یہ حج کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور 10 ذی الحجہ جس دن حاجی رمی الجمار کرتے، قربانی کرتے اور بال کٹوا کر یا سر منڈوا کر احرام کھولنے کے بعد طواف افاضہ کیلئے مکہ جاتے ہیں، اسے یوم النحر کہا جاتا ہے۔ اگرچہ حج پر موجود لوگ اس روز نہ عیدالاضحیہ کی نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی عیدالاضحیہ کی قربانیاں کرتے ہیں۔ جبکہ 10 ذی الحجہ کو دنیا کے باقی علاقوں میں بسنے والے مسلمان عیدالاضحیہ مناتے ہیں اور جن لوگوں کو توفیق ہو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں آنحضور ﷺ کی سنت مستمرہ پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں بھی پیش کرتے ہیں۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے، جس کا آپ نے بھی اپنے استفسار میں اشارہ کیا ہے کہ کیا یوم عرفہ سے مراد وہ دن ہے، جس دن حج پر موجود لوگ میدان عرفات میں قیام کرتے ہیں یا یوم عرفہ سے مراد ذی الحجہ کی 9 تاریخ ہے؟

اگر تو یوم عرفہ سے مراد وہ دن اور وہ گھڑی ہے جس میں حج کی سعادت پانے والے لوگ میدان عرفات میں وقوف کرتے ہیں تو پھر وہ دن اور گھڑی دنیا کے کسی علاقہ میں 8 ذی الحجہ کو ہوگی اور کسی علاقہ میں 10 ذی الحجہ کو ہوگی، کیونکہ دنیا کے مختلف علاقوں کے مطالع پر چاند مختلف دنوں میں طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی ملک میں اُس گھڑی دن کا کوئی وقت ہوگا اور کسی ملک میں اُس گھڑی رات کا کوئی پہر ہوگا۔ لیکن اگر یوم عرفہ سے مراد 9 ذی الحجہ کا دن لیا جائے، بسبب اسکے کہ مکۃ المکرمہ کے مطلع پر ذوالحجہ کے مہینہ میں نکلنے والے چاند کی 9 تاریخ کو اُس جگہ حج کی سعادت پانے والے لوگ مکہ کے علاقہ میں میدان عرفات میں وقوف کرتے ہیں تو پھر یہ دن دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہر علاقہ کے لوگ اپنے مطلع پر طلوع ہونے والے چاند کی 9 تاریخ کو یہ دن شمار کریں گے۔

پس ان دو مختلف صورتوں کی بنا پر فقہاء و علماء نے بھی اس معاملہ میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ جو لوگ اختلاف مطالع کو معتبر مانتے ہیں، ان کے نزدیک جس ملک میں اس علاقہ کے مطلع پر نکلنے والے چاند کے مطابق جب 9 ذی الحجہ ہوگی، وہاں اسی دن یوم عرفہ ہوگا اور وہاں کے لوگ اسی دن یوم عرفہ کا روزہ رکھیں گے۔ اسکی دلیل میں ان لوگوں کے پاس آنحضور ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ۔ (صحیح بخاری، کتاب الصوم، بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا) یعنی چاند دیکھ کر رمضان کا آغاز کرو اور چاند دیکھ کر روزوں کا اختتام کرو اور اگر تم پر چاند مخفی ہو جائے تو پھر تم شعبان کے 30 دن پورے کرلو۔ اس حدیث میں چاند دیکھنے اور اسکے مطابق قمری مہینہ کے آغاز اور اختتام کی بابت راہنمائی کی گئی ہے۔

پس اب اگر یورپ، امریکہ، آسٹریلیا اور ایشیا وغیرہ کے مسلمان اپنے اپنے مطالع پر چاند دیکھے بغیر کسی دور دراز کے ملک میں دیکھے جانے والے چاند کے مطابق رمضان کے روزے شروع کر دیں اور عید منا لیں تو کیا یہ طریق درست ہوگا؟ جماعت احمدیہ کے نزدیک ایسا کرنا حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد کے منافی ہے۔

اسکے برعکس جو لوگ اختلاف مطالع کو ضروری نہیں سمجھتے، ان کے مطابق موجودہ تیز رفتار نقل و حرکت اور ذرائع ابلاغ کے زمانہ میں چونکہ حجاج کرام کے میدان عرفات میں ہونے کی خبر لمحہ بہ لمحہ دنیا بھر میں پہنچ رہی ہوتی ہے، اس لیے یوم عرفہ کا روزہ اسی دن رکھا جائے جب حجاج کرام عرفات میں وقوف کرتے ہیں، اور عیدالاضحیہ اس سے اگلے روز منائی جائے۔

لیکن اس دلیل پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ بعض ممالک ایسے ہیں جہاں چاند مکہ مکرمہ سے بھی پہلے نظر آتا ہے۔ یعنی ان ممالک میں جب 10 ذی الحجہ کا دن ہوتا ہے، وہ مکہ مکرمہ میں یوم عرفہ کا دن ہوتا ہے۔ اگر ان ممالک کے لوگ حجاج کرام کے وقوف عرفات والے دن روزہ رکھیں تو یہ گویا، ان کے ہاں عید کے دن کا روزہ ہوگا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ اسلام نے عید کے دن روزہ کی ممانعت فرمائی ہے۔

مزید یہ کہ اگر اختلاف مطالع کو پیش نظر رکھنا ضروری نہیں ہے تو پھر یہ ہر چیز میں ضروری نہیں ہونا چاہئے۔ مثلاً افطاری وسحری کے اوقات بھی وہی ہونے چاہئیں جو مکہ اور مدینہ کے اوقات ہوں۔ نمازوں کے اوقات بھی وہی ہونے چاہئیں جو مکہ اور مدینہ میں نمازوں کے اوقات ہوں۔ جو کہ ناممکن ہے۔ پس اگر ان چیزوں میں اختلاف مطالع معتبر ہے تو پھر رمضان کے روزوں، یوم عرفہ، یوم عاشورہ اور عیدین کے انعقاد کیلئے بھی اختلاف مطالع کو معتبر ماننا پڑے گا۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت بھی ہمارے موقف کی تائید کرتی ہے جس میں حضرت کریبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت حارثؓ نے انہیں حضرت معاویہؓ کی طرف ملک شام بھیجا۔ میں ملک شام پہنچا اور حضرت ام الفضل نے جو کام دیا تھا اسے پورا کیا اور میں نے ملک شام میں ہی جمعہ کی رات چاند دیکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ آیا تو حضرت ابن عباسؓ سے چاند کا ذکر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا تھا۔ آپؓ نے پھر فرمایا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا تھا اور ہم تیس روزے پورے کریں گے یا چاند دیکھیں گے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت معاویہؓ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، بَاب أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ)

پس آنحضور ﷺ کے ان ارشادات کی روشنی میں ہمارا مئوقف یہی ہے کہ جس علاقہ میں جب چاند طلوع ہو، اس علاقہ کے لوگ اسی طلوع چاند کے مطابق قمری مہینہ کا آغاز اور اختتام کریں گے اور اپنے علاقہ میں طلوع ہونے والے چاند کے مطابق ہی قمری مہینوں کے تحت آنے والے اسلامی تہوار منائیں گے۔

سوال **ملائیشیا سے ایک خاتون نے اپنے والد صاحب کے ترکہ کی تقسیم کے سلسلہ میں بعض سوالات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 18 راگست 2022ء میں ان سوالات کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:**

جواب آپ نے پوچھا ہے کہ ہمارے والد صاحب کی پہلی دو غیر احمدی بیویوں (جن سے ان کی طلاق ہوگئی تھی) سے جو اولاد ہے کیا وہ بھی ہمارے والد صاحب کی وارث ہوگی، جبکہ اس اولاد کے ساتھ والد صاحب کا کوئی رابطہ نہیں تھا اور وہ ہمارے والد صاحب کے بہت قریب بھی نہیں تھے؟

آپ کے والد صاحب کی پہلی دو بیویوں (جنہیں آپ کے والد صاحب نے طلاق دے دی تھی) سے جو اولاد ہے وہ بھی آپ کے والد صاحب کے ترکہ میں شرعاً وارث ہے۔ پس اگر وہ اولاد چاہے تو اپنا شرعی حصہ لینے کا اختیار رکھتی ہے لیکن اگر آپ کے والد صاحب نے اس اولاد کو ترکہ نہ دینے کے بارے میں کوئی تحریر وغیرہ چھوڑی ہو جس میں اس اولاد کو ترکہ نہ دینے کی وجوہات بھی درج ہوں جبکہ وہ اولاد اپنے حصہ کا مطالبہ کر رہی ہو تو پھر یہ ایک متنازع معاملہ بن جاتا ہے جس کا فیصلہ کرنا قضاء یا ملکی عدالت کا کام ہے جو شواہد اور ثبوت وغیرہ دیکھ کر اس معاملہ کا فیصلہ کرے گی۔

(2) آپ نے دوسری بات یہ لکھی ہے کہ والد صاحب کی وصیت کے مطابق ان کے ترکہ کی مساویانہ تقسیم کے نتیجہ میں جو رقم مجھے اور میری بہن کو ملی تھی، اب پتا چلا ہے کہ وہ ہمارے حصہ سے زیادہ ہے، اس لیے اس میں سے کچھ رقم مجھے اور میری بہن کو واپس کرنی پڑے گی اور ہمارے بھائیوں کو کچھ زائد رقم ملے گی۔ میرے حصہ میں آنے والی یہ زائد رقم کیا میں از خود کسی خیراتی کام کیلئے دے سکتی ہوں، یا میرے لیے ضروری ہے کہ میں یہ رقم ٹرسٹی کو واپس کروں؟

آپ کی بیان کردہ صورت کے مطابق یہ رقم چونکہ دوسرے ورثاء کا حق ہے جو غلطی سے آپ اور آپ کی بہن کو زائد مل گئی تھی، اس لیے اس رقم کی واپسی ٹرسٹی کو ہی ہونی چاہئے تاکہ وہ اس رقم کو اس کے جائز حقدار تک پہنچادے۔

(3) تیسرا سوال آپ نے یہ پوچھا ہے کہ ہمارے والد صاحب کی جو وصیت ہے، کیا ترکہ میں سے وصیت کا یہ تیسرا حصہ پہلے ادا کیا جائے گا یا باقی ترکہ پہلے تقسیم ہوگا؟

قرآن کریم میں جہاں وراثت کی تقسیم کے تفصیلی احکامات بیان ہوئے ہیں، وہاں متعدد مرتبہ اس فقرہ کو دوہرایا گیا ہے کہ ورثہ کی تقسیم سے پہلے اس وصیت کو ادا کیا جائے جو مرنے والے نے کی ہے۔ یا اس قرض کو ادا کیا جائے جو مرنے والے کے ذمہ ہے۔ (سورۃ النساء: 12، 13) پس جو وصیت آپ کے والد صاحب نے کی ہے وہ ترکہ کی تقسیم سے پہلے ادا کی جائے گی اور اس کے بعد آپ کے والد صاحب کا باقی ترکہ ان کے شرعی ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

(4) چوتھی بات آپ نے یہ لکھی ہے کہ وصیت کے اس حصہ کی رقم کے خرچ کرنے کا فیصلہ ٹرسٹی کرے گا یا میری والدہ اور ہم بہن بھائی فیصلہ کریں گے کہ اس رقم کو کہاں خرچ کیا جائے؟

آپ کا یہ سوال پوری طرح واضح نہیں ہے۔ لہٰذا آپ پہلے اس بات کی وضاحت کریں کہ آپ نے جو اپنے والد صاحب کی وصیت کا ذکر کیا ہے، اس سے کیا مراد ہے اور یہ وصیت کس کے حق میں کی گئی ہے؟ کیونکہ اسلام نے وصیت کے بارے میں بھی مختلف ہدایات دی ہیں۔ اس لیے جب تک یہ امور واضح نہیں ہوجاتے، آپ کے اس سوال کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔ اسی طرح اس سوال میں ٹرسٹ سے آپ کی کیا مراد ہے؟ اسکی بھی وضاحت کریں تاکہ آپ کو صحیح اور تفصیلی جواب بھجوایا جاسکے۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(مطبوعہ اخبار روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 7 را کتوبر 2023ء)

......☆......☆......☆......

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نورالاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

جب انسان کسی مشکل میں گرفتار ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے

اپنی نمازوں کو بروقت ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ تمام مشکلات کو دُور کرے اور آپ مشکل گھڑی سے نکل جائیں

وہ لوگ جو دنیاوی چیزوں میں مستغرق ہیں وہ عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے، اسی وجہ سے مغربی دنیا میں دہریت پھیلتی جارہی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کررہے ہیں ان کی اپنی صلاحیتوں، ان کی تعلیم، ان کے علم اور ان کے بہتر مالی معیار کی وجہ سے ہے

معاشرہ کے امن کی خاطر انصاف کی ضرورت ہے، جب تک ہماری لیڈر شپ اپنے کاموں میں اپنی عوام کیلئے سچ اور انصاف سے کام نہیں لیتی ہم معاشرہ میں امن کو برقرار نہیں رکھ سکتے

ہمارا کام حقیقی اسلام، محبت، امن اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلانا ہے

اس پیغام کے ذریعہ جو ہمیں حاصل ہو رہا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ وجدال کے نتیجہ میں حاصل ہوسکتا ہے

اسلام احمدیت کی تعلیم یہ ہے کہ صبر کا مظاہرہ کیا جائے اور ان سب مظالم کو برداشت کیا جائے جو مخالفین کی طرف سے احمدیوں پر کیے جاتے ہیں

بیوی کو اپنے خاوند کی حرکات وسکنات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کیا وہ اسلام اور احمدیت کے خلاف تو نہیں ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران PAAMA (پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن) یو.کے کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27رفروری 2022ء کو ممبران PAAMA (پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن) یوکے، سے آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ 150 سے زائد مرد وخواتین ممبران نے مسجد بیت الفتوح مورڈن سے آن لائن شرکت کی۔

ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ممبران PAAMA یوکے کو حضور انور سے چند سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔ سوال و جواب سے قبل مختلف پریزنٹیشنز پیش کی گئیں۔

PAAMA یوکے کے صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ ہمارے لیے ایک اعزاز اور نادر موقع ہے کہ ہمیں حضور انور کے ساتھ ورچوئل ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے اور میں اس موقع پر تمام PAAMA فیملی کی طرف سے ایک بار پھر اپنی وفاداری، محبت، پیار، قربانی، عہد وفا اور مقدس نظامِ خلافت سے اطاعت کا اعادہ کرتا ہوں۔

بعد ازاں اپنے نایاب اور پُر ترنم انداز میں ممبران نے نظمیں سنائیں۔ پہلے لجنہ اماء اللہ نے اور پھر مرد حضرات نے نظمیں پیش کیں۔ سوال و جواب کا آغاز لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ہوا۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے عرض کیا کہ قرآن کریم کی سُوۡرَۃُ التَّغَابُن کی آیت 15 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پس ان سے بچ کر رہو۔'' میرا سوال ہے کہ یہاں پر بیویوں اور بچوں کا ذکر کیوں ہے اور خاوندوں کا نہیں ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہاں قرآن کریم نے الفاظ ازواجکم واولادکم استعمال کیے ہیں اور ازواج کا صرف بیویاں ہی مطلب نہیں ہے۔ میری نظر میں ازواج کے معانی بیوی اور خاوند دونوں ہیں۔ اگر خاوند اچھا نہیں ہے تو بیوی کو محتاط رہنا چاہئے اور اس کی حرکات وسکنات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کیا وہ اسلام اور احمدیت کے خلاف تو نہیں ہیں؟ تو یہ میرا نظریہ ہے۔ (اگرچہ) اس کا ترجمہ بیویوں اور بچوں کا کیا گیا ہے لیکن جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ازواج ہے جس کا مطلب جیون ساتھی ہے۔ اور جیون ساتھی دونوں ہو سکتے ہیں۔ اب میں نے کوشش کی ہے کہ پتہ لگاؤں کہ ہم کیوں بیویوں کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو مجھے پتہ چلا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی نظریہ تھا کہ ازواج کا مطلب جیون ساتھی ہے اور آپ نے اپنے اردو ترجمہ میں اس کا مطلب ازواج کیا ہے نہ کہ بیویاں۔ تو ترجمہ یوں ہے کہ تمہارے جیون ساتھی اور اولاد۔ تو اگر آپ جیون ساتھی (Spouse) کا لفظ استعمال کریں تو کوئی سوال نہیں رہتا۔ تو اب اسکا حل ہوگیا۔ بعض دفعہ آپ کے خاوند آپ کے دشمن بن جاتے ہیں اگر وہ آپ کو اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کے خلاف عمل کرنے کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ بعض دفعہ کچھ خواتین کا اپنے مردوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور کئی دفعہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ مردوں کا اپنی بیویوں پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو اسکا ترجمہ کررہے تھے وہ متاثر ہو چکے تھے۔ اُس زمانہ میں عورتیں اسلامی تعلیم سے اتنی زیادہ واقف نہ تھیں۔ مگر اب آپ کافی پڑھی لکھی ہوگئی ہیں۔ آپ کو قرآن کا ترجمہ آتا ہے، آپ قرآن پڑھ سکتی ہیں۔ آپ کو اسلام اور احمدیت کی روایات سے آگاہی ہے، آپ کے پاس علم ہے۔ بعض دفعہ ہماری خواتین ہمارے مردوں سے زیادہ پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے خاوندوں اور بچوں سے متنبہ رہو۔

ایک اَور ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ ان غیر معمولی حالات میں جس میں لوگوں کے عزیز و اقارب ان سے جدا ہو گئے ہیں۔ لوگوں کو نوکریوں سے فارغ کر دیا گیا یا تبدیل کرنی پڑیں۔ کمائی میں اونچ نیچ ہوئی ہے۔ ان حالات میں انسان کس طرح اللہ تعالیٰ پر توکل کرسکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ کے پاس زیادہ کام ہو اور آپ دنیاوی معاملات میں مشغول ہوں، اور اپنا کام کر رہی ہوں اور دوسرے کاموں اور ملازمتوں میں مصروف ہوں تو عمومی طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان نمازوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا۔ میں تو اسے الٹ طرح سے دیکھتا ہوں کہ جب انسان کسی مشکل میں گرفتار ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے۔ تو یہی وہ وقت ہے جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اپنی نمازوں کو بروقت ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ان تمام مشکلات کو دور کرے اور آپ اس مشکل گھڑی سے نکل جائیں۔ تو میری رائے میں آپ کو زیادہ استقامت دکھانی چاہئے۔ جب آپ کی اچھی نوکری ہو، آپ کما بھی رہے ہوں اور دنیاوی کاموں میں مصروف ہوں تو ہم عمومی طور پر دیکھتے ہیں کہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کون ہے اور ہمیں کب عبادت بجا لانی چاہئے اور یہ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی بھی چاہئے یا نہیں۔ انسان اللہ کو بھول جاتا ہے۔ دیکھیں ہم اس دنیا میں یہ تجربہ حاصل کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو دنیاوی چیزوں میں مستغرق ہیں وہ عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے مغربی دنیا میں دہریت پھیلتی جارہی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کررہے ہیں ان کی اپنی صلاحیتوں، ان کی تعلیم، ان کے علم اور ان کے بہتر مالی معیار کی وجہ سے ہے۔ تو یہی ہم عمومی طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو دنیا دار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا نہیں لاتے اور نہ ہی ان احکام کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیے بلکہ جو غریب لوگ ہیں وہ تو زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اب اگر آپ سمجھتی ہیں کہ مجھ پر ایک کڑا وقت ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی تمام مشکلات کو دور کر دے اور پھر یہ عہد بھی کریں کہ جب بھی آپ کے حالات نارمل ہو جائیں گے تو آپ کسی بھی حال میں خشوع و خضوع والی نمازوں کی ادائیگی کو نہیں چھوڑیں گی۔ پس یہی وہ وقت ہے جب آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ گریہ وزاری کرنی ہے۔ جب آپ کسی مشکل میں ہوں جب آپ کا بچہ بیمار ہو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتی ہوں، جب آپ خود کسی مشکل میں ہوں یا بیمار ہوں تو آپ اللہ تعالیٰ سے کامل صحت یابی کیلئے دعا کرتی ہیں۔ تو یہی وہ وقت ہے جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی ہے۔ بجائے یہ کہنے کے کہ ہم کس طرح دعا مانگیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کریں۔

مردوں میں سے ایک ممبر نے سوال کیا کہ ایک مرتبہ پھر براعظم افریقہ بے شمار جنگوں اور بغاوتوں سے چُور چُور ہے۔ افریقن سربراہان کیلئے پیارے حضور کی کیا نصائح ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کا کون سا کونا ہے جو ان چیزوں سے پاک ہے۔ صرف افریقہ ہی نہیں بلکہ ہم دنیا کی ہر جگہ دیکھتے ہیں۔ اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یورپ کے حالات افریقہ سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ یہ حالات پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔ میں کئی سالوں سے بتا رہا ہوں کہ ملک اور معاشرہ کے امن کی خاطر انصاف کی ضرورت ہے بلکہ کامل انصاف کی۔ جب تک ہماری لیڈر شپ اپنے کاموں میں اپنی عوام کیلئے سچ اور انصاف سے کام نہیں لیتی ہم معاشرہ میں امن کو برقرار نہیں رکھ سکتے اور یہ چیزیں چلتی رہیں گی۔ آپ دیکھتے ہیں کہ جہاں راہنما اچھے ہیں، اپنی عوام سے مخلص ہیں، وہ ممالک ترقی کررہے ہیں یا کچھ حد تک کر چکے ہیں لیکن بدقسمتی سے افریقہ میں بلکہ ہم ایشیا اور یورپ میں بھی بہت سے ایسے ممالک دیکھ سکتے ہیں جن کے راہنما مخلص نہیں ہیں۔ پس ہم دعا کرتے ہیں اور ان راہنماؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اخلاص اور سچائی پر قائم رہیں اور اپنے خالق حقیقی کو پہچانیں۔ اور اس بات پر یقین رکھیں کہ اللہ ان کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ جو کچھ بھی وہ کررہے ہیں اس کیلئے اگر اس دنیا میں نہیں تو اگلے جہان میں وہ جواب دہ ہوں گے۔ تب کہیں وہ اچھے اعمال بجالائیں گے۔ پس ہمیں انہیں یہ احساس دلانا ہوگا کہ خدائے

واحد موجود ہے۔ اور وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہی ایک جہان ہی ہے۔ بلکہ وہ اگلے جہان میں اپنے سب اعمال کیلئے جواب دہ ہوں گے۔ اور جو کوئی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اس کے بارہ میں آپ سے پوچھا جائے گا۔ اور اگر آپ اپنی ذمہ داری کو صحیح طرح ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو سزا دے گا۔ پس یہ وہ واحد چیز ہے جو ان کی اصلاح کر سکتی ہے۔ یہ بات میں ہمیشہ کرتا آرہا ہوں جب بھی مجھے ان لیڈرز سے بات کرنے کا موقع ملتا ہے کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کو سمجھ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔ ہم صرف دعا کر سکتے ہیں یا یہ کوشش کر سکتے ہیں کہ سب ممالک اور براعظم حقیقی اسلام لے آئیں۔ جیسا کہ آپ نے تلاوت میں سنا ہے جو آپ کے سامنے کی گئی ہے کہ آپ ایک قوم بن جائیں اور ایک دوسرے سے اخلاص سے پیش آئیں۔ اور حقوق العباد اور حقوق اللہ ادا کریں۔ یہی واحد حل ہے ورنہ کسی قسم کی اصلاح کی کوئی امید باقی نہیں۔

ایک دوسرے دوست نے سوال کیا کہ ہم نے محسوس کیا ہے کہ ہمارے بعض PAAMA ممبران جماعتی اجلاسات میں اس وجہ سے شامل نہیں ہوتے کہ ان میں زیادہ تر اردو زبان بولی جاتی ہے جسے وہ سمجھ نہیں سکتے۔ پھر ایسے اجلاسات میں شامل ہونے کا کیا مقصد ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھو! اس صورت میں منتظمین اور عہدے داران اس کے ذمہ دار ٹھہرائے جانے چاہئیں کہ وہ اپنی میٹنگز اردو میں کیوں کرتے ہیں۔ میں نے بہت دفعہ کہا ہے کہ ہماری میٹنگز میں سے 70 فیصد انگریزی زبان میں ہونی چاہئیں تا کہ سب سمجھ سکیں۔ اور انگریزی بولنے والوں کو بھی موقع ملنا چاہئے کہ وہ بھی اجلاسات میں کچھ کہہ سکیں۔ چاہے وہ تقریر یا خطاب وغیرہ ہو۔ عہدہ دار ہوں یا نہ ہوں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر بعض کو سمجھ نہیں آتی تو 70 فیصد انگریزی میں اور 30 فیصد اردو میں ہونا چاہئے۔ پس یہ نیشنل امیر صاحب اور صدران کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عاملہ کو کہیں کہ وہ اجلاسات کو انگریزی میں منعقد کیا کریں تا کہ سب ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بہر حال نہ شامل ہونے والے اس ثواب سے جو ایسی مجلس میں بیٹھنے سے ملتا ہے محروم رہ جاتے ہیں جس میں اللہ اور اسکے رسول کا ذکر ہو۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات پڑھے جاتے ہوں لیکن یہ عہدہ داران کی غلطی ہے۔ پروگرام کم از کم 70 فیصد انگریزی میں ہونا چاہئے۔ پس آپ میرا یہ پیغام اپنے صدر جماعت تک پہنچا سکتے ہیں۔

ایک اور دوست نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق اس زمانہ کا جہاد قلم کا جہاد ہے کیونکہ اسلام پر قلم کے ذریعہ حملہ کیا جا رہا ہے۔ اگر پہلے مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت ملی تھی تو احمدیوں کو پاکستان اور دیگر ممالک میں ظلم وستم کے خلاف دفاعی طور پر لڑنے کی اجازت کیوں نہیں ہے؟ کیونکہ یہ ظلم وستم قلم کے ذریعہ نہیں کیا جاتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس دنیا میں، اس زمانہ میں امن کے قیام کیلئے آیا ہوں اور میں مسیح موسویؑ کے نقش قدم پر آیا ہوں۔ کیا حضرت عیسیٰؑ نے کبھی اپنے معاندین کے خلاف جنگ وجدال کیا ہے؟ نہیں۔ ان کی مخالفت کی گئی، ان کو مارا گیا، ان کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ گو اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا لیکن انہوں نے ان تمام شدائد کو برداشت کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں حضرت عیسیٰؑ کے نقش قدم پر آیا ہوں۔ اسی وجہ سے آپؑ فرماتے ہیں کہ اب جہاد بالسیف جائز نہیں رہا ہے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا حوالہ دیا ہے جو کہ بخاری میں مندرج ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جہاد جائز نہیں ہوگا۔ ہمارا کام حقیقی اسلام، محبت، امن اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلانا ہے۔ اس پیغام کے ذریعہ جو ہمیں حاصل ہو رہا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے خلاف جنگ وجدال کے نتیجہ میں حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسے پاکستانی جو احمدیت کی آغوش میں آتے ہیں وہ ایسے لوگوں میں سے آئے ہیں، ان کی وہی سوچ اور نفسیات تھی۔ ان میں سے بعض مارشل قبائل سے آئے تھے۔ مگر اس کے باوجود احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اسلام احمدیت کی تعلیم یہ ہے کہ صبر کا مظاہرہ کیا جائے۔ اور ان سب مظالم کو برداشت کیا جائے جو مخالفین کی طرف سے احمدیوں پر کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اس کو اور اس کی جماعت کو ان تمام مظالم کا نشانہ بنایا جائے گا۔ لیکن ان کو برداشت کرنا ہوگا۔ اسی وجہ سے ہم بدلہ نہیں لیتے۔ ورنہ ہم بدلہ لے سکتے ہیں مگر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ ہم ملک کے امن کو برباد کرنے والے ہوں گے جو پہلے سے ہی خطرہ میں ہے۔ ایک مرتبہ کسی نے خلیفہ ثالث کو یہ کہا کہ مجھے اجازت دیں کہ ہم ایک گروپ بنا کر پٹرول بم اور دیگر بم بنا کر ملک میں خلل پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم ایسا کر سکتے ہو۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ ٹھیک ہے تم اور تمہارے مخالفین جو چاہو کرو میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں چھوڑ دیتا ہے تو ہمارے پاس کوئی محفوظ جگہ نہ رہی۔ لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی جائے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہمیں اپنے پیغام کو محبت، امن اور ہم آہنگی کے ساتھ پھیلانا چاہئے اور صبر دکھانا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مقابلہ نہیں کرتے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ میں پیارے حضور سے بہت محبت کرتا ہوں تاہم میں نے نوٹ کیا ہے کہ جب مثلاً ورزش کرنے اور فٹ بال گیمز دیکھنے کا وقت آتا ہے تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ حضور انور کو ایم ٹی اے پر دیکھنے کی بجائے ان چیزوں کی طرف زیادہ رجحان ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں اپنے اندر پیارے حضور کیلئے ایسے جذبات اور لگن کیسے پیدا کر سکتا ہوں، جو ورزش اور ہر دیگر فعل سے زیادہ ہو کہ میں حضور انور کو ایم ٹی اے پر دیکھنے کی خواہش رکھوں اور ہر آن آپ کی باتیں سنوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں حدیث میں آتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی خاطر پیار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دو مومن میری خاطر اور میری رضا حاصل کرنے کی خاطر ایک دوسرے سے پیار کریں تو میں ان سے پیار کروں گا اور ان پر کثرت سے اپنے فضل نازل کروں گا۔ پس اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ خلیفہ وقت سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر پیار کرتے ہیں تو پھر باقی تمام محبتیں اور طرف ہونی چاہئیں اور صرف ایک بات آپ کے سامنے ہونی چاہئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر ہی آپ خلیفہ وقت سے اور ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔ اسی طرح خلیفہ وقت اللہ تعالیٰ کی خاطر افراد جماعت سے پیار کرتا ہے۔ اگر یہ بات آپ کے ذہن میں ہو تو فٹ بال اور دوسری چیزوں کیلئے رغبت، خلافت اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں ہوگی۔ ایک مرتبہ آنحضور ﷺ کے چوتھے خلیفہ، حضرت علیؓ کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ میرے سے محبت کرتے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جی ہاں، میں آپ سے پیار کرتا ہوں۔ پھر ان کے بیٹے نے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں؟ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جی ہاں، میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہوں۔ پھر ان کے بیٹے نے پوچھا کہ دو محبتیں ایک دل میں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں؟ آپ میرے سے بھی محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی محبت کرتے ہیں؟ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ کی محبت کا وقت آتا ہے تو صرف ایک محبت دل میں ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی۔ اگر نماز کا وقت ہو اور آپ اس وقت ٹیلی وژن پر فٹبال کا میچ دیکھ رہے ہوں جو آپ کو بہت پسند ہے تو آپ کو ٹیلی وژن بند کرنا چاہئے اور پہلے توجہ سے اور تضرع سے نماز ادا کرنی چاہئے، جلد بازی میں نہیں۔ اگر اس کے بعد آپ کے پاس وقت ہو تو بے شک میچ دیکھ لو۔ اسی طرح اگر خلیفہ وقت تقریر یا خطاب فرما رہے ہوں اور براہِ راست آپ سے مخاطب ہوں تو آپ کو پہلے خلیفہ وقت کی باتوں کو سننا چاہئے اور بعد میں آپ بے شک میچ کی ریکارڈنگ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کو اپنی ترجیحات کو پہلے دیکھنا ہوگا کہ کونسی محبت آپ کو زیادہ عزیز ہے یعنی آپ کا دین، آپ کی خلافت سے وابستگی، آپ کی اللہ تعالیٰ سے محبت یا فٹ بال میچ سے رغبت، یا جو ٹیم آپ کو زیادہ پسند ہے۔ یہ آپ کو خود فیصلہ کرنا ہوگا۔ میں آپ کو کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو خلیفہ وقت سے زیادہ محبت کرنی چاہئے۔ یہ آپ کو خود فیصلہ کرنا ہوگا۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کی نیک فطرت ہے۔

اس ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے صدر صاحب PAAMA کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ دو تین منٹ زائد لے چکے ہیں اور وقت ختم ہو چکا ہے۔ نیز فرمایا مجھے پتا ہے کہ مزید سوالات ہیں، لیکن ان کو ہم اگلی بار دیکھیں گے۔ انشاء اللہ

پھر فرمایا: PAAMA کا ایک فرد میرے پاس یہاں بھی بیٹھا ہوا ہے۔ تو اس طرح اس کمرہ میں بھی آپ کی نمائندگی ہو رہی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 / مارچ 2022ء)

......☆......☆......☆......

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com, Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا: عطاء الرحمٰن (بھائی پوٹا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com
RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS
طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4؍جنوری 2024ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم سید ناصر احمد شاہ گیلانی صاحب (لندن، یو.کے)

29؍دسمبر 2023ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید محمد علی شاہ گیلانی صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ مرحوم بہت مضبوط ایمان کے مالک تھے۔ کوئٹہ میں رہائش کے دوران مخالفت کے باوجود اپنا گھر بطور نماز سینٹر وقف کیے رکھا جہاں حضور انور کا خطبہ جمعہ بھی باقاعدہ دیکھا اور سنا جاتا تھا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک دیندار انسان تھے۔ پسماندگان میں 2 بیویوں کے علاوہ 8 بیٹے اور 4 بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم حمید احمد چودھری صاحب (کینیڈا)

11؍اگست 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، لوگوں کے ساتھ انتہائی پیار ومحبت سے ملنے والے، خوش گفتار اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے انتہائی نیک، دیندار اور مخلص انسان تھے۔ بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ 15 سال تک فیصل آباد میں حلقہ کے صدر اور قاضی کے عہدے پر خدمت بجالاتے رہے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور 7 بچے شامل ہیں۔

(2) مکرم محمد امین خان صاحب (برمنگھم، یو.کے)

28؍نومبر 2023ء کو 101 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے نانا حضرت مولانا عبد القادر لدھیانوی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کی والدہ مکرمہ استانی صفیہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول قادیان میں معلمہ تھیں۔ مرحوم نے مولوی فاضل کیا ہوا تھا اور قادیان اور پاکستان کے علاوہ برمنگھم جماعت میں مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرمہ منیرہ باجوہ صاحبہ
اہلیہ مکرم عبید اللہ باجوہ صاحب مرحوم (جرمنی)

18؍نومبر 2023ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ لجنہ اماء اللہ جرمنی میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالاتی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک مخلص اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (مربی سلسلہ بیت الفتوح مورڈن، یو.کے) کی ہمشیرہ تھیں۔

(4) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصر اللہ خان صاحب مرحوم (دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ)

27؍نومبر 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت صوفی محمد یعقوب خان صاحب قندھاری رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھتیجی اور ان کی سب سے بڑی بہو بھی تھیں۔ آپ حضرت آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) کی ماموں زاد بہن تھیں۔ مرحومہ نے نصرت آباد ربوہ اور دارالعلوم شرقی ہادی میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد کی ادائیگی میں بھی باقاعدہ تھیں۔ قرآن کریم اور فقہ احمدیہ کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔ آپ ایک بہادر، نڈر اور محنتی خاتون تھیں۔ تمام عمر مسلسل جدوجہد، محنت، ہمت اور تقویٰ شعاری سے زندگی بسر کی۔ خلافت احمدیہ سے نہایت عقیدت و احترام کا تعلق تھا۔ سرکاری ملازمت اور دعوت الی اللہ کی وجہ سے غیر از جماعت خواتین کے ساتھ اچھے تعلقات تھے اور تمام لوگ آپ کے وقار اور اخلاق کی وجہ سے آپ کی بہت عزت و احترام کرتے تھے۔ ہر مالی قربانی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(5) مکرم امانت علی اعوان صاحب
ابن مکرم ملک عدالت علی صاحب (ربوہ)

8؍اکتوبر 2023ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری تربیت نو مبائعین کے علاوہ مجلس انصار اللہ میں منتظم اصلاح و ارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، تبلیغ کا شوق رکھنے والے، مہمان نواز، ملنسار، محنتی اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جب 2003ء میں احمدی ہوئے تو تمام مشکلات کا صبر اور استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(6) مکرم نثار احمد صاحب
ابن مکرم نواب خان صاحب (گوجرانوالہ)

23؍اگست 2023ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت قاضی اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے تھے۔ مرحوم نے بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ 1997ء میں پانچ روز کیلئے اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، اچھے اخلاق کے مالک اور ایک نیک مخلص انسان تھے۔ واقفین زندگی اور جماعتی نمائندگان کا بہت احترام کرتے تھے۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین کے علاوہ اہلیہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم حافظ افتخار احمد صاحب ہیں۔

(7) مکرمہ نسیمہ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا لطیف احمد صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

7؍دسمبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، ہمدرد، ملنسار، صدقہ وخیرات کرنے والی، خوش اخلاق، احمدیت کیلئے غیرت رکھنے والی، بہت دلیر اور نڈر خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑے رکھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں اور آٹھ بہن بھائی شامل ہیں۔ آپ مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب (کارکن امیر صاحب آفس، یوکے) کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(8) عزیزم عبد المالک ابن مکرم عبد الغافر صاحب (معلم سلسلہ، تھرپارکر مٹھی)

مرحوم کو پیدائش کے بعد مینجائٹس ہو گیا تھا اور 25؍نومبر 2023ء کو تقریباً گیارہ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم تحریک وقف نو میں شامل تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2؍مارچ 2024ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 8 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۞ مکرمہ دانیہ عامر چودھری صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم عامر منیر چودھری صاحب (سویڈن) ہمراہ مکرم مصعب رشید ڈوگر صاحب (مربی سلسلہ، سویڈن) ابن مکرم امین الرشید (ڈوگر) صاحب

۞ مکرمہ شائلہ قیوم بھٹی صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم عبد القیوم بھٹی صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم سرمد احمد طاہر صاحب ابن مکرم عبد المومن طاہر صاحب (انچارج مرکزی عربک ڈیسک یو.کے)

۞ مکرمہ اسراء کنول صاحبہ بنت مکرم پرویز احمد بھٹی صاحب مرحوم (یو.کے) ہمراہ مکرم وقار احمد خان صاحب (واقف زندگی، کارکن ایم.ٹی.اے) ابن مکرم منور احمد خان صاحب (کارکن حفاظت خاص اسلام آباد)

۞ مکرمہ شائلہ نایاب صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب (کارکن دفتر امیر صاحب یو.کے) ہمراہ مکرم عبد المقیت انجم صاحب (واقف نو، یو.کے) ابن مکرم عبد السلام انجم صاحب (ربوہ)

۞ مکرمہ ادیبہ منیر صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم اشرف منیر صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم جاذب منصور احمد صاحب (واقف نو) ابن مکرم منصور احمد صاحب (جرمنی)

۞ مکرمہ شائستہ طاہر صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم وسیم احمد طاہر صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ذیشان ظفر ملک صاحب ابن مکرم ظفر اقبال ملک صاحب (بلجیم)

۞ مکرمہ شائستہ محمود بٹ صاحبہ (یو.کے) بنت مکرم اختر محمود بٹ صاحب (لاہور) ہمراہ مکرم شہریار احمد صاحب ابن مکرم رؤوف احمد صاحب (یو.کے)

۞ مکرمہ عافیہ عمر صاحبہ بنت مکرم مبارک لطیف عمر صاحب (یو.کے) ہمراہ مکرم بلال احمد خان صاحب ابن مکرم آفتاب احمد خان صاحب (امریکہ)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔ ☆☆

eTAX SERVICE | GST Suvidha Kendra

Reyaz Ahmed
GST Consultant/TRP
H.O. F-43A School Road
Khanpur, New Delhi - 110062
www.etaxservice.in
reyaz.reyaz@gmail.com
98178 97856
92780 66905

Our Services
Income Tax Filling
GST Reg. & Return Filling
Pvt. Ltd. Reg. and Accounting Services
Trade Mark and Logo Reg. Services
FSSAI Licence for Food Vendors
MCD License
GeM and Procurement Reg.
Import Export Code

طالب دعا: ریاض احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ دہلی)

ھوالشافی

N D QAMAR HERBAL & UNANI CLINIC
(Treatment for all kinds of Chronic Diseases)
SINCE 1980
Near Khilafat Gate Qadian (Punjab)
contact no : +91 99156 02293
email : qamarafiq81@gmail.com
instagram : qamar_clinic

خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اِباحَت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24 ؍نومبر 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے کیا دیکھا جاتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانہ کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی سوچا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا یا نہیں۔ جب یہ تمام باتیں پوری ہو جائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کی کیا غرض و غائت بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اتمام حجت کیلئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ...... خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اِباحَت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سواَے حق کے طالبو سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کیلئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی۔ کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ گذشتہ صدی میں جو تیرھویں صدی تھی کیا کیا صدمات اسلام پر پہنچ گئے اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابلِ برداشت زخم ہمیں اٹھانے پڑے۔ کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیرا ہوا ہے۔ کیا اس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے کس قدر عیسائیوں میں جا ملے کس قدر دہریہ اور طبعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور بدعت نے توحید اور سنت کی جگہ لے لی اور کس قدر اسلام کے ردّ کیلئے کتابیں لکھی گئیں اور دنیا میں شائع کی گئیں۔ سو تم اب سوچ کر کہو کہ کیا اَب ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی پر کوئی ایسا شخص بھیجا جاتا جو بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتا۔ اگر ضرور تھا تو تم دانستہ الٰہی نعمت کو ردّ مت کرو اور اس شخص سے منحرف مت ہو جاؤ جس کا آنا اس صدی پر اس صدی کے مناسب حال ضروری تھا اور جس کی ابتدا سے نبی کریم نے خبر دی تھی۔

سوال جماعت احمدیہ کی ترقی ہمیں کس بات کا ثبوت دے رہی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج بھی جماعت احمدیہ کی ترقی اور ہر سال لوگوں کا لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہونا، قربانیوں میں بڑھنا آپؑ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں آپؑ کا پیغام نہ پہنچا ہو، جہاں آپؑ کے پیغام کی وجہ سے سعید روحوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا نہ ہوئی ہو اور انہوں نے اسلام قبول نہ کیا ہو بلکہ بعض جگہ ایسے واقعات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود لوگوں کی راہنمائی فرمائی ہے اور وہ جماعت میں شامل ہوئے۔

سوال بابائیو اسلام بیک صاحب روسی نے اپنی بیعت کی کیا وجہ بتائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بابائیو اسلام بیک (Boboev Islombek) صاحب روسی کہتے ہیں کہ میرا تعلق قرغیزستان میں کاشغر قِشلاق سے ہے میرے خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرتے ہوئے حقیقی اسلام یعنی جماعت میں شامل ہو رہا ہوں۔ احمدیت میں شامل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اسلام کی خوبیوں کو بہت عمدہ طریق پر بیان کیا ہے۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ صرف امام مہدیؑ ہی اس طرح اسلام کی خوبیوں کو بیان کر سکتے ہیں۔ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے متقی بنا دے اور دس شرائط بیعت پر عمل کرنے والا بنا دے۔

سوال کانگو کے صوبہ منیما کے ایک عیسائی دوست فیروز ماجک صاحب اور حسین صاحب نے کس طرح احمدیت کو قبول کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کانگو کے صوبہ منیما کی ایک جگہ رودیکا کے ایک عیسائی دوست فیروض ماجک صاحب تک جماعت کے پمفلٹ پہنچے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کی نعمت کا بیان تھا تو اس کو پڑھ کر ان کی کایا پلٹ گئی۔ کہنے لگے میں اسی اسلام کی تلاش میں تھا۔ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ اسی طرح ایک اَور دوست حسین صاحب نے بھی جماعت کے پمفلٹ پڑھ کر نہ صرف بیعت کر لی بلکہ انہوں نے آگے تبلیغ بھی شروع کر دی اور ان کی تبلیغ سے پانچ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔

سوال سِیرِیْل صاحب کی قبولیت احمدیت کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کانگو برازاویل کے ایک نوجوان سِیرِیْل صاحب نے ایف۔اے کی، ہائر سیکنڈری اسکول کی تعلیم مکمل کی اور ایک گاؤں کے کیتھولک مشنری سے عیسائیت کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی اور اس مشنری تعلیم کے بعد اس نے چرچ کے ذریعہ سے ہی یونیورسٹی جانا تھا۔ اس دوران اس کا رابطہ ہمارے مقامی مبلغ کے ساتھ ہو گیا۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں اس کو ہم نے تبلیغ شروع کی۔ اس نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ کے دلائل کا اس کے پاس، نہ ہی اس کے ٹیچر مشنری کے پاس کوئی جواب ہے۔ اس طرح اس نے عیسائی مشنری بننے کی بجائے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی اور اب بطور داعی الی اللہ احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔

سوال سینٹرل افریقہ میں یلوکے کے معلم صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سینٹرل افریقہ میں ایک جگہ ہے یلوکے (Yaloke) وہاں معلم کہتے ہیں کہ ہم تبلیغ کیلئے گئے تو وہاں ڈیڑھ سو افراد مرد و زن تبلیغ سننے کیلئے جمع ہو گئے۔ کہتے ہیں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے نشانات پر تقریر کی اور بعد میں سوال و جواب کیے گئے۔ وہاں کے سینٹرل امام سَامَسَہ عمر (Samasa Omer) صاحب نے بات کرنے کی اجازت چاہی اور اپنی بات کا آغاز اس آیت سے کیا کہ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا اور پھر کہا کہ آپ نے جو پیغام دیا ہے ہم نے نہ کبھی سنا اور نہ ہی ریسرچ کی۔ الحمدللہ کہ آج ہمارے گاؤں میں سچائی آ گئی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام جب آئے تو فوراً قبول کر لینا آج میں خود اور میرے چالیس ساتھی جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوتے ہیں اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سچائی پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے 23 برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو مٹا دیں اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر مَیں اس سلسلہ کو بڑھاؤں گا اور کامل کروں گا اور وہ ایک فوج ہو جائے گی۔ اور قیامت تک ان کا غلبہ رہے گا اور میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا اور جوق در جوق لوگ دُور سے آئیں گے اور ہر ایک طرف سے مالی مدد آئے گی۔ مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ طیاری آسمان پر ہو رہی ہے۔ دیکھو کس زمانہ کی یہ پیشگوئی ہے جو آج پوری ہوئی۔ یہ خدا کے نشان ہیں جو آنکھوں والے ان کو دیکھ رہے ہیں مگر جو اندھے ہیں ان کے نزدیک ابھی تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔

......☆......☆......

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی تو قرآن کریم کے احکام کی عملی تفسیر تھی جہاں عدل وانصاف اور امن کا قیام بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیوں کو سہولتیں مہیا فرمائیں قیدی خود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت کے مطابق کہ قیدیوں سے بہتر سلوک کرو صحابہؓ اپنی خوراک سے بہتر خوراک ہمیں دیا کرتے تھے پھر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جب ان قیدیوں کی رہائی کا معاملہ آیا تو بڑی آسان شرائط پر ان کو رہا کر دیا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 ؍دسمبر 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے قیدیوں کا کس قدر خیال رکھتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیدیوں کو سہولتیں مہیا فرمائیں قیدی خود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت کے مطابق کہ قیدیوں سے بہتر سلوک کرو صحابہؓ اپنی خوراک سے بہتر خوراک ہمیں دیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جب ان قیدیوں کی رہائی کا معاملہ آیا تو بڑی آسان شرائط پر ان کو رہا کر دیا۔ بعض کا فدیہ تو صرف اتنا تھا کہ جن کو لکھنا پڑھنا آتا ہے وہ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کے بارے میں حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ کی زندگی تو قرآن کریم کے احکام کی عملی تفسیر تھی جہاں عدل وانصاف اور امن کا قیام بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا

یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کن لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی جو اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانا چاہتے تھے۔

سوال جنگ بدر میں قریش مکہ کی طرف سے کون کون شامل ہوا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس جنگ میں قریش کی قیادت ابوسفیان کے ہاتھ میں تھی۔ شاہسواروں کا نگران خالد بن ولید تھا اور علَمبر دار بنوعبدالدّار تھے۔ نیز بھالے اٹھائے ہوئے، زرہیں پہنے، ڈھالیں تھامے اور تیر کمان ساتھ لیے اپنے سینوں کو جوش انتقام سے بھر کر تین ہزار جنگجو افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کیلئے مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ان میں سے دو ہزار نو سو قریش اور ان کے موالی اور دیگر قبائل میں سے تھے جبکہ سو کنانہ قبائل میں سے تھے۔ سات سو زرہیں، دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ ہمراہ لیے تھے جیسا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ راستے میں کھانے کیلئے ذبح کیے جانے والے اونٹ اسکے علاوہ تھے۔ بجانے کیلئے دف اور پینے کیلئے خاص مقدار میں شراب بھی ساتھ اٹھائی۔

سوال حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد کی کیا تاریخ بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سیرت خاتم النّبیینؐ میں غزوۂ احد کی تاریخ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے پندرہ شوال تین ہجری 31 مارچ 624 عیسوی بروز ہفتہ بیان کی ہے۔

سوال غزوہ احد کا کیا سبب ہوا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس غزوہ کا سبب یہ ہوا کہ جب غزوہ بدر میں قریش کو ایک عبرتناک شکست ہوئی تو قریش کے سرکردہ لوگوں میں سے جیسے عبداللہ بن ابی ربیعہ، عِکرِمہ بن ابوجہل اور صَفوان بن امیہ، اسود بن مُطّلِب، جُبیر بن مُطْعَم، حارث بن ہشام، حُوَیطَب بن عبدالعُزّٰی اور قریش کے کچھ دوسرے سرکردہ ابوسفیان کے پاس آئے جنکا اس تجارتی قافلے میں مال تھا جو جنگ بدر کا سبب بنا تھا۔ یہ تجارتی مال مکہ میں لا کر حسب دستور دارالندوہ میں رکھ دیا گیا اور ان کے مال کو ان تک نہیں پہنچایا گیا کیونکہ جب یہ مال ابوسفیان لے کر آیا تو مکہ کے لوگ جنگ بدر کیلئے گئے ہوئے تھے۔ جنگ بدر کے کچھ عرصہ بعد ان لوگوں نے آ کر ابوسفیان سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمارے بے شمار آدمیوں کو قتل کر دیا ہے۔ اس لیے اس مال تجارت سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑنے کیلئے جنگ کی تیاری کریں ممکن ہے ہم اپنے مقتولوں کا بدلہ لینے میں کامیاب ہو سکیں۔ ہم خوشی سے اس بات پر تیار ہیں کہ اس مال تجارت کے نفع سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے ایک لشکر تیار کیا جائے۔ یہ سن کر ابوسفیان نے کہا کہ میں اس تجویز کو منظور کرتا ہوں اور بنوعبدمناف میرے ساتھ ہیں۔ اسکے بعد قریش نے مال میں سے نفع الگ کر کے جس کی مالیت پچاس ہزار دینار تھی اصل مال مالکوں کو دے دیا اور ایک قول یہ ہے کہ جو نفع علیحدہ کیا گیا وہ پچیس ہزار دینار تھا۔

جو نفع تھا وہ اس جنگ کیلئے دے دیا گیا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اپنے مال خرچ کرتے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے روکیں۔ پس وہ ان کو اسی طرح خرچ کرتے رہیں گے۔ وہ مال ان پر حسرت بن جائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف اکٹھے کر کے لے جائے جائیں گے۔

سوال وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کیوں کرتے تھے جنہیں آپؐ سے کسی قسم کی دشمنی نہ تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض لوگ دشمن کی طرف سے اپنی مجبوریوں کی وجہ سے شامل ہوتے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ مسلمانوں سے لڑیں لیکن مجبوری تھی۔

سوال جب جنگ احد کی تیاری کیلئے مشاورت ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا خواب اور اسکی کیا تعبیر فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب جنگ احد کی تیاری کیلئے مشاورت ہوئی تو اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں نے ایک خواب دیکھی ہے کہ ایک گائے ہے جو ذبح کی جارہی ہے اور اپنی تلوار یعنی ذوالفقار کی دھار میں مَیں نے دندانہ پڑا دیکھا ہے۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہے کہ میری تلوار کا دستہ ٹوٹ گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو اس سے یہ اشارہ ہے کہ میرے کچھ صحابہؓ شہید ہوں گے اور جہاں تک میری تلوار میں دراڑ کا تعلق ہے تو اس سے یہ اشارہ ہے کہ میرے گھر والوں یا خاندان میں سے کوئی شخص قتل ہوگا۔ ☆

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی طرف سے شائع ہونے والی کتب

لیکچر لاہور (مصنف: حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کل صفحات 56

’’اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب‘‘ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لیکچر ہے جو 3 ستمبر 1904ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھایا گیا تھا۔ یہ ’لیکچر لاہور‘ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اِس لیکچر میں حضورؑ نے اسلام، ہندو مذہب اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ پیش فرما کر اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ہے۔ آخر میں حضورؑ نے اپنے دعوی اور دلائل اور اپنی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو پوری ہوئیں۔

حضورؑ نے واضح فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں گناہ کی کثرت کا اصل سبب معرفتِ الٰہی کی کمی ہے اور یہ معرفت صرف اسلام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ آپؑ نے قرآن کریم سے حقوق العباد کے تین مراتب عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ بیان فرماتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ تعلیم دوسرے مذاہب میں نہیں ہے۔ نیز مثال کے طور پر اسلام اور عیسائیت کی عفو و انتقام کے متعلق تعلیمات کا باہمی موازنہ فرما کر انجیلی تعلیمات کا غیر معقول ہونا ثابت فرمایا ہے اور آریوں کے عقیدہ تناسخ اور عیسائیوں کے عقیدہ جہنم کے دائمی ہونے کا ردّ فرمایا ہے۔ یہ کتاب روحانی خزائن جلد 20 میں شامل ہے۔

اربعین اطفال (مصنف: حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ) کل صفحات 16

آنحضرتؐ نے فرمایا: ’’جو شخص میری امت کو دین سمجھانے کیلئے چالیس حدیثیں یاد کر لے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقہاء میں اٹھائے گا اور میں اسکی شفاعت کروں گا۔‘‘ محترم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے اس مبارک کلام کی تعمیل میں نہایت آسان الفاظ والی، عام فہم اور روزمرہ امور سے متعلق چالیس احادیث کا انتخاب فرمایا ہے جسے سمجھنا اور یاد رکھنا عورتوں اور بچوں نیز نو مسلموں کیلئے بھی حقیقتاً آسان ہے۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان سے شائع شدہ اس ٹائپ شدہ ایڈیشن میں حدیث کے الفاظ اور ترجمہ اور مختصر و دلنشین تشریح درج ہے۔

راہ ایمان (مصنف: مکرم شیخ خورشید احمد صاحب) کل صفحات 120

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل و ایڈیٹر تشحیذ الاذہان ربوہ نے چھوٹی عمر کے بچوں و بچیوں کیلئے آسان اور عام فہم انداز میں اسلام و احمدیت کے عقائد اور مسائل اور ضروری معلومات پر مبنی کتابچہ ’’راہ ایمان‘‘ کے نام سے ترتیب دیا ہے جسے نظارت نشر و اشاعت قادیان جماعت احمدیہ کے بچوں و بچیوں کی دینی و علمی معلومات کو وسیع کرنے کیلئے مناسب ترمیم و اضافہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دوبارہ شائع کر رہی ہے۔

یہ کتابچہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ اسلام کے بنیادی عقائد، ارکانِ اسلام، مساجد کے آداب آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین نیز حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کے مختصر حالات، جماعت احمدیہ کے قائم کرنے کی غرض، عقائد احمدیت اور خلافت کی برکات پر مشتمل ہے اور دوسرے حصے میں جماعت احمدیہ کی خصوصیات، اللہ تعالیٰ کی صفات و اسماء الٰہی، بعض مسنون دعاؤں، آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کے پاکیزہ اخلاق اور بعض دینی و سلسلہ احمدیہ کے متعلق ضروری معلومات کا ذکر کیا گیا۔

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ’’اخبار بدر‘‘ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پر نور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کیلئے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اسکا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالبِ دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11649: میں رفیقہ پی کے زوجہ مکرم کے پی عبدالرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن Thahrish محل پوسٹ آفس کاڈالائی کنّور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 جنوری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پانچ سینٹ زمین اور ایک گھر بمقام سروے نمبر 2965/2 کنور کاڈالائی، گاؤں اڈاکاڈ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شامنہ وسیم　　الامۃ: رفیقہ پی کے　　گواہ: وسیم احمد

مسل نمبر 11650: میں نور جہاں ایچ زوجہ مکرم منور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن: دارالعرفان آدیناد ساؤتھ کٹلکاڈا ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اگست 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 15 سینٹ زمین ہے۔ زیور طلائی: 160 گرام 22 کیریٹ بصورت حق مہر۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عرفان احمد　　الامۃ: نور جہاں ایچ　　گواہ: عالیہ آمین

مسل نمبر 11651: میں عرفان احمد ایم جی ولد مکرم منور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 21 اکتوبر 2006 پیدائشی احمدی ساکن دارالعرفان آدیناد ساؤتھ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جنوری 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: رزال احمد　　العبد: عرفان احمد ایم جی　　گواہ: نور جہاں منور

مسل نمبر 11652: میں رگدھ عائشہ وسیم بنت مکرم وسیم منصور صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن کتھونگل ہاؤس آدیناد کرونا گاپلی کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 33.8 گرام 22 کیریٹ جس میں ایک انگوٹھی، 2 کان کی بالیاں، 2 چین اور ایک بریسلیٹ شامل ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم کے ایم　　الامۃ: رگدھ عائشہ وسیم　　گواہ: شیرین ایس

مسل نمبر 11653: میں نورین منور بنت مکرم منور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن دارلعرفان آدیناد ساؤتھ کاٹل کاڈورو پوسٹ آفس کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جنوری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رزال احمد　　الامۃ: نورین منور　　گواہ: نور جہاں ایچ

مسل نمبر 11654: میں امتہ الفریدہ زوجہ مکرم شاہزاد احمد سی کے صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالامن ایچ کوڈیاتھور پوسٹ آفس ضلع کوزیکوڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 دسمبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کڑے اور ایک انگوٹھی قیمت 41000 روپے ڈائمنڈ۔ حق مہر ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد کٹی ایم　　الامۃ: امتہ الفریدہ　　گواہ: عبداللطیف کے این

مسل نمبر 11655: میں صدیق خان ولد مکرم فیروض خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ گورنمنٹ ملازمت تاریخ پیدائش 7 جون 1993 پیدائشی احمدی ساکن مٹھان محلہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 45000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: شیخ سرور احمد　　العبد: صدیق خان　　گواہ: محمد افتخار

مسل نمبر 11656: میں فرحت واجد خان بنت مکرم عبدالواجد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر تاریخ پیدائش 3 اکتوبر 1997 پیدائشی احمدی ساکن 76 کرشنہ کرپا 4rth cross بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 135 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 78278 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسماعیل احمد شاہ　　الامۃ: فرحت واجب خان　　گواہ: عرفان خان

مسل نمبر 11657: میں ناصر احمد ولد مکرم عبدالحمید صاحب قوم احمدی مسلمان رٹائرڈ تاریخ پیدائش 16 اپریل 1959 پیدائشی احمدی ساکن تھازین کومبم کوڈالی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 جنوری 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 26.5 سینٹ مع مکان بمقام کوڈالی سروے نمبر 56/108۔ میرا گزارہ آمداز پنشن ماہوار 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: سی ایم حسن　　العبد: ناصر احمد یو　　گواہ: این شفیق احمد

مسل نمبر 11658: میں تازین ناصر بنت مکرم ناصر احمد یو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹوشن ٹیچر تاریخ پیدائش 19 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن تھازین کومبم کوڈالی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بینگلز اور چوڑیاں 24 گرام، ہار ایک عدد 8 گرام، ہار ایک عدد 24 گرام (تمام زیورات 24 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمداز ٹوشن ماہوار 900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی ایم حسن　　الامۃ: تازین ناصر　　گواہ: ناصر احمد یو

مسل نمبر 11659: میں زینت ناصر زوجہ مکرم ناصر احمد یو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن تھازین کومبم کوڈالی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جنوری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 12 گرام 24 کیریٹ، بالی 4 گرام (تمام زیورات 24 کیریٹ) حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی ایم حسن　　الامۃ: زینت ناصر　　گواہ: ناصر احمد یو

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں
Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

خلاصہ خطبہ عید الفطر

شرک سے بچنے اور عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد جو سب سے اوّل حق تم نے ادا کرنا ہے وہ والدین کا ہے

جماعت میں یتامیٰ فنڈ کے نام سے مدّ قائم ہے عید کی خوشی کے موقع پر بھی اس میں خرچ کرنا چاہئے، ان کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنا چاہئے

اَور ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اَور مدّات بھی ہیں، شادی فنڈ ہے، جو صاحب حیثیت ہیں انہیں تو ایک سے زیادہ غریب جوڑوں کی شادی کا انتظام کرنا چاہئے

عید کے دن ہمسایوں کو تحفہ دینے یا ان سے اچھی طرح ملنے سے بھی ایک ایسا معاشرہ قائم ہوتا ہے جو امن و سلامتی کا معاشرہ ہے اور خاص طور پر غیر مسلم معاشرے میں جب ہم اس طرح ہمسایوں سے تعلقات بڑھائیں گے تو تبلیغ کے بھی راستے کھلیں گے، اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بھی دوسروں کو پتا چلے گا، اسلام کے خلاف جو اعتراضات ہیں وہ دُور ہوں گے

خلاصہ خطبہ عید الفطر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ 22/اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۣ (النساء:37)

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اَور رمضان سے گزرنے کی توفیق دی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے بہتر رنگ میں عبادت کی بھی توفیق دی ہوگی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے افضال کے نظارے دیکھے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آج کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں تو سال کے باقی دنوں میں بھی اپنی اس حالت کو جاری رکھنے کا عہد کریں اور اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اس طرح قائم کرنے کی کوشش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی ہمیں حقوق العباد کے ان معیاروں کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جسکے بارے میں قرآن کریم نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم اس طرح اپنی زندگی گزارنے والے بن جائیں گے تو وہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: آج حقوق العباد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بعض باتیں کروں گا۔

حقوق العباد ادا کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات ایک جگہ فرمائی ہیں ان کے آخر میں فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تم متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اسکا ترجمہ یہ ہے کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

پس جو آپس کے حقوق ہیں، خاندان کے حقوق ہیں، رشتوں کے حقوق ہیں، معاشرے کے حقوق ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ تفصیل فرما دی ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک سے بچنے اور عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد جو سب سے اوّل حق تم نے ادا کرنا ہے وہ والدین کا ہے۔ اور پھر درجہ بدرجہ باقی تعلقات کے حق ہیں۔ والدین سے احسان کے سلوک سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ان کی خدمت ان پر احسان ہے۔ احسان کا ایک مطلب بہترین طریق سے حق ادا کرنا بھی ہے اور اس بہترین طریق پر حق ادا کرنے کا دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ان کی ایسی باتیں سن کر جو تمہیں پسند نہ آئیں پھر بھی تم نے انہیں اُف نہیں کہنا۔ فرمایا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ یعنی کبھی بھی انہیں اُف نہیں کہنا۔ پس جب یہ کہا کہ تم والدین سے احسان کا سلوک کرو تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم کسی طرح بھی ان پر احسان کرنے والے ہو بلکہ ان کے تم پر احسان ہیں جنہوں نے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا۔ پس تمہارا فرض ہے کہ ان کی ہر بات برداشت کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کا احسان تو کبھی اتار ہی نہیں سکتے اور ماں باپ کے احسانوں کا شکر گزار ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ ان کے حق میں ہمیں یہ دعا کرنے کی بھی تلقین فرماتا ہے کہ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا کہ اے میرے ربّ! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ پس جب اس طرح انسان دعا کر رہا ہوگا تو ماں باپ کے احسان بھی اسے یاد آتے رہیں گے۔

یہاں یہ بھی واضح کروں کہ جس طرح مرد کو اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک اور خدمت کا حکم ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔ بعض مرد شاید اپنی بیویوں کو ان کے اپنے ماں باپ کی خدمت سے روکتے ہیں یا حق ادا کرنے سے منع کرتے ہیں یا عورتوں کو خود خیال آجاتا ہے کہ جب ہماری شادی ہو گئی تو پھر شاید ہمارے لئے اپنے گھر کو سنبھالنا زیادہ ضروری ہے۔ بے شک یہ فرض بھی ان کا ہے کہ اپنے خاوند کے گھر کو سنبھالیں لیکن عورت کو بھی اسی طرح حکم ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور مردوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ انہیں اس خدمت سے روکیں۔ اگر عورت کا یہ فرض ہے کہ اپنے ساس سسر کی خدمت کرے تو اسکا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور اس طرح خاوند کا بھی فرض ہے کہ اپنی بیوی کے ماں باپ سے بھی حسن سلوک کرے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے بلکہ تمام رحمی رشتوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان فرائض کو ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو۔ اسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے۔ اس میں ہر ایک رشتہ آجاتا ہے۔ پس عمر و صحت اور رزق میں فراخی اور لوگوں کا اچھے الفاظ میں کسی کے بارے میں ذکر کرنا، اسکا راز آپ ﷺ نے یہ بتا دیا کہ اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آؤ اور ان کے حق ادا کرو اور اس حق ادا کرنے کی آپ ﷺ نے یہاں تک تلقین فرمائی کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھوں، حسن سلوک کروں تب بھی وہ تعلق توڑتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ ان حالات میں کیا کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر جو تم کہہ رہے ہو سچ ہے تو ان پر تیرا احسان ہے اور جب تک تم اس حالت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تمہاری مدد کرتا رہے گا۔ پس یہ تو بڑا سستا سودا ہے۔

پھر فرمایا یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ انہیں نہ بھولو، ان کے حق ادا کرو۔ اپنے معاشرے کا بہترین حصہ انہیں بناؤ۔ آنحضرت ﷺ نے تو یتیم کی پرورش کی اس قدر تلقین فرمائی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں ساتھ ہوں گے بلکہ اپنی دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھایا کہ اس طرح ساتھ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتامیٰ کی پرورش کا نظام رائج ہے۔ یتامیٰ فنڈ کے نام سے مدّ بھی ہے۔ عید کی خوشی کے موقع پر بھی اس میں خرچ کرنا چاہئے۔ ان کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنا چاہئے اور سارا سال ہی اس طرف پھر توجہ بھی رہنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔ پس اپنی اصلاح کیلئے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ انسان یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھے اور یہ نیکیاں بہرحال قربانی کر کے ہی کرنی پڑتی ہیں۔

پھر جماعت میں ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اَور مدّات بھی ہیں۔ شادی فنڈ ہے اس سے ضرورتمندوں کی کسی حد تک مدد کی جاتی ہے۔ اس کیلئے بھی افراد جماعت کو خاص کوشش کرنی چاہئے اور جو صاحبِ حیثیت ہیں انہیں تو ایک سے زیادہ غریب جوڑوں کی شادی کا انتظام کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غریبوں، یتیموں کا خیال رکھنے اور ان سے ہمدردی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: ’’تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآنِ شریف کی تعلیم ہے۔ وَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا‘‘

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو چاہے تم انہیں جانتے ہو یا نہیں جانتے۔ پس عید کے دن ہمسایوں کو تحفہ دینے یا ان سے اچھی طرح ملنے سے بھی ایک ایسا معاشرہ قائم ہوتا ہے جو امن و سلامتی کا معاشرہ ہے اور خاص طور پر غیر مسلم معاشرے میں جب ہم اس طرح ہمسایوں سے تعلقات بڑھائیں گے تو تبلیغ کے بھی راستے کھلیں گے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بھی دوسروں کو پتا چلے گا۔ اسلام کے خلاف جو اعتراضات ہیں وہ دُور ہوں گے۔

آنحضرت ﷺ اچھے ہمسائے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھیوں کیلئے اچھا ہے اور پڑوسیوں میں سے وہ پڑوسی اچھا ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتا چلے کہ میں اچھا ہمسایہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا ہمسایہ تمہاری تعریف کرے تو تم اچھے پڑوسی ہو اور اگر تمہاری برائی کرے تو تم بُرے پڑوسی ہو۔

پس اگر ہمارے مرد، عورتیں، بچے اس اصول پر عمل کرنے لگ جائیں تو ہم غیر مسلم ممالک میں خاص طور پر تبلیغ کے نئے راستے کھولنے والے ہوں گے۔ پس ہمیں حقیقی خوشیاں تو تب ملیں گی جب ہم خود بھی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے اور غیروں کے دل سے بھی اسلام کے خلاف بغض و کینہ نکال کر، غلط سوچیں نکال کر انہیں حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تمہارے زیر نگین ہیں، تمہارے ملازم ہیں ان کا بھی خیال رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔ کسی بھی قسم کے تکبر کا اظہار تمہاری طرف سے ان کیلئے نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھے اور ہم ہمیشہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں، اپنی تمام رنجشوں کو بھول کر صلح کی بنیاد ڈالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کر کے اپنی زندگی کے ہر لحہ کو حقیقی عید کی خوشی میں ڈھالنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا میں عمومی طور پر تمام انسانیت کو یاد رکھیں خاص طور پر ان بھوکے فاقہ زدہ بلکہ پانی کی ایک بوند سے بھی محروم لوگوں کو جو سوڈان میں آج کل وہاں کے فسادوں کی نظر ہوئے ہوئے ہیں ان کو یاد رکھیں۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کو بھی عمومی طور پر دعا میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر فضل فرمائے اور جہاں بھی احمدی کسی بھی رنگ میں ظلم کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے اور ظالموں کی پکڑ فرمائے۔

شہدائے احمدیت کے خاندانوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ فرماتا رہے۔ ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے۔

بیماروں، مریضوں، ضرورتمندوں کیلئے دعا کریں۔ دنیا سے ہر قسم کی بے حیائی اور شرک کے ختم ہونے کیلئے دعا کریں۔ عالمِ اسلام کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے، وہ آپس میں ایک ہوں۔ ان کے سینے کھولے کہ یہ زمانے کے امام کو بھی ماننے والے بنیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے ان کی نجات کا اور اختلافات ختم کرنے کا۔ پس جب عالم اسلام ایک ہو جائے گا تو یہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔ یہی عالم اسلام کی حقیقی عید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نظارہ ہم دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ خدائے واحد و یگانہ کی حکومت دنیا میں قائم کرے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہوسکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 14 - 21 - March - 2024 Issue. 11 - 12

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اقبال جن کے در کے غلاموں کا ہے غلام ❁ وہ مظہر امام رسل میرزا ہوں مَیں

شانِ سیّدنا حضرت احمد جری اللہ علیہ السلام

کیا جانو تم کہ کون ہوں مَیں اور کیا ہوں مَیں
مَیں وہ ہوں جو کہ خود ہی تمہیں کہہ رہا ہوں مَیں

احمدؐ ہوں اور ابن محمدؐ ہوں سن رکھو
اور مہبط ملائک و وحی خدا ہوں مَیں

بندہ ہوں اور نبی ہوں خدا کا رسول ہوں
بے شک خدا نہیں ہوں مگر حق نما ہوں مَیں

وحیٔ خدائے پاک سے مَیں منتخب ہوا
اقوام شرق و غرب کا اب رہنما ہوں مَیں

اس چودھویں کے سر پہ مَیں بدر منیر ہوں
اور مظہر جمیع رسل انبیاء ہوں مَیں

آدم ہوں اور شیث ہوں نوح اور ابراھام
زردشت و رام و کرشن ہوں اور گوتما ہوں مَیں

صالح ہوں اور ہود ہوں اسحاق و اسمٰعیل
یعقوب ماہ مصر و کلیمِ خدا ہوں مَیں

ہارون و ایلیاہ ہوں الیسع و دانیال
داؤد یرمیاہ ہوں اور یسعیا ہوں مَیں

یونس ہوں کانفیوشس و یحییٰ و زکریا
عیسیٰ ہوں اور محمدؐ خیر الوریٰ ہوں مَیں

سب کچھ ہوں مَیں مگر ہوں محمدؐ کا اِک غلام
وہ مہر صدق اور مہر باصفا ہوں مَیں

میں اور وہ دو جسم ہیں اور ایک جان ہے
یہ مت کہو کہ وہ ہے جدا اور جدا ہوں مَیں

ہاتھوں میں میرے شمع کلام مجید ہے
گم گردہ راہ حق کیلئے رہنما ہوں مَیں

چاروں طرف جہان میں ہے تیرگی کا راج
تیرہ دلوں کے واسطے نورِ خدا ہوں مَیں

طوفان کفر میں میری کشتی میں ہے نجات
حق کی طرف سے نوح کا سا ناخدا ہوں مَیں

رحمت ہوں مَیں جہاں کی اقوام کیلئے
اعدائے حق کے واسطے کرب و بلا ہوں مَیں

اَے میرے منکرو میری تکذیب چھوڑ دو
ورنہ تمہارے واسطے حکم قضا ہوں مَیں

اَے دشمنو! مَیں قہر الٰہی کا ہوں ظہور
اور مجرمان حق کیلئے اِک سزا ہوں مَیں

یا پاؤ تم ہدایت و یا تم ہلاک ہو
درگاہِ ربّ سے مانگتا اب یہ دعا ہوں مَیں

اَے ساحران کفر خبر ہے؟ مَیں کون ہوں
دست مثیل موسیٰ کا غالب عصا ہوں مَیں

کیوں فتح میرے نام کی اَے منکرو نہ ہو
ہے ذوالفقار میرا قلم لافتی ہوں مَیں

کیوں منتظر مسیح کے تم آسماں سے ہو
جب وہ مسیح خاک سے پیدا ہوا ہوں مَیں

احرار کا یہ شور و فغاں سب فضول ہے
جو حق نے تھا بنانا وہ اب بن چکا ہوں مَیں

کیا ہند لعنتی ہے کہ تم کو ہے ناپسند
کیوں اہل ہند میں سے مسیحا بنا ہوں مَیں

سمجھا ہے تم نے اپنے خدا کو بت حرم
اور گفتگوئے حق سے اٹھاتا مزا ہوں مَیں

حق کی زبان پاک سے سنتا ہوں مَیں جو اَب
جس وقت اضطراب میں کرتا دعا ہوں مَیں

جن کو تلاش حق ہو وہ آجائیں میرے پاس
مجھ سے خدا کو پائیں کہ اب باخدا ہوں مَیں

حل جن سے ہو نہ سکتے ہوں عقدے انہیں کہو
سب معضلات دین کا عقدہ کشا ہوں مَیں

ادبار کی جگہ انہیں اقبال چاہئے
وہ میرے پاس آئیں کہ ظلِ ہما ہوں مَیں

اقبال جن کے در کے غلاموں کا ہے غلام
وہ مظہر امام رسل میرزا ہوں مَیں

یوسف نے نظم میں تمہیں سب کچھ سنا دیا
وہ جو کہ نثر میں کبھی لکھتا رہا ہوں مَیں

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری، مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 2 ؍جنوری 1935ء)

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad